حسب ضابطہ رجسٹری شدہ ہے

ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

مکمل

قرۃ الواعظین

جلد اول — بالمقابل اردو

درۃ الناصحین

حسب فرمایش ملک غلام محمد صاحب تاجر کتب بازار کشمیری بازار لاہور

انقلاب سٹیم پریس لاہور باہتمام ملک فیض محمد دین پرنٹر چھپا

بار چہارم — تعداد ۲۰۰۰ — قیمت فی جلد کامل ۵ روپیہ

فہرست مضامین قرۃ الواعظین ترجمہ درۃ الناصحین جلد اول و دوم ۲

مکمل

قرۃ الواعظین

ترجمہ اردو بالمقابل

درۃ الناصحین

شروع جلد اول

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رمضان شریف کی فضیلت

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًی لِّلنَّاسِ وَ بَیِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰی وَ الْفُرْقَانِ[1][2] عَنِ النَّبِیِّ عَلَیْهِ السَّلَامُ اَنَّهٗ قَالَ مَنْ فَرِحَ بِدُخُوْلِ رَمَضَانَ حَرَّمَ اللّٰهُ جَسَدَهٗ عَلَی النِّیْرَانِ وَقَالَ عَلَیْهِ السَّلَامُ اِذَا کَانَ اَوَّلُ لَیْلَةٍ مِّنْ رَمَضَانَ یَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰی مَنْ ذَا الَّذِیْ یُحِبُّنَا فَنُحِبُّهٗ وَمَنْ ذَا الَّذِیْ یَطْلُبُنَا

رمضان شریف بابرکت مہینہ ہے کہ جسمیں قرآن مجید نازل کیا گیا جو ہدایت ہے لوگوں کے لئے اور ظاہر اور کھلی نشانیاں ہیں رہنمائی اور فیصلہ کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ جو شخص رمضان شریف کی آمد پر خوش ہو رخدا تعالی اس کے جسم کو آگ پر حرام کرتا ہے اور فرمایا آپنے جب رمضان شریف کی پہلی رات ہوتی ہے تو اللہ تعالی فرماتا ہے۔ کون ہے جو ہمیں دوست رکھے ہم اسکو دوست رکھیں اور کون ہمارا طالب ہے

[1] یعنی رمضان شریف میں قرآن کا نزول شروع ہوا - یا تمام قرآن مجید لوح محفوظ سے آسمان دنیا پر نازل کیا گیا یا یہ کہ رمضان شریف کی شان میں قرآن شریف نازل کیا گیا۔ روایت ہے کہ حضرت ابراہیم کے صحیفے رمضان شریف کی پہلی رات میں نازل ہوئے اور تورات شریف ابراہیم علیہ السلام کے صحیفوں سے (۷۰۰) برس کے بعد رمضان شریف کی چھٹی رات کو نازل ہوئی اور زبور تورات سے پانسو (۵۰۰) برس رمضان شریف کی بارہویں رات میں نازل ہوئی اور انجیل بعد گیارہ برس بعد رمضان شریف کی اٹھارہویں رات میں نازل ہوئی اور قرآن مجید فرقان حمید انجیل سے چھ سو (۶۲۰) برس بعد رمضان شریف کی ستائیسویں شب مبارک میں سید العرب والعجم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوا ۱۲ [2] فیصلہ کرنیوالا حق اور باطل میں یعنی فرق کرنے والا ۱۲

فَنَطْلُبُهٗ وَمَنْ ذَا الَّذِیْ یَسْتَغْفِرُنَا فَنَغْفِرَ لَهٗ
بِحُرْمَةِ رَمَضَانَ فَیَاْمُرُ اللّٰهُ تَعَالٰی الْکِرَامَ
الْکَاتِبِیْنَ فِیْ شَهْرِ رَمَضَانَ بِاَنْ یَّکْتُبُوْا
لَهُمُ الْحَسَنَاتِ وَلَا یَکْتُبُوْا عَلَیْهِمُ السَّیِّئَاتِ
وَیَمْحُو اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمْ ذُنُوْبَهُمُ الْمَاضِیَةَ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّهٗ
قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلَیْهِ السَّلَامُ یَقُوْلُ
لَوْ عَلِمَ اُمَّتِیْ مَا فِیْ رَمَضَانَ لَتَمَنَّوْا اَنْ تَکُوْنَ
السَّنَةُ کُلُّهَا رَمَضَانَ لِاَنَّ الْحَسَنَاتِ فِیْهِ
مُجْتَمِعَةٌ وَالطَّاعَةُ مَقْبُوْلَةٌ وَالدُّعَاءُ
مُسْتَجَابٌ وَالذُّنُوْبُ مَغْفُوْرَةٌ وَالْجَنَّةُ
مُشْتَاقَةٌ لَهُمْ (زُبْدَةُ الْوَاعِظِیْنَ)
وَعَنْ حَفْصٍ نِ الْکَبِیْرِ اَنَّهٗ قَالَ یَقُوْلُ دَاؤُدُ
الطَّائِیُّ غَلَبَنِی النَّوْمُ فِیْ اَوَّلِ لَیْلَةٍ مِّنْ رَمَضَانَ
فَرَاَیْتُ الْجَنَّةَ فَکَاَنِّیْ جَالِسٌ عَلٰی شَطِّ
نَهْرٍ مِّنْ دُرٍّ وَّیَاقُوْتٍ وَاِذَا رَاَیْتُ
حُوْرَاءَ الْجَنَّةِ کَاَنَّهُنَّ شَمْسٌ مِّنْ نُّوْرِ
وَجْهِهِنَّ فَقُلْتُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ
فَقُلْنَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ نَحْنُ
الْحَامِدِیْنَ الصَّائِمِیْنَ الرَّاکِعِیْنَ السَّاجِدِیْنَ
فِیْ شَهْرِ رَمَضَانَ وَلِذَا قَالَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ اَلْجَنَّةُ مُشْتَاقَةٌ اِلٰی اَرْبَعَةِ نَفَرٍ تَالِی
الْقُرْاٰنِ وَحَافِظِ اللِّسَانِ وَمُطْعِمِ الْجِیْعَانِ
وَالصَّائِمِیْنَ فِیْ شَهْرِ رَمَضَانَ
(رَوْنَقُ الْمَجَالِسِ)

ہم اُسکو طلب کریں اور کون ہم سے بخشش چاہتا ہے ہم
اسکو رمضان شریف کی برکت سے بخشیں۔ پھر خدا تعالیٰ کرام
الکاتبین کو رمضان شریف کے مہینے میں حکم فرماتا ہے کہ
روزہ داروں کی نیکیاں لکھیں اور برائیاں نہ لکھیں
اور خدا تعالیٰ ان کے گذشتہ گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔
ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا تھا فرماتے
تھے اگر میری امت رمضان شریف کی فضیلت کو جانتی
تو اس امر کی خواہاں ہوتی کہ تمام سال ہی رمضان ہو کیونکہ
نیکیاں اسمیں جمع اور عبادت قبول ہوتی ہے اور دعا
سنی جاتی ہے اور گناہ بخشے جاتے ہیں اور روزہ داروں
کیلئے جنت مشتاق ہوتی ہے۔ (زبدۃ الواعظین)
امام حفص کبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ داؤد
طائی نے فرمایا میں نے پہلی شب رمضان شریف کی بحالت
نیند بہشت کو دیکھا گویا کہ میں موتی اور یاقوت کی بنی ہوئی
نہر کے کنارے بیٹھا ہوں اچانک مجھے حوریں نظر پڑیں
کہ اُن کے چہرے مثل آفتاب کے چمکتے تھے۔
پس میں نے کلمہ شریف پڑھا۔ میرے بعد انہوں نے
بھی کلمہ شریف پڑھا۔ اور کہا ہم رمضان شریف
میں خدا تعالیٰ کی تعریف کرنیوالوں اور روزہ رکھنے والوں
اور رکوع اور سجود کرنے والوں کیلئے ہیں اور اسی واسطے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بہشت چار شخصوں کی
مشتاق ہے اول قرآن مجید پڑھنے والا (دوم) زبان کو
لغویات سے بند رکھنے والا (سوم) بھوکوں کو کھلانے والا
(چہارم) رمضان میں روزہ رکھنے والا (رونق المجالس)

وَفِي الْخَبَرِ اِذَا اَهَلَّ هِلَالُ رَمَضَانَ صَاحَ
الْعَرْشُ وَالْكُرْسِيُّ وَالْمَلٰئِكَةُ مَا دُوْنَهُمْ
يَقُوْلُوْنَ طُوْبٰى لِاُمَّةِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِسَبَبِ
مَا عِنْدَ اللهِ تَعَالٰى مِنَ الْكَرَامَةِ وَاسْتَغْفَرَتْ
لَهُمُ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالْكَوَاكِبُ وَالطُّيُوْرُ فِي
الْهَوَاءِ وَالسَّمَكُ فِي الْمَاءِ وَكُلُّ ذِيْ رُوْحٍ عَلٰى
وَجْهِ الْاَرْضِ فِي اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ اِلَّا
الشَّيَاطِيْنَ عَلَيْهِمُ اللَّعْنَةُ فَاِذَا اَصْبَحُوْا لَا
يَتْرُكُ اللهُ تَعَالٰى اَحَدًا مِنْهُمْ اِلَّا يَغْفِرُ لَهٗ وَ
يَقُوْلُ اللهُ تَعَالٰى لِلْمَلٰئِكَةِ اجْعَلُوْا صَلَوٰتِكُمْ
وَتَسْبِيْحَكُمْ فِيْ رَمَضَانَ لِاُمَّةِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ
السَّلَامُ

حُكِيَ اَنَّ رَجُلًا اسْمُهٗ مُحَمَّدٌ كَانَ لَا يُصَلِّيْ
قَطُّ فَاِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ يُزَيِّنُ نَفْسَهٗ
بِالثِّيَابِ وَالطِّيْبِ وَيُصَلِّيْ وَيَقْضِيْ مَا فَاتَهٗ
فَقِيْلَ لَهٗ لِمَ تَفْعَلُ ذٰلِكَ فَقَالَ هٰذَا شَهْرُ
التَّوْبَةِ وَالرَّحْمَةِ وَالْبَرَكَةِ عَسَى اللهُ اَنْ يَّتَجَاوَزَ
عَنِّيْ بِفَضْلِهٖ فَمَاتَ فَرُئِيَ فِي الْمَنَامِ
فَقِيْلَ لَهٗ مَا فَعَلَ اللهُ بِكَ قَالَ غَفَرَ لِيْ رَبِّيْ
بِحُرْمَةِ تَعْظِيْمِيْ رَمَضَانَ

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِذَا
اسْتَيْقَظَ اَحَدُكُمْ مِنْ نَوْمِهٖ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ
وَتَحَرَّكَ فِيْ فِرَاشِهٖ وَتَقَلَّبَ مِنْ جَانِبٍ اِلٰى جَانِبٍ
يَقُوْلُ لَهٗ مَلَكٌ قُمْ بَارَكَ اللهُ فِيْكَ وَرَحِمَكَ

روایت ہے کہ بوقت چڑھنے چاند رمضان شریف کے
عرش کرسی فرشتے اور تمام چیزیں کہتی ہیں مبارک ہو
نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کیلئے کہ بسبب عزت کے
اللہ کے نزدیک اور شب و روز طلب بخشش کرتے
ہیں انکے لئے سورج چاند اور ستارے اور پرندے
ہوا میں اور مچھلی پانی میں اور تمام ذی روح چیزیں
جو زمین پر ہیں سوائے ملعون شیطانوں کے
جب روزہ دار صبح کرتے ہیں تو خدا تعالیٰ انکے تمام گناہ
معاف کر دیتا ہے اور خدا تعالیٰ فرشتوں
کو فرماتا ہے کہ تم دعا تسبیح رمضان شریف
میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کے
لئے کیا کرو۔

بیان کیا جاتا ہے کہ ایک شخص محمد نامی سخت
بے نماز تھا لیکن جب رمضان شریف ہوتا تو وہ اپنے
آپکو لباس خوشبو سے سنوارتا۔ اور نماز ادا کرتا اور فائت
کو قضا کرتا۔ اس سے پوچھا گیا تو ایسا کیوں کرتا ہے جواب دیا کہ مہینہ
توبہ اور رحمت اور برکت کا ہے ممکن ہے کہ خدا تعالیٰ مجھے اپنے
فضل و کرم سے معاف کرے۔ جب وہ مر گیا تو اس شخص نے
خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ خدا تعالیٰ نے تیرے ساتھ کیا معاملہ کیا کہا میرے
پروردگار نے مجھے رمضان شریف کی تعظیم کے سبب بخش دیا

عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ
نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے
کوئی رمضان شریف میں نیند سے اٹھے۔ اور اپنے
بستر میں حرکت کرے اور کروٹ بدلے تو اسکو
فرشتہ کہتا ہے اٹھ خدا تعالیٰ تجھے برکت دے اور رحم کرے

الله فاذا قام بنية الصلوة يدعو له الفراش
ويقول اللهم اعطه الفراش المرفوعة واذا
لبس ثوبه يدعو له الثوب ويقول اللهم
اعطه من حلل الجنة واذا لبس نعليه
تدعو له نعلاه ويقولان اللهم ثبت
قدميه على الصراط واذا تناول الاناء
يدعو له الاناء ويقول اللهم اعطه من
اكواب الجنة واذا توضأ يدعو له الماء
ويقول اللهم طهره من الذنوب والخطايا
واذا قام الى الصلوة يدعو له البيت و
يقول اللهم وسع قبره ونور حفرته و
زد رحمته وينظر الله تعالى بالرحمة و
يقول عند الدعاء يا عبدي منك الدعاء
ومنا الاجابة ومنك السوال ومنا النوال
ومنك الاستغفار ومنا الغفران۔
(زبدة الواعظين)

وفي الخبر ان رمضان يجيء يوم القيمة
في احسن صورة فيسجد بين يدي الله تعالى
فيقول الله تعالى يا رمضان سل
حاجتك فخذ بيد من عرف حقك فيدور
العرصات فياخذ بيد من عرف حقه
فيقف بين يدي الله تعالى فيقول الله
يا رمضان ماذا تريد فيقول اريد ان تتوجه
بتاج الوقار فيتوجه الله تعالى بالف تاج ثم
يشفع في سبعين الفا من اهل الكبائر

اور جب نماز کی نیت سے اٹھ کھڑا ہوا تو اس کے لئے
بستر دعا کرتا ہے اور کہتا ہے الٰہی اسے جنت میں بستر
بستر دے اور جب کپڑا پہنتا ہے تو اسکے لئے کپڑا دعا کرتا
ہے اور کہتا ہے الٰہی اسے جنتی لباس دے۔ اور جب جوتی
پہنتا ہے تو وہ اسکے لئے دعا کرتی ہے اور کہتی ہے الٰہی ثابت
رکھیو اسکے قدموں کو پل صراط پر اور جب برتن پکڑتا ہے
تو وہ اسکے لئے دعا کرتا ہے اور کہتا ہے الٰہی اسے
جنتی برتن دے۔ اور جب وضو کرتا ہے تو اسکے لئے پانی
دعا کرتا ہے اور کہتا الٰہی اسے گناہوں سے پاک کر
اور جب نماز میں کھڑا ہوتا ہے گھر اسکے لئے دعا کرتی
ہے اور کہتی ہے الٰہی فراخ اور روشن کر اسکی قبر اور اپنی
رحمت اس پر زیادہ کر اور نظر رحمت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر
اور دعا کے وقت فرماتا ہے اے میرے بندے تیری طرف سے
دعا ہے اور میری طرف سے قبول کرنا اور تیری طرف سے
سوال ہے اور میری طرف سے بخشش اور تیری طرف سے طلب بخشش
ہے اور میری طرف سے بخشنا۔ (زبدۃ الواعظین)

روایت ہے کہ قیامت کے دن رمضان شریف نہایت
عمدہ صورت میں حق تعالیٰ کے دربار میں حاضر ہو کر سجدہ
کریگا تو اللہ تعالیٰ اس سے فرمائیگا اے رمضان جو تو چاہتا
ہے طلب کر اور پکڑ اس شخص کو جس نے تیرا حق پہچانا۔ پھر وہ
ادھر ادھر پھریگا اور اسکو پکڑ لیگا اور خدا تعالیٰ کے
حضور میں کھڑا ہوگا اللہ تعالیٰ فرمائیگا اے رمضان
تو کیا چاہتا ہے کہے گا میں چاہتا ہوں کہ تو اسے عزت
کا تاج پہنائے پس اللہ تعالیٰ ہزار تاج پہنائیگا
پھر وہ ستر ہزار اہل کبائر کی شفاعت کریگا

ثم تزوج بالف حوراء مع كل حوراء سبعون
الف وصيفة ثم يركبه على البراق فيقول الله
ماذا تريد يا رمضان فيقول انزله بجوار
نبيك فينزله الله الفردوس فيقول الله
يا رمضان ماذا تريد فيقول قضيت
حاجتي يا رب اين كرامته وثوابه فيعطي
مائة مدينة من ياقوتة حمراء وزبرجد
خضراء وفي كل مدينة الف قصر

(زهرة الرياض)

عن ابن عباس رضي الله تعالى عنهما عن النبي
صلى الله عليه وآله وسلم انه قال اذا كان اول
يوم من رمضان هبت ريح من تحت
العرش يقال لها المثيرة وتحرك
اوراق الاشجار الجنة فتسمع من ذلك
صدا لم يسمع السامعون احسن منه
فتنظر حور العين الى ذلك فيقلن اللهم اجعل
لنا من عبادك ازواجا من عبد صام
رمضان الا زوجه الله تعالى زوجة من
تلك الحور في الخيمة كما قال الله تعالى
في كلامه القديم حور مقصورات في الخيام
وعلى كل حوراء منهن سبعون حلة ليسوا
على لون واحد وبكل امرأة سرير من
ياقوتة حمراء منسوج بالدر وعلى
كل سرير سبعون فراشا وسبعون مائدة
من الوان الطعام هذا لمن صام

پھر اسے ہزار حور دیگا ہر حور کے ساتھ ستر ہزار وصیف
ہوگی پھر اسے براق پر سوار کریگا اور فرمائےگا اے
رمضان تو کیا چاہتا ہے۔ کہیگا اے پروردگار
اسے اپنے نبی کے پڑوس میں اتار پس خدا تعالیٰ اسے جنت
فردوس میں جگہ دیگا پھر فرمائیگا اللہ تعالیٰ اے رمضان تو کیا چاہتا ہے
عرض کریگا اے پروردگار تو نے میری حاجت پوری کردی
اب اسکا ثواب اور بزرگی کہاں ہے پھر عطا کریگا اسے سو شہر سرخ یاقوت
اور سبز زبرجد کے دیگا۔ اور ہر شہر میں ہزار محل ہوگا۔

(زہرۃ الریاض)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا رمضان شریف
کے پہلے دن عرش کے نیچے سے ہوا چلتی ہے جسکو مثیرہ
کہتے ہیں۔ اور بہشت کے درختوں کے پتے
ہلاتی ہے اور اس سے ایسی آواز سنی جاتی ہے جیسے کسی
نے نہیں سنا۔ بلکہ اس سے بھی اچھی۔ پس اس کی
طرف حوریں دیکھتی ہیں۔ اور کہتی ہیں الٰہی اس ماہ
میں اپنے بندوں میں سے خاوند بنا۔ پس خداوند
تعالیٰ روزہ داروں کو وہ حوریں پردہ دار عنایت
کریگا۔ جیساکہ خدا تعالیٰ نے کلام مجید میں فرمایا
ہے۔ ایسی حوریں کہ پردوں میں بند ہیں۔ اور
ان میں سے ہر حور پر ستر حلّے ہونگے جنکے رنگ
مختلف ہونگے۔ اور ہر ایک کے لئے موتیوں کا بنا
ہوا سرخ یاقوت کا تخت ہوگا۔ اور
ہر تخت کے اوپر ستر بستر ہو۔ اور ستر
دسترخوان قسم قسم کے کھانوں سے اس شخص کیلئے جو

رمضان سوی ما عمل من الحسنات فینبغی
للمؤمن ان یحترم شهر رمضان ویحترز
من المنکرات ویشتغل بالطاعات من الصلوۃ
والتسبیح والتذکیر وتلاوۃ القرآن قال
تعالی لموسی علیه السلام انی اعطیت
امة محمد نورین کیلا یضرهم ظلمتان
فقال موسی علیه السلام ما النوران
یارب فقال نور رمضان ونور
القرآن فقال موسی علیه السلام وما
الظلمتان یارب فقال الله تعالی ظلمة
القبر وظلمة القیامة (درة الواعظین)
عن انس بن مالک رضی الله تعالی عنه عن
النبی صلی الله علیه وسلم انه قال من حضر مجلس
العلم فی رمضان کتب الله تعالی له بکل
قدم عبادة سنة ویکون معی تحت
العرش فمن داوم علی الجماعة فی رمضان
اعطاه الله تعالی بکل رکعة مدینة تملاء
من نعم الله تعالی ومن بر والدیه فی
رمضان ینال نظر الله تعالی بالرحمة
وانا کفیل فی الجنة وما من امراة تطلب
رضی زوجها فی رمضان الا ولها ثواب
مریم واسیة ومن قضی حاجة اخیه
المسلم فی رمضان قضی الله تعالی له الف
حاجة یوم القیامة۔
عن ابی هریرة رضی الله تعالی عنه انه قال

رمضان شریف کے روزے رکھنے سوا باقی اعمال حسنہ کے
اسلئے ہر مومن کو رمضان شریف کی عزت چاہیئے
اور برائیوں سے بچنا چاہیئے اور نماز تسبیح ذکر تلاوت قرآن مجید
وغیرہ وغیرہ عبادتوں میں مصروف ہونا چاہیئے اللہ
تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو فرمایا میں نے رسول اللہ
کی امت کو دو نور دیئے ہیں تاکہ نہ نقصان دیں انکو
وہ ظلمتیں موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا وہ دو نور کون سے
ہیں اے پروردگار۔ پس فرمایا اللہ تعالیٰ نے ایک نور رمضان
شریف کا اور دوسرا قرآن مجید کا۔ پھر موسیٰ علیہ السلام نے
عرض کی اے پروردگار دو ظلمتیں کونسی ہیں فرمایا۔
ایک ظلمت قبر کی دوسری قیامت کی (درۃ الواعظین)
انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
روایت کرتے ہیں فرمایا جو شخص رمضان شریف میں مجلس
علم میں حاضر ہو خدا تعالیٰ اسکے ہر قدم کے بدلے
سال کی عبادت لکھتا ہے وہ عرش کے نیچے میرے
ساتھ ہوگا اور جو رمضان شریف میں جماعت پر مداومت
کرے خدا تعالیٰ اسے ہر رکعت کے بدلے ایک خدا تعالیٰ
کی نعمتوں سے بھرا ہوا گھر دیگا۔ رمضان شریف
میں والدین کے ساتھ نیکی کرنے سے خدا تعالیٰ نظر رحمت
کرتا ہے۔ اور میں اس کیلئے جنت کا ذمہ وار ہوں۔
اور جو عورت رمضان شریف میں اپنے خاوند کو راضی رکھنا
چاہے اسکے لئے ثواب حضرت مریم اور آسیہ کا ہے۔ اور جو
شخص رمضان شریف میں اپنے بھائی مسلمان کی حاجت برآری
کرے خدا تعالیٰ اسکی ہزار حاجت قیامت کے دن پوری کریگا۔
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَنْ اَسْرَجَ فِیْ مَسْجِدٍ مِّنْ مَسَاجِدِ اللّٰہِ تَعَالٰی فِیْ رَمَضَانَ کَانَ لَہٗ نُوْرٌ فِیْ قَبْرِہٖ وَکُتِبَ لَہٗ ثَوَابُ الْمُصَلِّیْنَ فِیْ ذٰلِکَ الْمَسْجِدِ وَصَلَّتْ عَلَیْہِ الْمَلٰٓئِکَۃُ وَاسْتَغْفَرَ لَہٗ حَمَلَۃُ الْعَرْشِ مَادَامَ ذٰلِکَ الْمَسْجِدُ (ذخیرۃ العابدین)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو رمضان شریف میں خدا تعالیٰ کی مسجدوں میں چراغ جلائے۔ اُسکے لئے قبر میں نور ہوگا۔ اور اُس مسجد کے نمازیوں کے برابر اُسے ثواب ہوگا اور فرشتے اور حاملین عرش اسکے لئے بخشش کی دعا مانگیں گے۔ جبتک وہ مسجد قائم رہے (ذخیرۃ العابدین)

رُوِیَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ اِذَا کَانَ اَوَّلُ لَیْلَۃٍ مِّنْ رَمَضَانَ صُفِّدَتِ الشَّیَاطِیْنُ وَمَرَدَۃُ الْجِنِّ وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ النِّیْرَانِ وَلَمْ یُفْتَحْ بَابٌ مِّنْہَا فَیَقُوْلُ اللّٰہُ تَعَالٰی فِیْ کُلِّ لَیْلَۃٍ مِّنْ رَمَضَانَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ھَلْ مِنْ سَائِلٍ فَاُعْطِیَہٗ سُؤَالَہٗ ھَلْ مِنْ تَائِبٍ فَاَتُوْبَ عَلَیْہِ ھَلْ مِنْ مُّسْتَغْفِرٍ فَاَغْفِرَ لَہٗ وَیُعْتِقُ اللّٰہُ بِکُلِّ یَوْمٍ مِّنْ رَمَضَانَ اَلْفَ اَلْفِ عَتِیْقٍ مِّنَ النَّارِ قَدِ اسْتَوْجَبَ الْعَذَابَ وَاِذَا کَانَ یَوْمُ الْجُمُعَۃِ یَعْتِقُ فِیْ سَاعَۃٍ اَلْفَ اَلْفِ عَتِیْقٍ مِّنَ النَّارِ فَاِذَا کَانَ اٰخِرُ یَوْمٍ مِّنْ رَمَضَانَ یَعْتِقُ بِعَدَدِ مَنْ اُعْتِقَ مِنْ اَوَّلِ الشَّہْرِ (تنبیہ الغافلین)

نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت ہے آپ نے فرمایا جب رمضان شریف کی پہلی رات ہوتی ہے تو شیطان اور جن قید کئے جاتے ہیں اور دوزخ کے تمام دروازے بند کئے جاتے ہیں اور اُس کا کوئی دروازہ نہیں کھولا جاتا خدا تعالیٰ رمضان کی ہر رات کو تین بار پکارتا ہے کیا کوئی کچھ مانگنے والا ہے کہ میں اسکو دوں۔ کیا کوئی توبہ کرنیوالا ہے کہ اسکی توبہ قبول کروں کیا کوئی بخشش طلب کرنیوالا ہے کہ اُسکو بخشوں اور رمضان شریف میں ہر دن دس لاکھ مجرم لائق عذاب کو عذاب نار سے آزاد کرتا ہے اور جب جمعہ کا دن ہوتا ہے تو آزاد کرتا ہے ہر گھڑی میں دس لاکھ مجرم کو آگ سے۔ اور رمضان شریف کے آخری دن اسقدر مجرموں کو بخشتا ہے کہ جسقدر اول رمضان شریف سے آخر تک بخشے تھے۔ (تنبیہ الغافلین)

(فائدہ) شک کے دن کا روزہ سات طرح پر ہوتا ہے تین ان میں جائز مع الکراہت ہیں (اول) یہ کہ شک کے دن رمضان شریف کی نیت سے روزہ رکھا جائے (دوم) یہ کسی واجبی روزہ کی نیت رکھا جائے (سوم) یہ کہ نیت مترد سے رکھا جائے۔ اور تین بلاکراہت جائز ہیں اول یہ کہ شک کے دن نفلی کی نیت سے روزہ رکھ لیا جائے (دوم) یہ کہ شعبان کی نیت سے رکھا جائے (سوم) یہ کہ نیت مطلقہ سے رکھا جائے یعنی کوئی نیت نہ ہو کہ یہ شعبان کا ہے یا نفلی ہے اور ایک اصلاً ناجائز ہے وہ یہ کہ شک کے دن اس نیت سے روزہ رکھا جائے کہ اگر یہ رمضان شریف سے ہو تو بہتر ورنہ روزہ نہیں ہے یہ ایک صورت بالکل ناجائز ہے ۱۲ منہ رح

روزہ کی فرضیت اور فضیلت

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ[1] كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ[2] لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ[3] أَيَّامًا مَعْدُودَاتٍ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ عَنِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ قَالَ جَاءَنِي جِبْرَائِيلُ وَقَالَ يَا مُحَمَّدُ لَا يُصَلِّي عَلَيْكَ أَحَدٌ إِلَّا صَلَّى عَلَيْهِ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ وَمَنْ صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ (زبدۃ الواعظین)

عَنِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ قَالَ حِكَايَةً مِنْ رَبِّهِ تَعَالَى كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ لَهُ إِلَّا الصَّوْمَ فَإِنَّهُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ لِأَنَّ الصَّوْمَ سِرٌّ لَيْسَ فِيهِ عَمَلٌ يُشَاهَدُ لَهُ بِخِلَافِ سَائِرِ الطَّاعَاتِ وَلِأَنَّهُ سِرٌّ لَا يَرَاهُ أَحَدٌ إِلَّا اللّٰهُ تَعَالَى فَالْتَزَمَ جَزَاءَهُ

وَلِذَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ قَالَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ يَجِيءُ قَوْمٌ لَهُمْ أَجْنِحَةٌ كَأَجْنِحَةِ الطَّيْرِ فَيَطِيرُونَ بِهَا عَلَى حِيطَانِ الْجَنَّةِ فَيَقُولُ لَهُمْ خَازِنُ الْجَنَّةِ مَنْ أَنْتُمْ فَيَقُولُونَ نَحْنُ مِنْ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ

اے ایمان والو تم پہ رمضان شریف کے روزے فرض کیے گئے ہیں جیسا کہ تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے تاکہ تم بچو فرض کیے ہوئے ہیں گنتی کے روزے جو تم میں سے مریض یا مسافر ہو وہ اسقدر دوسرے دنوں میں روزے رکھے

عبدالرحمٰن بن عوف سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا میرے پاس جبرائیل آئے اور کہا یا رسول اللہ کوئی شخص آپ پر درود نہیں بھیجتا مگر اسکے حق میں ستر ہزار فرشتے دعا کرتے ہیں اور جس کے حق میں فرشتے دعا کریں وہ جنتیوں میں سے ہے (زبدۃ الواعظین)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ اپنے پروردگار سے بطور حکایت کے بیان فرماتے ہیں کہ بنی آدم کے تمام اعمال اسکے نفس کے لیے ہیں سوا روزے کے کہ وہ میرے لئے ہے اور میں ہی اسکی جزا دونگا کیونکہ روزہ ایک عمل مخفی ہے جسمیں کوئی بات ظاہری نہیں بخلاف تمام طاعات کے اور نیز روزہ امر مخفی ہے جسے سوا خدا تعالے کے کوئی نہیں دیکھتا اس لیے اسکی جزا لازم ہے اور اسی لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے آپنے فرمایا قیامت کیدن ایک قوم آئیگی جنکے پرندوں کے پروں کی طرح ہونگے کہ اُن سے بہشت کی دیوروں پر اڑینگے۔ اور ان سے خازن جنت کہے گا تم کون ہو وہ کہینگے ہم نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت میں سے ہیں

[1] الصوم فی اللغۃ الامساک عما تنازع الیہ النفس وفی الشرع الامساک عن المفطرات الثلاث اعنی الاکل والشرب والجماع ۱۲

[2] تاکید حکم اور ترغیب اور تطییب نفس کے لیے فرمایا ۱۲ [3] تاکہ تم گناہوں سے بچو۔ کیونکہ روزہ شہوت کو توڑتا ہے۔ جیساکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ یا معشر الشباب من استطاع منکم الباءۃ فلیتزوج فانہ اغض للفرج۔ الحدیث ۱۲

فَيَقُولُ هَلْ رَاَيْتُمُ الْحِسَابَ فَيَقُولُونَ لَا ثُمَّ يَقُولُ هَلْ رَاَيْتُمُ الصِّرَاطَ فَيَقُولُونَ لَا ثُمَّ يَقُولُ بِمَ وَجَدْتُمْ هٰذَا الدَّرَجٰتِ فَيَقُولُونَ عَبَدْنَا اللّٰهَ تَعَالٰى سِرًّا فِى دَارِ الدُّنْيَا فَاَدْخَلَنَا الْجَنَّةَ سِرًّا فِى الْاٰخِرَةِ ۱؎ (زبدہ)

وَاِذَا خَافَ الصَّائِمُ عَلٰى نَفْسِهِ الْهَلَاكَ مِنَ الْجُوْعِ وَالْعَطَشِ اَوْ كَانَ مَرِيْضًا فَخَافَ زِيَادَةَ الْمَرَضِ جَازَ لَهُ اَنْ يُفْطِرَ لِاَنَّ الْحَالَةَ الضَّرُوْرَةُ وَالضَّرُوْرَاتُ تُبِيْحُ الْمَحْظُوْرَاتِ ۲؎ (روضۃ العلماء)

رُوِىَ عَنِ النَّبِىِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَنَّهُ قَالَ اُعْطِيْتُ لِاُمَّتِىْ خَمْسَةَ اَشْيَاءَ لَمْ تُعْطَ لِاَحَدٍ قَبْلَهُمُ الْاَوَّلُ اِذَا كَانَ اَوَّلُ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ يَنْظُرُ اللّٰهُ اِلَيْهِمْ بِالرَّحْمَةِ وَمَنْ نَظَرَ اللّٰهُ اِلَيْهِ بِالرَّحْمَةِ لَا يُعَذِّبُهُ بَعْدَهُ اَبَدًا وَالثَّانِىْ يَاْمُرُ اللّٰهُ تَعَالٰى الْمَلٰئِكَةَ بِالْاِسْتِغْفَارِ لَهُمْ وَالثَّالِثُ اَنَّ رَائِحَةَ فَمِ الصَّائِمِ اَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِيْحِ الْمِسْكِ وَ الرَّابِعُ يَقُوْلُ اللّٰهُ لِلْجَنَّةِ تَخِذِىْ زِيْنَتَكِ وَيَقُوْلُ طُوْبٰى لِعِبَادِ الْمُؤْمِنِيْنَ هُمْ اَوْلِيَائِىْ وَالْخَامِسُ يَغْفِرُ اللّٰهُ تَعَالٰى لَهُمْ جَمِيْعًا لِذَا

پس وہ کہینگے کیا تم نے حساب دیکھا ہے وہ کہینگے نہیں پھر کہیگا تم نے پلصراط کو دیکھا ہے کہینگے نہیں پھر کہیگا تم نے یہ درجے کس طرح حاصل کیے کہینگے ہم دنیا میں پروردگار کی پوشیدہ عبادت کیا کرتے تھے اسلئے اس نے ہمیں آخرت میں پوشیدہ ہی جنت میں داخل کر دیا۔

جب روزہ دار بھوک یا پیاس سے ہلاکت جان کا خطرہ کرے یا مریض ہو کہ زیادت مرض کا خوف کہائے تو اُسے افطار کا اختیار ہے۔ کیونکہ یہ حالت ضرورت کی ہے۔ اور ضرورتیں ممنوعات کو مباح کرتی ہیں (روضۃ العلماء)

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے۔ فرمایا میری امت کو ایسی پانچ چیزیں دی گئی ہیں جو ان سے پہلے کسی کو نہیں دی گئیں (اول) جب رمضان شریف کی پہلی رات ہوتی ہے تو خدا تعالیٰ انکی طرف نظر رحمت کرتا ہے اور جسکی طرف خدا نظر رحمت کرے پھر اُسے کبھی عذاب نہیں کرتا (دوم) خدا تعالیٰ فرشتوں کو انکے حق میں استغفار کیلئے حکم کرتا ہے (سوم) انکے مُنہ کی بو خدا تعالےٰ کے نزدیک خوشبوئے مشک سے زیادہ پسند ہے۔ اور (چہارم) خدا تعالیٰ جنت کو حکم کرتا ہے کہ اُنکے لئے آراستہ ہو۔ اور فرماتا ہے مومن لوگوں کو مبارک ہو کہ وہ میرے دوست ہیں (پنجم) خدا تعالےٰ انکے تمام گناہ بخشدیگا اسلئے

۱؎ یعنی بلا حساب و کتاب اور بلا کسی قسم کی تکلیف کے مخفی اپنے فضل و کرم سے جنت میں داخل کیا اور مخفی طور پر جنت میں داخل کرنے کے یہ معنی کہ نہ حساب کتاب ہوا اور نہ کسی نے دیکھا۔ ۱۲ ۲؎ یعنی حالت اضطرار میں ممنوعات شرعاً بقدر حفظ جان مباح کما قال اللہ تعالیٰ اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَمَا اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَلَا اِثْمَ عَلَيْهِ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ)

رُوِیَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَا تَاَخَّرَ[1]
(زبدة الواعظین)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جو شخص ایماناً بطلب ثواب رمضان شریف کے روزے رکھے اس کے پہلے پچھلے سب گناہ بخشے جاتے ہیں۔
(زبدۃ الواعظین)

رُوِیَ عَنِ النَّبِیِّ عَلَیْهِ السَّلَامُ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی فِیْ کُلِّ سَاعَةٍ مِّنْ رَمَضَانَ یُعْتِقُ سِتَّ مِائَةِ اَلْفِ رَقَبَةٍ مِّنَ النَّارِ مِمَّنِ اسْتَوْجَبَ الْعَذَابَ اِلٰی لَیْلَةِ الْقَدْرِ وَ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ یُعْتِقُ بِعَدَدِ مَنْ اَعْتَقَ مِنْ اَوَّلِ الشَّهْرِ وَفِیْ یَوْمِ الْفِطْرِ بِعَدَدِ مَنْ اَعْتَقَ مِنْ اَوَّلِ الشَّهْرِ اِلٰی یَوْمِ الْفِطْرِ
(مشکوٰۃ شریف)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ خدا تعالیٰ رمضان شریف میں ہر گھڑی چھ لاکھ دوزخیوں کو لیلۃ القدر تک عذاب دوزخ سے آزاد کرتا ہے اور لیلۃ القدر میں آزاد کرتا ہے جس قدر اول مہینہ سے لیلۃ القدر تک آزاد کئے اور عید الفطر کے دن اسقدر آزاد کرتا ہے جتنے کہ اول مہینے سے عید الفطر تک آزاد کیے
(مشکوٰۃ شریف)

وَعَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِیِّ عَلَیْهِ السَّلَامُ اَنَّهٗ قَالَ اِذَا کَانَ اٰخِرُ لَیْلَةٍ مِّنْ رَمَضَانَ بَکَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ وَالْمَلٰٓئِکَةُ مُصِیْبَةً لِاُمَّةِ مُحَمَّدٍ عَلَیْهِ السَّلَامُ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَیُّ مُصِیْبَةٍ هِیَ قَالَ عَلَیْهِ السَّلَامُ ذِهَابُ رَمَضَانَ فَاِنَّ الدَّعَوَاتِ فِیْهِ مُسْتَجَابَةٌ وَالصَّدَقَاتِ مَقْبُوْلَةٌ وَالْحَسَنَاتِ مُضَاعَفَةٌ وَالْعَذَابَ مَدْفُوْعٌ فَاَیُّ مُصِیْبَةٍ اَعْظَمُ مِنْ ذِهَابِ رَمَضَانَ فَاِذَا بَکَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ لَنَا فَنَحْنُ اَحَقُّ بِالْبُکَآءِ وَالتَّاَسُّفِ بِمَا یَنْقَطِعُ عَنَّا هٰذِهِ الْفَضَآئِلُ

حضرت جابر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ فرمایا جب رمضان شریف کی آخری رات ہوتی ہے تو آسمان میں اور فرشتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کی مصیبت پر روتے ہیں۔ سوال کیا گیا۔ یا رسول اللہ وہ کونسی مصیبت ہے فرمایا رمضان شریف کا جاتے رہنا کیونکہ اس میں دعا مستجاب اور صدقے مقبول اور نیکیں کی جاتی ہیں۔ اور عذاب ہٹایا جاتا ہے پس رمضان شریف کے جاتے رہنے سے کونسی مصیبت زیادہ ہے۔۔ اور جب زمین اور آسمان ہمارے سبب روتے ہیں تو ہم ان فضائل اور بزرگیوں کے جاتے رہنے سے زیادہ رونا اور

[1] پچھلے گناہ بخشے جانیکا یہ مطلب ہے کہ اسے اعمال حسنہ کی توفیق دیجائیگی کہ وہ ہمیشہ برائیوں سے بچیگا۔ یا یہ کہ جب اعمال سیئہ اس سے صادر ہونگے تو خدا تعالیٰ اپنے فضل سے بخشدیگا +

الکرامات - (حیرة القلوب)

رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ اللهَ خَلَقَ مَلَكًا لَهُ أَرْبَعَةُ أَوْجُهٍ مِنْ وَجْهٍ إِلَى وَجْهٍ مَسِيْرَةُ أَلْفِ سَنَةٍ فَبِوَجْهٍ يَسْجُدُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَيَقُوْلُ فِي سُجُوْدِهِ سُبْحٰنَكَ مَا أَعْظَمَ جَمَالَكَ وَبِوَجْهٍ يَنْظُرُ إِلَى جَهَنَّمَ وَيَقُوْلُ الْوَيْلُ لِمَنْ دَخَلَهَا وَبِوَجْهٍ يَنْظُرُ إِلَى الْجِنَانِ وَيَقُوْلُ طُوْبٰى لِمَنْ دَخَلَهَا وَبِوَجْهٍ يَنْظُرُ إِلَى عَرْشِ الرَّحْمٰنِ وَيَقُوْلُ رَبِّ ارْحَمْ وَلَا تُعَذِّبْ صَائِمِيْ رَمَضَانَ مِنْ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ (زهرة الرياض)

عَنِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ اللهَ تَعَالٰى يَأْمُرُ الْكِرَامَ الْكَاتِبِيْنَ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ أَنْ يَكْتُبُوا الْحَسَنَاتِ لِأُمَّةِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَلَا يَكْتُبُوْا عَلَيْهِمُ السَّيِّئَاتِ وَيَذْهَبُ عَنْهُمْ ذُنُوْبُهُمُ الْمَاضِيَةَ -

(زهرة الرياض)

يُقَالُ لِلصَّوْمِ ثَلٰثُ دَرَجَاتٍ صَوْمُ الْعَوَامِّ وَصَوْمُ الْخَوَاصِّ وَصَوْمُ الْخَوَاصِّ الْخَوَاصِّ أَمَّا صَوْمُ الْعَوَامِّ فَكَفُّ الْبَطْنِ وَالْفَرْجِ عَنْ قَضَاءِ الشَّهْوَةِ وَأَمَّا صَوْمُ الْخَوَاصِّ وَهُوَ صَوْمُ الصّٰلِحِيْنَ وَهُوَ كَفُّ الْجَوَارِحِ عَنِ الْآثَامِ فَلَا يَتِمُّ ذٰلِكَ إِلَّا بِمُدَاوَمَةِ خَمْسَةِ أَشْيَاءَ الْأَوَّلُ غَضُّ الْبَصَرِ عَنْ كُلِّ مَا يُذَمُّ شَرْعًا وَالثَّانِيْ حِفْظُ اللِّسَانِ عَنِ الْغِيْبَةِ وَالْكِذْبِ

افسوس کھانا چاہیئے (حیرۃ القلوب)

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ خدا تعالیٰ نے ایک فرشتہ چار منہوں والا پیدا کیا جسکے چہروں کا درمیانی فاصلہ ہزار سال کی مسافت کا ہے ایک منہ سے وہ قیامت تک سجدہ کریگا اور کہیگا پاک ہے تو اے پروردگار کیا بڑا ہے تیرا جمال اور ایک چہرے سے جہنم کیطرف دیکھیگا اور کہیگا ہلاکت ہے اس شخص کے لئے جو اس میں داخل ہوا اور ایک چہرے سے وہ بہشتوں کو دیکھیگا اور کہیگا اس میں داخل ہونیوالوں کو مبارک ہو اور ایک چہرے سے وہ اللہ تعالیٰ کے عرش کو دیکھیگا اور کہیگا اے پروردگار رحم کر اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے روزہ دار کو عذاب مت کر (زہرۃ الریاض)

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کراما کاتبین کو رمضان شریف کے مہینہ میں حکم کرتا ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کی نیکیاں لکھیں اور برائیاں چھوڑ دیں۔ اور اُن کے گذشتہ گناہوں کو چھوڑ دیتا ہے۔

(زہرۃ الریاض)

روزے کے تین درجے بیان کئے جاتے ہیں اول روزہ عوام الناس کا۔ دوسرا روزہ خاص لوگوں کا سوم خاص الخاص لوگوں کا عوام الناس کا روزہ صرف پیٹ اور شرمگاہ کو انکی حاجات سے روکنا ہے لیکن روزہ خاص لوگوں کا وہ صالح لوگوں کا ہے اور وہ کل اعضا کو گناہوں سے روکنا ہے اور یہ پانچ چیزوں کو لازم کرنے سے ہوتا ہے۔ اول آنکھ کو تمام ممنوعات سے بچانا۔ دوم زبان کا غیبت۔ جھوٹ اور چغلی اور جھوٹی قسم

وَالنَّمِيمَةِ وَالْيَمِينِ الْغَمُوسِ لِمَا رَوَى اَنَسٌ
عَنِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَنَّهُ قَالَ خَمْسَةُ
اَشْيَاءَ تُحْبِطُ الصَّوْمَ اَيْ تُبْطِلُ ثَوَابَهُ
الْكِذْبُ وَالْغِيبَةُ وَالنَّمِيمَةُ وَالْيَمِينُ
الْغَمُوسُ وَالنَّظَرُ بِشَهْوَةٍ وَالثَّالِثُ كَفُّ
الْاُذُنِ عَنِ اسْتِمَاعِ كُلِّ مَكْرُوهٍ وَالرَّابِعُ كَفُّ
جَمِيعِ الْاَعْضَاءِ عَنِ الْمَكَارِهِ وَكَفُّ الْبَطْنِ
عَنِ الشُّبُهَاتِ فِي وَقْتِ الْاِفْطَارِ اِذْ لَا مَعْنٰى
لِلصَّوْمِ عَنِ الطَّعَامِ الْحَلَالِ ثُمَّ الْاِفْطَارُ
عَلَى الْحَرَامِ فَمَثَلُهُ كَمَنْ بَنٰى قَصْرًا وَهَدَمَ مِصْرًا
قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَمْ مِنْ صَائِمٍ لَيْسَ لَهُ اِلَّا الْجُوْعُ
وَالْعَطَشُ وَالْخَامِسُ اَنْ لَا يَسْتَكْثِرَ مِنَ الْحَلَالِ
وَقْتَ الْاِفْطَارِ بِحَيْثُ يَمْلَاُ بَطْنَهُ وَلِذَا قَالَ
عَلَيْهِ السَّلَامُ لَيْسَ وِعَاءٌ اَبْغَضَ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى
مِنْ بَطْنِ صَائِمٍ مُمْتَلِئٍ مِنَ الْحَلَالِ وَ اَمَّا
صَوْمُ خَوَاصِّ الْخَوَاصِّ فَصَوْمُ الْقَلْبِ
عَنِ الْهِمَمِ الدَّنِيَّةِ وَالْاَفْكَارِ الدُّنْيَوِيَّةِ وَ
كَفُّهُ عَمَّا سِوَى اللّٰهِ تَعَالٰى بِالْكُلِّيَّةِ فَاِذَا
تَفَكَّرَ هٰذَا الصَّائِمُ فِي مَا سِوَى اللّٰهِ يَحْصُلُ
الْفِطْرُ مِنْ صَوْمِهِ وَهُوَ رُتْبَةُ الْاَنْبِيَاءِ وَ
الصِّدِّيقِيْنَ فَاِنَّ تَحَقُّقَ هٰذَا الْمَقَامِ بِالْاِقْبَالِ
اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى بِالْكُلِّيَّةِ وَالْاِنْصِرَافِ
عَنْ غَيْرِهِ (زبدۃ الواعظین)
اِعْلَمْ اَنَّ الصَّوْمَ عِبَادَةٌ لَا يَقَعُ عَلَيْهِ
حَوَاسُّ الْعِبَادِ فَلَا يَعْلَمُ اِلَّا اللّٰهُ - وَ

سے بہتر رکھنا کیونکہ حضرت انس رضی نبی صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ فرمایا
پانچ چیزیں روزے کے اجر کو ضائع کرتی ہیں
جھوٹ۔ غیبت۔ چغلی۔ اور جھوٹی قسم۔ اور نظر
بدشہوت سے۔ سوم کانوں کا بُری باتوں کے سُننے
سے روکنا۔ اور چہارم تمام اعضاء کا ممنوعات سے
روکنا۔ اور افطار کے وقت پیٹ کو شبہ والی چیزوں
سے بچانا کیونکہ ایسا روزہ جو طعام حلال سے رکھا جائے
پھر حرام چیز پر افطار کیا جائے بالکل کالعدم ہے
اسکی مثال ایسی ہے جیسے ایک شخص نے گھر بنایا اور
شہر کو ویران کیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہت
روزہ دار ایسے ہیں کہ صرف بھوکے اور پیاسے رہتے ہیں پنجم
افطار کیوقت پیٹ بھر کر نہ کھائے اس لئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
فرمایا۔ کوئی برتن اللہ تعالیٰ کے نزدیک روزہ دار
کے بھرے ہوئے پیٹ سے بُرا نہیں۔ لیکن خواص
الخواص لوگوں کا روزہ دل کو دین کے غموں
اور دُنیا کے فکروں سے صاف کرنا۔ اور ماسوی
اللہ سے بالکلیہ روکنا ہے۔ یہ روزہ دار جب
ماسوی اللہ میں فکر کرے تو اس کا روزہ ٹوٹ
جاتا ہے۔ اور یہ مرتبہ انبیاء اور صدیقین کا
ہے اور اس مقام کا حصول خدا تعالیٰ کیطرف بوجہ
تمام متوجہ ہونے اور ماسوی اللہ سے اعراض
کرنے سے ہوتا ہے (زبدۃ الواعظین)
جاننا چاہئے کہ روزہ ایک ایسی عبادت ہے کہ جس پر لوگوں کے حواس
مطلع نہیں ہو سکتے یعنی اسکو خدا اور روزہ دار کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

الصَّائِمُ فَصَارَ الصَّوْمُ عِبَادَةً بَيْنَ الرَّبِّ وَ
الْعَبْدِ وَلَمَّا كَانَتْ هٰذَا عِبَادَةً وَطَاعَةً لَا
يَعْرِفُهَا اِلَّا اللهُ اَضَافَهَا اِلٰى نَفْسِهٖ فَقَالَ
الصَّوْمُ لِيْ وَاَنَا اَجْزِيْ بِهٖ وَقِيْلَ اَضَافَهٗ
اِلٰى نَفْسِهٖ لِاَنَّ الصَّوْمَ عِبَادَةٌ لَا يَقَعُ لِاَحَدٍ
فِيْهَا شَرِكَةٌ مَعَ اللهِ تَعَالٰى لِاَنَّ مِنَ الْعِبَادِ مَنْ
يَعْبُدُ الصَّنَمَ وَيَسْجُدُ لَهٗ وَيُصَلِّيْ لِلشَّمْسِ وَالْقَمَرِ
وَيَتَصَدَّقُ لِاَجْلِ الصَّنَمِ وَهُمُ الْكُفَّارُ وَلَيْسَ
مِنَ الْعِبَادِ اَحَدٌ يَصُوْمُ لِلصَّنَمِ اَوْ لِلشَّمْسِ اَوْ
لِلْقَمَرِ اَوْ لِلنَّارِ بَلْ يَصُوْمُ لِلّٰهِ تَعَالٰى خَالِصًا فَلَمَّا
كَانَ هٰذِهِ الْعِبَادَةُ لَا يَتَعَبَّدُ بِهَا بِغَيْرِ اللهِ وَهِيَ عِبَادَةٌ
خَالِصَةٌ لِلّٰهِ تَعَالٰى اَضَافَهٗ اِلٰى نَفْسِهٖ فَقَالَ الصَّوْمُ
لِيْ وَاَنَا اَجْزِيْ بِهٖ يَعْنِيْ اَكُوْنُ لَهٗ عَنْ صَوْمِهٖ
عَلٰى كَرَمِ الرُّبُوْبِيَّةِ لَا عَلَى اسْتِحْقَاقِ الْعُبُوْدِيَّةِ
وَقَالَ اَبُو الْحَسَنِ مَعْنٰى قَوْلِهٖ وَاَنَا اَجْزِيْ
بِهٖ كُلُّ طَاعَةٍ ثَوَابُهَا الْجَنَّةُ وَالصَّوْمُ جَزَاءُهٗ
لِقَائِيْ اَنْظُرُ اِلَيْهِ وَيَنْظُرُ اِلَيَّ وَيُكَلِّمُنِيْ وَاُكَلِّمُهٗ
بِلَا رَسُوْلٍ وَلَا تَرْجُمَانٍ اِنْتَهٰى مَا قَالَهٗ فِيْ
مُخْتَصَرِ الرَّوْضَةِ فَلْتَحْفَظْهُ وَانْصَحِ النَّاسَ وَ
لَا تَكُنْ مِنَ الْمُشْتَبِهِيْنَ ۔

وَيَجُوْزُ لِلصَّائِمِ اَنْ يَمَسَّ امْرَاَتَهٗ وَيُقَبِّلَهَا
فِيْ رَمَضَانَ عِنْدَنَا اِذَا كَانَ يَاْمَنُ عَلٰى نَفْسِهٖ
فَاِنْ خَافَ عَلٰى نَفْسِهِ الْجِمَاعَ اَوِ الْاِنْزَالَ اَيْضًا فِي
الْمَسِّ لَا يَجُوْزُ ذٰلِكَ وَقَالَ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ
لَا يُبَاحُ لِلصَّائِمِ التَّقْبِيْلُ وَالْمَسُّ

پس یہ اللہ تعالیٰ اور بندے کے درمیان ایک عبادت ہے لیکن
جب یہ عبادت اور طاعت ایسی ہو کہ اسکو اللہ کے سوا
کوئی نہیں جانتا اسکو اپنی طرف نسبت کیا اور فرمایا
روزہ میرے لیے ہے اور میں ہی اسکی جزا دوں گا۔ اور
اس نسبت کی وجہ یہ بیان کی جاتی ہو کہ روزہ ایک ایسی
عبادت ہے کہ اسمیں اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسیکی شرکت نہیں ہوتی
کیونکہ بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو بتوں کی پرستش کرتے ہیں اور
انکو سجدہ کرتے ہیں اور سورج اور چاند کے آگے جھکتے ہیں اور بتوں
کے لئے صدقہ کرتے ہیں اور وہ کفار ہیں لیکن کوئی شخص سورج
چاند یا آگ کے لئے روزہ نہیں رکھتا بلکہ محض خدا تعالیٰ کے
لئے رکھتا ہے جب یہ عبادت ایسی ہو کہ کسی غیر کے لئے نہیں
کیجاتی بلکہ خالص اللہ کے لئے ہے اسلئے اپنے نفس کیطرف
نسبت کیا اور فرمایا روزہ میرے لئے اور میں ہی اس کا بدلہ
دونگا۔ اپنی ربوبیت اور کرم کے مطابق نہ استحقاق عبودیت کے برابر
ابوالحسن نے انا اجزی بہ کے معنی یہ بیان کئے ہیں
کہ طاعت کا ثواب جنت ہے اور روزہ کی جزا میں ہوں
میں اسکی طرف دیکھونگا۔ اور وہ دوسری طرف وہ مجھ
سے کلام کرے گا اور میں اس سے بلا رسول اور
ترجمان کے کلام کرتا ہوں یہ کلام مختصر الروضہ میں ہے
اسے یاد رکھ اور لوگوں کو نصیحت کر اور مشتبہین میں سے نہ ہو

روزہ دار کیلئے اپنی عورت کو چھونا اور بوسہ
لینا ہمارے نزدیک جائز ہے جبکہ مطمئن ہو کہ جماع یا انزال
نہ ہوگا لیکن جبکہ خوف کرے جماع یا انزال کا صرف چھونے
سے تو جائز نہیں۔ اور سعید بن مسیب رحمہ اللہ نے
فرمایا دونوں ہیں روزہ دار کیلئے بوسہ لینا اور چھونا

خاف اولم يخف لما روي عن ابن عباس رض
ان شابا قام الى ابن عباس رض فقال له اقبل
وانا صائم فقال لا فقام الكبير شيخ فقال اقبل
وانا صائم فقال نعم فعاد اليه الشاب فقال
له اتحل له ما حرمت علي ونحن على دين
واحد فقال شيخ يملك اربه وانت شاب
لا تملك اربك يعني عضوك وعودتك

(روضة العلماء)

وقيل المراد بالصوم قهر عدو الله فان
وسيلة الشيطان بالشهوة وانما تقوى
الشهوات بالاكل والشرب فلا يستفاد من
الصوم قهر عدو الله وكسر الشهوات
الا بتذليل النفس بقلة الاكل ولذا
روي في مشروعية الصيام ان الله تعالى
خلق العقل فقال اقبل فاقبل ثم قال
ادبر فادبر ثم قال من انت ومن انا
قال العقل انت ربي وانا عبدك الضعيف
فقال الله تعالى يا عقل ما خلقت خلقا اعز
منك ثم خلق الله تعالى نفسا فقال لها اقبلي
فلم تجب ثم قال لها من انت ومن انا
فقالت انا انا وانت انت فعذبها بنار
جهنم مائة سنة ثم اخرجها فقال
من انت ومن انا فاجابته كالاول
ثم جعلها في نار الجوع مائة سنة
فسألها فاقرت

ناجائز ہے۔ کیونکہ ابن عباس رضی اللہ عنہا سے مروی
ہے کہ ایک جوان آپ کے پاس کھڑا ہوا تھا اور پوچھا کہ میں
بحالت صائم ہونے کے بوسہ لیلوں فرمایا نہ پھر ایک
بڈھے نے پوچھا فرمایا ہاں پھر جوان نے کہا کیا آپ کے لئے
حلال کرتے ہیں اس چیز کو جسے مجھ پر حرام کر چکے ہیں حالانکہ
ہم ایک ہی دین پر ہیں۔ فرمایا وہ بڈھا ہے اپنے نفس پر
قابو رکھتا ہے اور تو بوجہ جوانی کے قابو نہیں رکھتا

(روضۃ العلماء)

کہا گیا ہے کہ روزے سے اللہ تعالیٰ کے دشمن کو مقہور
کرنا مراد ہے۔ کیونکہ وسیلہ شیطان شہوت ہے
اور شہوات کھانے اور پینے سے بڑھتی ہیں پس
روزے سے اللہ کے دشمن پر غلبہ اور شہوات کا توڑنا
تذلیل نفس اور قلت اکل سے حاصل ہوتا ہے
اور اسی لیے مشروعیۃ روزہ میں مروی ہے کہ اللہ
نے عقل کو پیدا کیا۔ اور فرمایا میرے سامنے آ وہ
سامنے آئی پھر فرمایا پیٹھ پھیر اس نے پھیری۔ پھر فرمایا
تو کون ہے اور میں کون ہوں عقل نے کہا تو میرا رب ہے۔ اور میں
تیرا کمزور بندہ۔ پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے عقل میں نے تجھ
سے معزز کوئی مخلوق پیدا نہیں کی پھر اللہ تعالیٰ نے نفس کو
پیدا کیا اور فرمایا میرے پاس آ۔ اس نے جواب نہ دیا پھر کہا
تو کون ہے اور میں کون ہوں۔ اس نے کہا میں میں
ہوں اور تو تو ہے پس اللہ تعالیٰ نے اسے سو سال
جہنم کا عذاب کیا پھر اسے نکالا اور فرمایا تو کون ہے
اور میں کون ہوں اس نے پہلے کی طرح جواب دیا۔ پھر
اسے سو سال بھوک میں رکھا پھر پوچھا تو اس نے اقرار کیا

یاَیُّھَا العَبْدُ وَاَنَا الرَّبُّ فَاَوْجَبَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْھَا الصَّوْمَ بِسَبَبِ ذٰلِکَ (مشکوٰۃ)

قِیْلَ الحِکْمَۃُ فِیْ فَرْضِیَّۃِ الصَّوْمِ ثَلَاثِیْنَ یَوْمًا اَنَّ اَبَانَا اٰدَمَ عَلَیْہِ السَّلَامُ لَمَّا اَکَلَ فِی الْجَنَّۃِ مِنَ الشَّجَرَۃِ بَقِیَ فِیْ جَوْفِہٖ مِقْدَارَ ثَلَاثِیْنَ یَوْمًا فَلَمَّا تَابَ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی اَمَرَہٗ بِصَوْمِ ثَلَاثِیْنَ یَوْمًا بِلَیَالِیْھَا لِاَنَّ لَذَّۃَ الدُّنْیَا اَرْبَعَۃٌ اَلطَّعَامُ وَالشَّرَابُ وَالْجِمَاعُ وَالنَّوْمُ فَاِنَّھَا حِجَابٌ لِلْعَبْدِ عَنِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَفُرِضَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَاُمَّتِہٖ بِالنَّھَارِ وَاُبِیْحَ الْاَکْلُ بِاللَّیْلِ فَھُوَ فَضْلٌ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی وَکَرَمٌ عَلَیْنَا (بہجۃ الانوار)

حُکِیَ اَنَّ مَجُوْسِیًّا رَاٰی اِبْنَہٗ فِیْ رَمَضَانَ یَاْکُلُ فِی السُّوْقِ فَضَرَبَہٗ فَقَالَ لِمَ لَمْ تَحْفَظْ حُرْمَۃَ الْمُسْلِمِیْنَ فِیْ رَمَضَانَ فَمَاتَ الْمَجُوْسِیُّ فَرَاٰہُ عَالِمٌ فِی الْمَنَامِ عَلٰی سَرِیْرِ الْعِزَّۃِ فِی الْجَنَّۃِ فَقَالَ اَلَسْتَ مَجُوْسِیًّا فَقَالَ بَلٰی وَلٰکِنْ سَمِعْتُ بِوَقْتِ الْمَوْتِ نِدَاءً مِنْ فَوْقِیْ یَا مَلَائِکَتِیْ لَا تَتْرُکُوْہُ مَجُوْسِیًّا فَاَکْرِمُوْہُ بِالْاِسْلَامِ بِحُرْمَۃِ رَمَضَانَ فَالْاِشَارَۃُ اَنَّ الْمَجُوْسِیَّ لَمَّا احْتَرَمَ رَمَضَانَ وَجَدَ الْاِیْمَانَ فَکَیْفَ بِمَنْ صَامَہٗ وَاحْتَرَمَہٗ (زبدۃ المجالس)

رُوِیَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ عَلَیْہِ السَّلَامُ حَاکِیًا عَنْ رَبِّہٖ تَعَالٰی کُلُّ حَسَنَۃٍ یَعْمَلُھَا

میں تیرا بندہ ہوں اور تو میرا پروردگار ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے اس پر روزہ فرض کیا (مشکوٰۃ)

بیان کیا جاتا ہے کہ تیس روزہ کی فرضیت کی وجہ یہ ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام نے بہشت میں درخت ممنوع کھایا تھا تو آپکے پیٹ میں تیس دن کے برابر رہا تھا اور جب آپ نے توبہ کی تو خداوند تعالیٰ نے تیس دن اور رات کا روزہ فرض کیا۔ کیونکہ دنیاوی لذتیں چار ہیں۔ کھانا پینا جماع نیند کیونکہ یہ بندے کیلئے حجاب ہیں خدا سے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کی اُمت پر صرف دن کے روزے فرض کیئے گئے اور انکو کھانا مباح کیا گیا محض اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے (بہجۃ الانوار)

بیان کیا جاتا ہے کہ ایک مجوسی نے رمضان شریف میں اپنے بیٹے کو کھاتے ہوئے دیکھ کر مارا اور کہا تو مسلمانوں کے رمضان شریف کی کیوں توقیر نہیں کرتا۔ جب وہ مجوسی مر گیا تو ایک عالم نے بحالت خواب اسے جنت میں عزت کے تخت پر دیکھا۔ اور پوچھا کیا تو مجوسی تھا۔ اس نے کہا ہاں لیکن میں نے موت کے وقت اوپر کی طرف سے ندا سنی کہ اے میرے فرشتو اسے مجوسی نہ چھوڑو بلکہ اسلام کی عزت کی وجہ سے اسکی اسلام سے عزت کرو اس میں اشارہ ہے کہ جب ایک مجوسی نے رمضان شریف کی عزت کر کے ایمان حاصل کر لیا تو اس شخص کے کیسے نصیب ہیں جو روزہ بھی رکھے اور اسکی عزت بھی کرے (زبدۃ المجالس)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے پروردگار سے حکایۃً بیان فرماتے ہیں کہ بنی آدم کی کل نیکیوں کا اجر

ابن آدم يضاعف له اجرها من عشرة الى
سبعمائة ضعف الا الصوم فانه لي وانا اجزي
به اختلف العلماء في قوله تعالى الصوم لي وانا
اجزي به مع ان الاعمال كلها له وهو الذي يجزي
بها على اقوال احدها ان الصوم لا يقع فيه الرياء
كما يقع في غيره لان الرياء يقع لابن آدم وانما
الصوم شيء في القلب في ذلك ان الاعمال
لا تكون الا بالحركات الا الصوم فانما هو
بالنية التي تخفى عن الناس وثانيها ان
المراد بقوله وانا اجزي به انه انفرد
بعلم مقدار ثوابه وتضعيف اجره واما
غيره من العبادات فقد يطلع عليها بعض
الناس وثالثها معنى قوله الصوم لي وانا اجزي به
اي انه احب العبادة الي ورابعها الاضافة
اليه وهي اضافة تشريف وتعظيم كما يقال
بيت الله وخامسها ان الاستغناء عن الطعام
وغيره من الشهوات من صفات الرب فلما تقرب
الصائم الى الله بما يوافق صفاته اضافه اليه
وسادسها ان المعنى كذلك لكن بالنسبة الى
الملائكة لان ذلك من صفاتهم وسابعها ان جميع
العبادات توفى منها مظالم العباد الا الصيام
واتفق العلماء على ان المراد بالصوم في قوله
الصوم لي وانا اجزي به صيام من سلم
صيامه من المعاصي قولا وفعلا
(مفتاح الصلوٰة)

دس گنے سے لیکر سات سو تک بڑھایا جاتا ہے مگر روزہ
کہ وہ میرے لیے ہے اور میں ہی اسکا بدلہ دوں گا
الصوم لی وانا اجزی بہٖ میں علماء کے قول مختلف ہیں
باوجود اس کے کہ کل اعمال اللہ تعالیٰ کے لئے ہی ہیں
اول یہ کہ روزے میں دیگر عبادات کی طرح ریا نہیں
ہو سکتی کیونکہ ریا بنی آدم کے لیے ہے اور روزہ دل
میں اور یہ کہ کوئی عمل بغیر روزے بلا حرکات نہیں
ہو سکتا۔ اور روزہ صرف نیت سے ہوتا ہے۔
جو لوگوں سے مخفی رہتی ہے دوم یہ کہ وانا اجزی
بہٖ سے مراد یہ ہے کہ اسکے اجر اور ثواب کی
مقدار کو وہی جانتا ہے۔ لیکن باقی عبادات
کو بعض لوگ بھی جانتے ہیں۔ اور سوم یہ
کہ وہ عبادتوں میں سے مجھے بہت محبوب ہی
چہارم یہ کہ یہ نسبت روزے کی عزت اور بزرگی
کے لیے ہے جیسے کہ بیت اللہ۔ اور پنجم
یہ کہ استغنائے طعام وغیرہ شہوات سے پروردگار
کی صفات ہیں۔ جب روزہ دار نے اللہ تعالےٰ
کی صفات کی موافقت کی۔ اس لئے پروردگار
نے اپنی طرف نسبت کیا۔ ششم ملائکہ کی صفات
کی موافقت کی وجہ سے اس لئے کہ یہ انکی صفات
ہیں ہفتم یہ کہ تمام عبادات سے مظلوم کا حق ظالم
سے لیکر دیا جائیگا مگر روزہ دار سے نہ لیا جائے گا
علماء کا بالاتفاق رائے ہے کہ الصوم لی وانا اجزی بہٖ
میں صوم سے مراد اس شخص کا ہے کہ جسکا روزہ تمام قسم کے
گناہوں سے بچا ہوا ہو۔ (مفتاح الصلوٰة)

فضیلت تعلیم و تعلم

وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى الْمَلٰٓئِكَةِ فَقَالَ اَنْۢبِـُٔوْنِيْ بِاَسْمَآءِ هٰٓؤُلَآءِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ قَالُوْا سُبْحٰنَكَ لَا عِلْمَ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ۝

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ مَنْ سَلَكَ طَرِيْقًا اِلَى الْعِلْمِ سَلَكَ اللّٰهُ طَرِيْقًا اِلَى الْجَنَّةِ وَاِنَّ الْعَالِمَ يَسْتَغْفِرُ لَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ حَتَّى الْحِيْتَانُ فِي الْبَحْرِ وَاِنَّ الْعُلَمَآءَ وَرَثَةُ الْاَنْبِيَآءِ ۔

وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ اَنَّهٗ قَالَ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَا اَبَا ذَرٍّ لَاَنْ تَغْدُوَ فَتَعَلَّمَ بَابًا مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى خَيْرٌ لَّكَ مِنْ اَنْ تُصَلِّيَ مِائَةَ رَكْعَةٍ وَلَاَنْ تَغْدُوَ فَتَعَلَّمَ بَابًا مِّنَ الْعِلْمِ عُمِلَ اَوْ لَمْ يُعْمَلْ خَيْرٌ لَّكَ مِنْ اَنْ تُصَلِّيَ اَلْفَ رَكْعَةٍ

قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَنْ تَعَلَّمَ بَابًا مِّنَ الْعِلْمِ لِيُعَلِّمَ النَّاسَ اُعْطِيَ ثَوَابَ سَبْعِيْنَ نَبِيًّا

وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَنْ جَلَسَ عِنْدَ الْعَالِمِ سَاعَتَيْنِ اَوْ اَكَلَ مَعَهٗ لُقْمَتَيْنِ اَوْ سَمِعَ مِنْهُ كَلِمَتَيْنِ اَوْ مَشٰى مَعَهٗ خُطْوَتَيْنِ اَعْطَاهُ

اور خدا تعالیٰ نے حضرت آدم کو تمام اشیاء کے نام سکھلائے پھر فرشتوں پر پیش کیا اور فرمایا اگر تم سچے ہو تو ان اشیاء کے نام بتلاؤ فرشتوں نے کہا پاک ہے تو اے پروردگار ہمیں کوئی علم نہیں سوائے کہ تو نے ہمیں سکھایا بیشک تو علم اور حکمت والا ہے

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا جس شخص نے تحصیل علم دین کے لیے سفر کیا خدا تعالیٰ اسے جنت کی طرف چلائیگا اور یہ کہ علم کے لیے زمین اور آسمان کی تمام اشیاء بخشش چاہتی ہیں حتی کہ مچھلیاں دریا میں اور یہ کہ علماء نبیوں کے وارث ہیں ۔

ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوذر رضہ اگر تم ہر صبح قرآن مجید سے ایک باب پڑھا کرو تو وہ تمہارے سو رکعت نفل سے بہتر ہے اور اگر تم ہر صبح ایک باب علم سے پڑھو عمل کرو یا نہ کرو تو تمہارے لیے ہزار رکعت سے بہتر ہے ۔

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص ایک باب علم سے اس نیت پر پڑھے کہ لوگوں کو پڑھائے اسکو ستر نبیوں کا ثواب دیا جائیگا اور فرمایا جو شخص عالم کے پاس دو گھنٹے بیٹھے یا اس کے ساتھ دو لقمے کھائے یا اس سے دو کلمے سنے یا اس کے ساتھ دو قدم چلے

۱؎ جب فرشتوں پر وہ اشیاء جنکے نام آدم علیہ السلام کو سکھائے گئے تھے پیش کر کے انسے انکے نام پوچھے گئے تو انہیں اپنی جہالت ثابت ہوئی اور معلوم ہو گیا کہ بیشک انسان افضل ہے اور اسکی خلقت میں حکمت ہے تو خدا تعالیٰ کی پاکی بیان کی اور اپنے عجز اور قصور کا اقرار کر کے یہ جتایا کہ ان کا سوال بطور اعتراض نہ تھا بلکہ بطریق استفسار تھا ۱۲ منہ

اللّٰہ تعالٰی جنتین کل جنۃ مثل الدنیا مرتین

(مشکوٰۃ الانوار)

عن علی کرم اللہ وجہہ عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہ قال سألت جبرائیل عن صلحاء العلم فقال ہم سراج امتک فی الدنیا والآخرۃ طوبٰی لمن عرفہم والویل لمن انکرہم وابغضہم (کواشی)

روی عن النبی علیہ السلام انہ قال من صلی الصلوٰۃ مع الجماعۃ وجلس فی حلقۃ العلم وسمع کلام اللہ تعالٰی وعمل بہ اعطاہ اللہ تعالٰی ستۃ اشیاء الرزق من الحلال وینجو من عذاب القبر ویعطی کتابہ بیمینہ ویمر علی الصراط کالبرق الخاطف ویحشر مع النبیین ویبنی اللہ لہ بیتا فی الجنۃ من یاقوتۃ حمراء لہ اربعون بابا۔

(زبدۃ الواعظین)

عن ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما انہ قال للعلماء درجات فوق درجات المؤمنین بسبعمائۃ درجۃ ما بین درجتین خمسمائۃ سنۃ یقال العلم افضل من العمل بخمسۃ اشیاء الاول العلم بغیر عمل یکون والعمل بغیر علم لا یکون والثانی العلم بغیر عمل ینفع والعمل بغیر علم لا ینفع والثالث العلم ممنوّر کالسراج والرابع العلم مقام الانبیاء کما قال علیہ

تو اللہ تعالٰی اُسے دو جنتیں دیگا کہ ہر ایک دو دُنیا کے برابر ہوگا۔ (مشکوٰۃ الانوار)

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا میں نے جبرائیل سے عالموں کی بابت پوچھا فرمایا وہ تیری امت کے دُنیا اور آخرت کے چراغ ہیں مبارک ہے اس شخص کے لئے جو اُنکا قدر پہچانے اور خرابی ہے اس شخص کے لئے جو انکار کرے اور اُن سے بغض رکھے (کواشی)

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت ہے فرمایا جو شخص جماعت سے نماز پڑھے اور علم کے حلقہ میں بیٹھے اور اللہ تعالیٰ کا کلام سُنے اور اس پر عمل کرے اللہ تعالیٰ اُسکو چھ چیزیں دے گا۔ رزق حلال اور عذاب قبر سے نجات دے گا۔ اور اسکا اعمال نامہ دائیں ہاتھ میں دیا جائیگا اور پل صراط پر مثل بجلی کے گذرے گا اور نبیوں کے ساتھ اُٹھایا جائیگا اور اللہ تعالیٰ جنت میں اس کا گھر سبز یاقوت سے بنائیگا جسکے چالیس دروازے ہونگے

(زبدۃ الواعظین)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرمایا عالموں کے ساتھ سو درجے دیگر مومنوں سے زائد ہیں اور دو درجوں کے درمیان پانچسو سال کا فاصلہ ہے۔ کہا جاتا ہے علم عمل سے پانچ وجہ سے افضل ہے (اوّل) علم بلا عمل ہوتا ہے اور عمل بغیر علم کے نہیں ہوتا (دوم) علم بغیر عمل کے نفع دیتا ہے۔ اور عمل بلا علم نفع نہیں دیتا (سوم) علم روشن چراغ کی مثل ہے (چہارم) علم انبیاء کا مقام ہے جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ

علماءُ اُمتی کانبیاءِ بنی اسرائیل والخاسِرُ
العلمُ صفۃُ اللہِ والعملُ صفۃُ العبادِ وصفۃُ
اللہِ افضلُ من صفۃِ العبادِ (تفسیر تیسیر)
عن ابن عباسٍ رضی اللہ تعالیٰ عنہما انّہ قال
خُیّر سلیمانُ علیہ السلام بین العلمِ والملکِ
فاختار العلمَ فاعطی العلمَ والملکَ وقال
علیہ السلام العلمُ ثلاثۃ احرفٍ عینٌ ولامٌ
ومیمٌ واشتقاقُ العین من علّیینَ واشتقاقُ
اللامِ من اللطفِ واشتقاقُ المیمِ من الملکِ
والعینُ یجاوز صاحبہ الی علّیینَ واللامُ
یجعلُ لطیفاً والمیمُ یجعلہ ملکاً علی الخلقِ
ویقال یدلّ علی شرفِ العلمِ قولہ تعالیٰ
لمحمدٍ علیہ السلام وقال ربِّ زدنی علماً
لانّ اللہ تعالیٰ اعطی محمداً علیہ السلام
کلَّ العلومِ ولم یأمرہ بطلبِ زیادۃِ غیرِ العلمِ
(مجالس الابرار)

حُکی انّ النبیَّ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
جاء الی بابِ المسجدِ فرأی الشیطانَ عند
بابہ فقال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم یا
ملعونُ ماتصنعُ ھنا فقال الشیطانُ اُریدُ
ان ادخلَ المسجدَ وافسدَ صلوۃَ ھذا المصلّی
ولکن اخافُ من ھذا الرجلِ النائمِ قال
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یاملعونُ لِمَ لم تخف
من المصلّی وھو فی العبادۃِ والمناجاتِ
مع ربّہ والنائمُ فی الغفلۃِ تخافُ

وسلم نے فرمایا میری امت کے علماء مثل انبیاء بنی اسرائیل کے
ہیں۔ پس علم اللہ کی صفت ہے اور عمل بندوں کی صفت ہے
اور اللہ کی صفت بندوں کی صفت سے افضل ہے (تفسیر تیسیر)
ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرمایا حضرت
سلیمان علیہ السلام علم اور ملک کے درمیان اختیار دیئے
گئے پس انہوں نے علم کو اختیار کیا پس وہ علم اور ملک
دونوں دیئے گئے۔ اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
علم کے تین حرف ہیں عین لام میم اور اشتقاق عین
کا علیین سے ہے اور لام کا لطف سے ہے اور میم
کا ملک سے عین علم کو علیین میں لیجاتا ہے۔ اور لام
لطیف کرتا ہے اور میم مخلوق پر بادشاہ کرتا ہے
اور کہتے ہیں شرف علم پر خدا تعالیٰ کا یہ قول دلالت
کرتا ہے (وقل رب زدنی علماً) کیونکہ خدا تعالیٰ نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تمام علوم دیئے اور
سوائے علم کے اور کسی شے کے زیادہ طلب کرنے کا
حکم نہیں کیا۔ (مجالس الابرار)

بیان کیا جاتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد کے
دروازے کی طرف آئے دروازے پر شیطان کو دیکھا
آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے ملعون تو
یہاں کیا کرتا ہے؟ اس نے کہا میں مسجد میں داخل ہونا
چاہتا ہوں اور چاہتا ہوں کہ اس نمازی کی نماز
کو فاسد کروں لیکن میں اس سونیوالے سے ڈرتا ہوں
آپ نے فرمایا تو نمازی سے کیوں نہیں ڈرتا حالانکہ وہ اپنے
پروردگار سے سرگوشی اور عبادت میں ہے
اور سونے والا جس سے تو ڈرتا ہے غفلت میں ہے

مِنْہُ قَالَ الشَّیْطٰنُ المُصَلِّیْ جَاہِلٌ وَاِفْسَادُہٗ اَسْہَلُ وَلٰکِنَّ النَّائِمَ عَالِمٌ اِذَا اَغْوَیْتُ المُصَلِّیَ وَاَفْسَدْتُ صَلٰوتَہٗ اَخَافُ مِنْ تَیَقُّظِہٖ فَاِصْلَاحِہٖ عَجَلًا فَقَالَ عَلَیْہِ السَّلَامُ نَوْمُ العَالِمِ خَیْرٌ مِّنْ عِبَادَۃِ الجَاہِلِ.

(منہاج المتعلمین)

قَالَ عَلَیْہِ السَّلَامُ مَنْ اَرَادَ اَنْ یَّحْفَظَ العِلْمَ فَعَلَیْہِ اَنْ یَّلْزِمَ خَمْسَ خِصَالٍ الاُوْلٰی صَلٰوۃُ اللَّیْلِ وَلَوْ رَکْعَتَیْنِ وَالثَّانِیَۃُ دَوَامُ الوُضُوْءِ. وَالثَّالِثَۃُ التَّقْوٰی فِی السِّرِّ وَالعَلَانِیَۃِ وَالرَّابِعَۃُ اَنْ یَّاکُلَ لِلتَّقْوٰی لَا لِلشَّہْوَاتِ وَالخَامِسَۃُ السِّوَاکُ

قَالَ النَّبِیُّ عَلَیْہِ السَّلَامُ خَیْرُ الدُّنْیَا وَالاٰخِرَۃِ مَعَ العِلْمِ وَشَرُّ الدُّنْیَا وَالاٰخِرَۃِ مَعَ الجَہْلِ وَالعَالِمُ الوَاحِدُ اَکْبَرُ مِنْ جِہَۃِ الفَضْلِ عِنْدَ اللّٰہِ تَعَالٰی مِنْ اَلْفِ شَہِیْدٍ وَالمُرَادُ مِنَ العَالِمِ فِیْ ہٰذَا الحَدِیْثِ ہُوَ عَالِمٌ عَمِلَ بِعِلْمِہٖ قَالَ عَلَیْہِ السَّلَامُ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی خَلَقَ تَحْتَ العَرْشِ مَدِیْنَۃً مَکْتُوْبًا عَلٰی بَابِہَا مَنْ زَارَ العُلَمَاءَ فَکَاَنَّمَا زَارَ الاَنْبِیَاءَ وَلِہٰذَا قَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جُلُوْسُ سَاعَۃٍ عِنْدَ العُلَمَاءِ اَحَبُّ اِلَیَّ

شیطان نے کہا نمازی جاہل ہے اور اسکو نقصان آسان ہے لیکن سونے والا عالم ہے۔ جب میں اس نمازی کو بہکاؤں گا اور اسکی نماز فاسد کروں گا تو میں اس کے بیدار ہونے اور جلدی اصلاح کر دینے سے ڈرتا ہوں پس نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا عالم کا سونا جاہل کی عبادت سے بہتر ہے (منہاج المتعلمین)

نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے جو شخص علم کی یاد داشت کا ارادہ کرے تو اسکو یہ چاہئے کہ پانچ خصلتوں کو اپنے واسطے لازم پکڑے ایک یہ کہ رات کی نماز خواہ دو رکعت ہی ہو دوم وضو کو ہمیشہ رکھے یعنی جس وقت وضو ٹوٹے اسی وقت کرلے یہی ہمیشگی وضو کی ہے سوم ظاہر اور پوشیدہ میں پرہیزگاری پر چلے چہارم تقوی ہی کیلئے کھائے نہ کہ خواہش نفسانی کیلئے پنجم مسواک۔

نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ دنیا اور آخرت کی بھلائی علم کے سبب سے ہے اور برائی بھی دنیا اور آخرت کی جہالت سے ہے اور ایک عالم از روی فضیلت کے بارگاہ ایزدی میں ایک ہزار شہید سے بڑھکر ہے اور مراد ایسے عالم سے اس حدیث میں وہ عالم ہے جو کہ علم کو عمل میں بھی لائے اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے عرش کے نیچے ایک شہر بنایا ہوا ہے جس کے دروازے پہ یہ لکھا ہوا ہے جس شخص نے عالموں کی زیارت کی گویا کہ اس نے نبیوں کی زیارت کی۔ اسی واسطے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ ایک گھڑی کا بیٹھنا علماء کی مجلسوں میں کے پاس اللہ تبارک وتعالیٰ کے ہاں

لہ جیسا کہ ایک اور جگہ سرور کائنات فخر موجودات علیہ التحیۃ والصلوٰۃ کا ارشاد مبارک ہے العلماء ورثۃ الانبیاء

اِلَيْهِ مِنْ عِبَادَةِ اَلْفِ سَنَةٍ

رُوِیَ عَنِ النَّبِیِّ عَلَیْہِ السَّلَامُ اَنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی خَلَقَ مَدِیْنَۃً مِّنْ نُوْرٍ تَحْتَ الْعَرْشِ فِیْ ظِلِّ اللّٰہِ اِثْنَا عَشَرَ مَرَّاتٍ فِیْهَا اَلْفُ شَجَرَۃٍ مِّنْ دُرٍّ وَیَاقُوْتٍ وَّزَبَرْجَدٍ وَلُؤْلُؤٍ وَّ مَرْجَانٍ فَاِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیَامَۃِ فَتَحْتَ اَوْرَاقُهَا ثُمَّ یُنَادِیْ مُنَادٍ مِّنْ قِبَلِ الرَّحْمٰنِ اَیْنَ الَّذِیْ صَلُّوا الصَّلٰوۃَ الْخَمْسَ مَعَ الْجَمَاعَۃِ فَیَجْلِسُوْنَ فِیْ حَلْقَۃِ الْعِلْمِ یَجِیْئُوْنَ اِلٰی ظِلِّ هٰذِهِ الْاَشْجَارِ الْیَوْمَ فَیَجِیْئُوْنَ تَحْتَ هٰذِهِ الْاَشْجَارِ ثُمَّ تُوْضَعُ بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ مَآئِدَۃٌ مِّنْ نُّوْرٍ فِیْهَا مَا تَشْتَهِیْهِ الْاَنْفُسُ وَتَلَذُّ الْاَعْیُنُ فَیُقَالُ لَهُمْ کُلُوْا مِنْهَا جَمِیْعًا (کذا فی مکاشفۃ الاسرار)

وَقَالَ النَّبِیُّ عَلَیْہِ السَّلَامُ مَا مِنْ مُّؤْمِنٍ یَحْزَنُ بِمَوْتِ الْعَالِمِ اِلَّا کَتَبَ اللّٰہُ تَعَالٰی لَهٗ ثَوَابَ اَلْفِ عَالِمٍ وَّ اَلْفِ شَهِیْدٍ کَذَا قَالَ عَلَیْہِ السَّلَامُ مَوْتُ الْعَالِمِ مَوْتُ الْعَالَمِ وَفِی الْکَوَاشِیْ مَنْ شَتَمَ اِمْرَأَۃً مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ بِکَلِمَۃِ الْجِمَاعِ یَکْفُرُ وَیُطَلَّقُ اِمْرَأَتُهٗ طَلَاقًا بَائِنًا عِنْدَ مُحَمَّدٍ وَّعِنْدَ اَهْلِ الْفِقْهِ

وَقَالَ الصَّدْرُ الشَّهِیْدُ فِیْ فَتَاوٰی بَدِیْعِ الدِّیْنِ مَنِ اسْتَخَفَّ بِالْعَالِمِ یَکْفُرُ وَتُطَلَّقُ اِمْرَأَتُهٗ بَائِنًا وَقَالَ عَلَیْہِ السَّلَامُ سَیَاْتِیْ زَمَانٌ عَلٰی اُمَّتِیْ یَفِرُّوْنَ مِنَ الْعُلَمَآءِ وَ الْفُقَهَآءِ فَیَبْتَلِیْهِمُ اللّٰہُ تَعَالٰی بِثَلٰثٍ

ہزار سال کی عبادت سے زیادہ پسند ہے۔

نیز نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نیچے عرش کے اپنے نور سے ایک شہر پیدا کیا ہوا ہے جو دس دنیا کے برابر ہے اسمیں ہزار درخت موتی یاقوت اور زبرجد لعل اور مرجان کے ہیں قیامت کے دن انکے پتے کھولے جائیں گے۔ پھر خدا تعالیٰ کی طرف سے پکارنے والا پکارے گا کہاں ہیں وہ لوگ جنہوں نے پانچوں نمازیں باجماعت ادا کیں۔ اور حلقۂ علم میں بیٹھے آئیں وہ درختوں کے سائے میں آج دن۔ وہ آئینگے اور ان درختوں کے نیچے بیٹھینگے پھر اُن کے سامنے ایک نوری دسترخوان رکھا جائیگا جسمیں ہر قسم کی من بھاتی اشیاء ہونگی۔ انہیں کہا جائیگا۔ انہیں سب کھاؤ۔ (مکاشفۃ الاسرار)

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو مومن عالم کی موت سے غمگین ہوا اُس کے لیے خدا تعالیٰ ہزار عالم اور ہزار شہید کا ثواب لکھتا ہے اور اسیطرح فرمایا ایک عالم کا مرنا جہان کا مرنا ہے۔ اور کواشی میں ہے۔ جو کوئی عالم کو کلمہ جماع کے ساتھ گالی دے وہ کافر ہے۔ اور اسکی عورت مطلقہ ہے۔ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ اور اہل فقہ رحمۃ اللہ علیہم کے نزدیک۔

صدر شہید نے فتاویٰ بدیع الدین میں کہا ہے جو عالم کی اہانت کرے وہ کافر ہے اور اسکی عورت مطلقہ ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے میری امت پر ایک ایسا وقت آئیگا کہ لوگ علماء اور فقہاء سے بھاگینگے اور اللہ انہیں تین بلاؤں میں مبتلا

بَلِيَّاتٍ أَوَّلُهَا يُرْفَعُ الْبَرَكَةُ مِنْ كَسْبِهِمْ الثَّانِيَةُ يُسَلِّطُ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَلَيْهِمْ سُلْطَانًا ظَالِمًا الثَّالِثَةُ يَخْرُجُونَ مِنَ الدُّنْيَا بِغَيْرِ إِيْمَانٍ (كَذَا فِي مُكَاشَفَةِ الْأَسْرَارِ)

رُوِيَ أَنَّ النَّبِيَّ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ يُؤْتَىٰ بِأَرْبَعَةٍ فَهُمْ عِنْدَ بَابِ الْجَنَّةِ بِغَيْرِ دِيْوَانِ الْحِسَابِ وَالْعَذَابِ الْأَوَّلُ الْعَالِمُ الَّذِي عَمِلَ بِعِلْمِهِ وَالثَّانِي الْحَاجُّ الَّذِي حَجَّ بِغَيْرِ عَمَلِ الْفَسَادِ وَالثَّالِثُ الشَّهِيْدُ الَّذِي قُتِلَ فِي الْمَعْرَكَةِ وَالرَّابِعُ السَّخِيُّ الَّذِي اكْتَسَبَ مَالًا حَلَالًا وَأَنْفَقَهُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ بِغَيْرِ رِيَاءٍ فَيَتَنَازَعُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا لِدُخُوْلِ الْجَنَّةِ أَوَّلًا فَيُرْسِلُ اللّٰهُ تَعَالَىٰ جِبْرَائِيْلَ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ فَيَسْأَلُ أَوَّلًا الشَّهِيْدَ فَيَقُوْلُ لَهُ مَا عَمِلْتَ فِي الدُّنْيَا وَأَنْتَ تُرِيْدُ دُخُوْلَ الْجَنَّةِ أَوَّلًا فَيَقُوْلُ قُتِلْتُ فِي الْمَعْرَكَةِ لِرِضَى اللّٰهِ تَعَالَىٰ فَيَقُوْلُ مِمَّنْ سَمِعْتَ ثَوَابَ الشَّهِيْدِ فَيَقُوْلُ مِنَ الْعُلَمَاءِ فَيَقُوْلُ احْفَظِ الْأَدَبَ وَلَا تَقَدَّمْ عَلَىٰ مُعَلِّمِكَ ثُمَّ يَرْفَعُ رَأْسَهُ إِلَى الْحَاجِّ فَيَقُوْلُ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ إِلَى السَّخِيِّ فَيَقُوْلُ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ يَقُوْلُ الْعَالِمُ إِلٰهِي مَا حَصَّلْتُ الْعِلْمَ إِلَّا بِسَخَاوَةِ السَّخِيِّ بِسَبَبِ إِحْسَانِهِ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ صَدَقَ الْعَالِمُ يَا رِضْوَانُ افْتَحْ أَبْوَابَ الْجَنَّةِ حَتَّىٰ يَدْخُلَ السَّخِيُّ الْجَنَّةَ وَهٰؤُلَاءِ

کریگا (اول) اُن کے کسبوں سے برکت اٹھائی جائے گی (دوم) اُن پر ظالم بادشاہ کو مسلط کرے گا (سوم) وہ دنیا سے بلا ایمان نکلیں گے (مکاشفۃ الاسرار)

نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے مروی ہے کہ قیامت کے دن بہشت کے دروازے پر چار گروہ بلا حساب اور عذاب لائے جائیں گے (اول) عالم با عمل کو (دوم) وہ حاجی جنہوں نے بلا فسوق حج کیا۔ (سوم) وہ شہید جو فی سبیل اللہ معرکہ میں مقتول ہوئے (چہارم) وہ سخی جنہوں نے حلال کمایا اور اللہ تعالیٰ کے راستہ میں خرچ کیا وہ آپس میں جنت میں پہلے داخل ہونے کی نسبت جھگڑا کریں گے خدا تعالیٰ حضرت جبرائیل علیہ السلام کو فیصلہ کے لیے بھیجیں گے حضرت جبرئیل اول شہید سے پوچھیں گے اور کہیں گے کہ تو نے دنیا میں کونسا عمل کیا کہ تو جنت میں پہلے داخل ہونا چاہتا ہے۔ شہید کہیگا میں حق تعالیٰ کے رستے میں اسکی رضا کیواسطے قتل کیا گیا پھر حضرت جبرائیل پوچھینگے تو نے شہید کا ثواب کس سے سنا کہیگا علماء سے جبرائیل فرمائینگے اپنے معلم کے ادب کو نگاہ رکھ حاجی کی طرف متوجہ ہونگے اور اسیطرح کہینگے۔ پھر سخی کی طرف متوجہ ہو کر اسیطرح کہینگے پھر عالم کہیگا الٰہی میں نے علم سخی کی سخاوت اور احسان کے سبب حاصل کیا۔ خدا تعالیٰ فرمائے گا۔ عالم نے سچ کہا پھر رضوان جنت کو حکم کرے گا کہ بہشت کے دروازے کھول دو تاکہ اول سخی جنت میں داخل ہو اور

بَعْدَہٗ۔ (کذافی مشکوٰۃ الانوار)

وَقَالَ عَلَیْہِ السَّلَامُ فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَی
الْعَابِدِ کَفَضْلِیْ عَلٰی اَدْنَاکُمْ وَکَذَا اَوْحَی اللّٰہُ
تَعَالٰی اِلٰی اِبْرَاہِیْمَ عَلَیْہِ السَّلَامُ اَنَا عَلِیْمٌ اُحِبُّ
عَلِیْمًا وَقَالَ حَسَنٌ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ مِدَادُ
الْعُلَمَاءِ یُوْزَنُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ بِدَمِ الشُّہَدَاءِ فَیَتَرَجَّحُ
مِدَادُ الْعُلَمَاءِ عَلٰی دَمِ الشُّہَدَاءِ وَکَذَا قَالَ النَّبِیُّ
عَلَیْہِ السَّلَامُ کُنْ عَالِمًا اَوْ مُتَعَلِّمًا اَوْ سَامِعًا وَلَا
تَکُنْ رَابِعًا فَتَہْلِکَ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَیُّ
الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ فَقَالَ الْعِلْمُ بِاللّٰہِ لِاَنَّ
قَلِیْلَ الْعَمَلِ یَنْفَعُ مَعَ الْعِلْمِ وَاِنَّ کَثِیْرَ
الْعَمَلِ لَا یَنْفَعُ مَعَ الْجَہْلِ فَعُلِمَ مِنْ ہٰذَا
اَنَّ الْعِلْمَ اَشْرَفُ جَوَاہِرًا مِنَ الْعِبَادَۃِ
وَلٰکِنْ لَا بُدَّ لِلْعَبْدِ مِنَ الْعِبَادَۃِ مَعَ الْعِلْمِ
وَاِلَّا لَکَانَ عَمَلُہٗ ہَبَاءً مَّنْثُوْرًا
وَقَالَ اَلنَّظْرُ اِلٰی وَجْہِ الْعَالِمِ عِبَادَۃٌ وَقَالَ
عَلَیْہِ السَّلَامُ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰئِکَتَہٗ وَاَہْلَ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ حَتَّی النَّمْلَۃَ فِیْ جُحْرِہَا
وَالْحُوْتَ فِی الْبَحْرِ لَیُصَلُّوْنَ عَلٰی مُعَلِّمِ النَّاسِ
خَیْرًا (زبدۃ الواعظین)

قَالَ النَّبِیُّ عَلَیْہِ السَّلَامُ اِنَّ اللّٰہَ جَعَلَ بَنِیْ
اٰدَمَ عَلٰی ثَمَانِ خِصَالٍ مِّنْہَا اَرْبَعٌ لِاَہْلِ
الْجَنَّۃِ وَجْہٌ مَلِیْحٌ وَلِسَانٌ فَصِیْحٌ وَقَلْبٌ تَقِیٌّ
وَیَدٌ سَخِیٌّ وَاَرْبَعٌ لِاَہْلِ النَّارِ وَجْہٌ عَابِسٌ وَلِسَانٌ
فَاحِشٌ وَقَلْبٌ شَدِیْدٌ وَیَدٌ بَخِیْلٌ عَدُوُّ رَسُوْلِ اللّٰہِ

پیچھے یہ سب لوگ (کذافی مشکوٰۃ الانوار)

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا عالم کی فضیلت عابد
پر میری فضیلت کی طرح ہے تمہارے ادنیٰ پر۔ اور
اور اسیطرح حضرت ابراہیم علیہ السلام پر خدا تعالیٰ نے
وحی کی کہ میں علیم ہوں اور علیم کو دوست رکھتا ہوں اور
حسن نے فرمایا عالموں کی روشنائی قیامت کے دن شہیدوں
کے خون سے وزن کی جائیگی اور علماء کی سیاہی شہدا کے
خون سے وزن ہوگی اور اسیطرح نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا عالم ہو یا متعلم یا سامع۔ اور چوتھا نہ ہو کر ہلاک
نہ ہو جائے کہا گیا یا رسول اللہ کونسا عمل افضل ہے
فرمایا علم۔ کیونکہ علم کے ساتھ تھوڑا عمل بھی فائدہ
دیتا ہے۔ اور بہت عمل جہالت کے ساتھ فائدہ نہیں
دیتے۔ اس سے معلوم ہوا کہ علم عبادت سے افضل
ہے لیکن علم کے ساتھ عمل ضروری ہے ورنہ
علم بے فائدہ ہوگا +

اور فرمایا عالم کے چہرے کیطرف نگاہ کرنا عبادت
ہے اور فرمایا اللہ تعالیٰ اور فرشتے اور تمام زمین اور آسمان
والے حتیٰ کہ چیونٹی اپنے سوراخ میں اور مچھلی دریا
میں علم دین پڑھانے والے پر رحمت طلب
کرتے ہیں۔ (زبدۃ الواعظین)

نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالےٰ نے
انسان کو آٹھ خصلتوں کے ساتھ پیدا کیا چار خصلتیں
ان میں سے اہل جنت کیلئے ہیں خوبصورت چہرہ
فصیح زبان پرہیزگار دل سخی ہاتھ اور چار خصلتیں دوزخیوں
کی ترش رو۔ زبان بدگو۔ دل سخت۔ ہاتھ بخیل رسول اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اِحْذَرُوْا ثَلٰثَةَ اَصْنَافٍ مِّنَ النَّاسِ هُمُ الْعُلَمَاءُ الْغَافِلُوْنَ وَالْفُقَرَاءُ الْمُدَاهِنُوْنَ وَالْمُتَصَوِّفُوْنَ الْجَاهِلُوْنَ بِلَا عِلْمٍ۔

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِوَامُ الدُّنْيَا بِاَرْبَعَةِ اَشْيَاءَ اَوَّلُهَا بِعِلْمِ الْعُلَمَاءِ وَالثَّانِيْ بِعَدْلِ الْاُمَرَاءِ وَالثَّالِثُ بِسَخَاوَةِ الْاَغْنِيَاءِ وَالرَّابِعُ بِدَعْوَةِ الْفُقَرَاءِ وَلَوْلَا عِلْمُ الْعُلَمَاءِ لَهَلَكَ الْجُهَلَاءُ وَلَوْلَا سَخَاوَةُ الْاَغْنِيَاءِ لَهَلَكَ الْفُقَرَاءُ وَلَوْلَا دُعَاءُ الْفُقَرَاءِ لَهَلَكَ الْاَغْنِيَاءُ وَلَوْلَا عَدْلُ الْاُمَرَاءِ لَاَكَلَ بَعْضُ النَّاسِ بَعْضًا كَمَا يَاْكُلُ الذِّئْبُ الْغَنَمَ۔

قَالَ النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَنْ اَنْفَقَ دِرْهَمًا عَلٰى طَالِبِ الْعِلْمِ فَكَاَنَّمَا اَنْفَقَ مِثْلَ جَبَلِ اُحُدٍ مِّنَ الذَّهَبِ الْاَحْمَرِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى

قَالَ النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَنْ صَلّٰى صَلٰوةَ الْجَمَاعَةِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا لَمْ تَفُتْهُ رَكْعَةٌ كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ بَرَاءَةً مِّنَ النِّفَاقِ

وَقَالَ النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَنْ صَلَّى الصُّبْحَ ثُمَّ جَلَسَ لِيَذْكُرَ اللّٰهَ تَعَالٰى يُعْطِيْهِ اللّٰهُ فِي الْفِرْدَوْسِ سَبْعِيْنَ قَصْرًا مِنْ ذَهَبٍ وَفِضَّةٍ

وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِنَّمَا مَثَلُ الصَّلٰوةِ كَمَثَلِ نَهْرٍ جَارٍ عَلٰى بَابِ اَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ فِيْهِ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ هَلْ يَبْقٰى عَلَيْهِ وَسَخٌ قَالُوْا لَا قَالَ كَذٰلِكَ الصَّلٰوةُ تَغْسِلُ الذُّنُوْبَ (دقائق الاخبار)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سچ فرمایا ہے تین قسم کے لوگوں سے ڈرو (اول) غافل علماء سے (دوم) خوشامدی فقراء سے (سوم) جاہل صوفیوں سے۔

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا دنیا کا قوام چار چیزوں پر ہے (اول) علماء کے علم سے (دوسرے) امراء کے عدل سے (سوم) اغنیاء کی سخاوت سے (چہارم) فقراء کی دعا سے اور اگر علماء کا علم نہ ہو تو جہلاء ہلاک ہو جائیں۔ اور اگر اغنیاء کی سخاوت نہ ہو تو فقراء ہلاک ہو جائیں اور اگر فقراء کی دعا نہ ہو تو اغنیاء ہلاک ہو جائیں اور امراء کا عدل نہ ہو تو لوگ ایک دوسرے کو کھائیں جیسے بھیڑیا بکری کو کھاتا ہے

فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو شخص طالب علم پر ایک درہم خرچ کرے گویا اس نے جبل احد کے برابر سونا خرچ کیا۔

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص چالیس دن باجماعت نماز پڑھے خدا تعالیٰ اسے نفاق سے بری کرتا ہے۔

اور فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو صبح کی نماز کے بعد اللہ کی یاد کیلئے بیٹھے اللہ تبارک و تعالے اسے فردوس میں چاندی اور سونے کے ستر محل دے گا

اور فرمایا مثال نماز کی ایک نہر کی طرح ہے جو تم میں سے کسی کے دروازے پر چلتی ہو۔ اور تم ہر روز اس میں پانچ دفعہ نہاتے ہو۔ کیا نہانے والے کے بدن پر کوئی میل رہے گی۔ کہا نہیں فرمایا اس طرح نماز گناہوں کو دھو دیتی ہے (دقائق الاخبار)

نماز اوراد اور دعا اور درود وغیرہ کی فضیلت

وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّهُمْ یَرْشُدُوْنَ ۵

عَنِ ابْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِیِّ عَلَیْهِ السَّلَامُ اَنَّهٗ قَالَ مَا مِنْ دُعَاءٍ اِلَّا بَیْنَهٗ وَبَیْنَ السَّمَاءِ حِجَابٌ حَتّٰی یُصَلِّیَ عَلَی النَّبِیِّ عَلَیْهِ السَّلَامُ فَاِذَا صَلّٰی عَلَیْهِ یُخْرَقُ ذٰلِكَ الْحِجَابُ وَیَدْخُلُ الدُّعَاءُ وَاِذَا لَمْ یَفْعَلْ ذٰلِكَ رَجَعَ دُعَاءُهٗ ط

حُكِیَ اَنَّ وَاحِدًا مِّنَ الصُّلَحَاءِ جَلَسَ لِلتَّشَهُّدِ وَنَسِیَ الصَّلٰوةَ عَلَی النَّبِیِّ عَلَیْهِ السَّلَامُ فَرَاَی رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ نَوْمِهٖ فَقَامَ عَلَیْهِ السَّلَامُ فَقَالَ لَهٗ لِمَ نَسِیْتَ الصَّلٰوةَ عَلَیَّ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اشْتَغَلْتُ بِثَنَاءِ اللّٰهِ وَعِبَادَتِهٖ فَنَسِیْتُ الصَّلٰوةَ عَلَیْكَ فَقَالَ عَلَیْهِ السَّلَامُ مَا سَمِعْتَ قَوْلِیْ اَلْاَعْمَالُ مَوْقُوْفَةٌ وَالدَّعَوَاتُ مَحْبُوْسَةٌ حَتّٰی یُصَلِّیَ عَلَیَّ وَلَوْ اَنَّ عَبْدًا جَاءَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ بِحَسَنَاتِ اَهْلِ الدُّنْیَا وَلَمْ یَكُنْ فِیْهَا صَلٰوةٌ عَلَیَّ رُدَّتْ عَلَیْهِ حَسَنَاتُهٗ فَلَمْ یُقْبَلْ مِنْهُ شَیْءٌ (زبدہ)

رُوِیَ اَنَّ مُوْسٰی عَلَیْهِ السَّلَامُ نَاجٰی رَبَّهٗ فَقَالَ اِلٰهِیْ هَلْ اَكْرَمْتَ اَحَدًا مِّثْلَ مَا اَكْرَمْتَنِیْ حَیْثُ اَسْمَعْتَنِیْ كَلَامَكَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی یَا مُوْسٰی اِنَّ لِیْ عِبَادًا اُخْرِجُهُمْ فِیْ اٰخِرِ

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب میری نسبت میرے بندے آپ سے سوال کریں تو آپ کہہ دیں کہ میں قریب ہوں اور دعا کرنے والے کی دعا کو سنتا ہوں جب مجھے پکارے پس لائق ہے کہ میرا حکم مانیں اور ایمان لائیں شاید وہ نیک راہ پر آویں

ابن مالک نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا تمام دعاؤں اور آسمان کے درمیان حجاب ہوتا ہے تاوقتیکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھا جائے اور جب درود پڑھا جاتا ہے تو وہ حجاب پھٹ جاتا ہے اور دعا آسمان میں داخل ہو جاتی ہے لیکن جب درود نہ پڑھا جائے تو دعا واپس لوٹ آتی ہے

بیان کیا جاتا ہے کہ ایک صالح التحیات میں درود بھول گیا۔ اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا پس آپ نے فرمایا تو مجھ پر درود شریف پڑھنا کیوں بھول گیا اس نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں اللہ تعالیٰ کی عبادت اور ثنا میں مشغول ہو گیا اس سبب سے بھول گیا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کیا تو نے یہ نہیں سنا کہ اعمال اور دعاؤں کی مقبولیت درود پر موقوف ہے اور اگر کوئی شخص قیامت کے دن تمام دنیا کے برابر نیکیاں لے کر آئے گا اور اس میں درود نہ ہوگا تو اس کی تمام نیکیاں واپس کی جائیں گی۔ (زبدہ)

روایت ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے اپنے پروردگار سے عرض کیا اے پروردگار! مجھ جیسی بزرگی اور عزت آپ نے میرے سوا کسی اور کو بھی دی ہے؟ کہ مجھ سے ہمکلام ہوئے۔ فرمایا اے موسیٰ میں آخر زمانہ میں ایک قوم پیدا کرونگا

لہ ایک اعرابی نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا یا رسول اللہ ہمارا پروردگار دور ہے یا نزدیک ملنے یہ آیت نازل ہوئی کہ پروردگار نزدیک ہے اور دعا قبول کرتا

الزمان کرمهم بشهر رمضان وانا اکون
اقرب الیهم منك فانی کلمتك بینی و
بینك سبعون الف حجاب فاذا صامت
امة محمد علیه السلام وابیضت شفاههم
واصفرت الوانهم ارفع تلك الحجب وقت
الافطار یا موسی طوبی لمن عطش کبده
وجاع بطنه فی رمضان فلا اجازیهم دون
لقائی فینبغی للعاقل ان یعرف حرمة
هذا الشهر ویحفظ قلبه من الحسد والعداوة
للمسلمین ومع ذلك یکون خائفا وخاشیا من
الله ایقبل صومه ام لا قال الله تعالى انما
یتقبل الله من المتقین یخرج الصائمون
من قبورهم ویعرفون صیامهم یتلقون
بالموائد والتحف والاباریق یقال لهم
کلوا فقد جعتم حین شبع الناس واشربوا
فقد عطشتم حین روی الناس واستریحوا
فیاکلون ویشربون والناس فی الحساب
(تنبیه الغافلین)
عن علی ابن ابی طالب رضی الله تعالى عنه
انه قال النبی علیه السلام عن فضائل
التراویح فی شهر رمضان فقال یخرج المؤمن
من ذنبه فی اول لیلة کیوم ولدته امه
وفی اللیلة الثانیة یغفر له ولابویه ان کانا
مؤمنین وفی اللیلة الثالثة ینادی ملك
من تحت العرش استانف العمل غفر

اور انہیں رمضان شریف کی بزرگی بخشوں گا۔ اور میں ہے
اُن کے نزدیک زیادہ ہونگا کیونکہ میرے تمہارے بحالت
ستر ہزار درمیانی حجاب کے کلام کی لیکن جب محمد
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت روزہ رکھیگی اور سفید
ہونگے اُن کے ہونٹ اور انکے رنگ زرد ہونگے تو افطار کیوقت
انپر پردہ کو اٹھا دونگا اے موسیٰ مبارک ہو وہ بندہ جسکا
جگر پیاسا ہوا اور پیٹ رمضان شریف میں بھوکا ہوا انکی جزا
میری ملاقات ہو ہیں عاقل کو لائق ہو کہ وہ اس ماہ مبارک
کی عزت کرے اور اپنے دل کو مسلمانوں کے حسد اور
عداوت سے محفوظ رکھے باوجود اس بات کے پھر خدا تعالیٰ سے
ڈرتا ہو۔ کہ اسکا روزہ قبول ہوگا یا نہ کیونکہ اللہ تعالے
پرہیزگاروں کا روزہ قبول فرماتا ہے جب روزہ دار اپنی
قبروں سے نکلینگے اور اپنے روزوں کو پہچانینگے۔ اور ان
کے روبرو کھانوں کے خوان پیش کیے جاینگے اور تحفے اور
کوزے پانی کے اور کہا جائیگا کھاؤ کیونکہ جب لوگ کھاتے
تھے تو تم بھوکے رہے اور پیو کیونکہ جب لوگ پیتے تھے تم
اسوقت پیاسے رہتے تھے اور آرام کرو پس کھائیں گے اور
پئینگے حالانکہ لوگ حساب میں ہونگے (تنبیہ الغافلین)
حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے رمضان کی نماز تراویح کی نیت
پوچھا گیا آپنے فرمایا اول رات رمضان شریف کی مومن
گناہوں سے اسطرح نکلتا ہے جیسے کہ وہ ابھی ماں کے پیٹ
سے نکلا ہے اور دوسری رات وہ خود اور اس کے والدین اگر
مومن ہوں تو بخشے جاتے ہیں اور تیسری رات عرش کے نیچے
سے فرشتہ پکارتا ہے کہ پچھلے گناہ تیرے پروردگار نے

اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَفِي اللَّيْلَةِ الرَّابِعَةِ لَهُ
الْاَجْرُ مِثْلُ قِرَاءَةِ التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالزَّبُوْرِ وَالْفُرْقَانِ
وَفِي اللَّيْلَةِ الْخَامِسَةِ اَعْطَاهُ اللّٰهُ تَعَالٰى مِثْلَ مَنْ
صَلّٰى فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِ الْمَدِيْنَةِ وَالْمَسْجِدِ
الْاَقْصٰى وَفِي اللَّيْلَةِ السَّادِسَةِ اَعْطَاهُ
اللّٰهُ تَعَالٰى ثَوَابَ مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ
الْمَعْمُوْرِ وَيَسْتَغْفِرُ لَهُ كُلُّ حَجَرٍ وَمَدَرٍ وَفِي
اللَّيْلَةِ السَّابِعَةِ فَكَاَنَّمَا اَدْرَكَ مُوْسٰى عَلَيْهِ
السَّلَامُ وَنَصَرَهُ عَلٰى فِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَفِي
اللَّيْلَةِ الثَّامِنَةِ اَعْطَاهُ اللّٰهُ تَعَالٰى مَا اَعْطٰى
اِبْرٰهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَفِي اللَّيْلَةِ التَّاسِعَةِ فَكَاَنَّمَا
عَبَدَ اللّٰهَ تَعَالٰى عِبَادَةَ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَفِي
اللَّيْلَةِ الْعَاشِرَةِ يَرْزُقُهُ اللّٰهُ تَعَالٰى خَيْرَ الدُّنْيَا
وَالْاٰخِرَةِ وَفِي اللَّيْلَةِ الْحَادِيَةَ عَشَرَ يَخْرُجُ مِنَ
الدُّنْيَا كَيَوْمٍ وُلِدَ مِنْ بَطْنِ اُمِّهٖ وَفِي اللَّيْلَةِ الثَّانِيَةَ
عَشَرَةَ جَاءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَوَجْهُهُ كَالْقَمَرِ فِي
اللَّيْلَةِ الْبَدْرِ وَفِي اللَّيْلَةِ الثَّالِثَةَ عَشَرَةَ جَاءَ
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اٰمِنًا مِنْ كُلِّ سُوْءٍ وَفِي اللَّيْلَةِ
الرَّابِعَةَ عَشَرَةَ جَاءَتِ الْمَلٰئِكَةُ يَشْهَدُوْنَ
لَهُ اَنَّهُ قَدْ صَلَّى التَّرَاوِيْحَ فَلَا يُحَاسِبُهُ يَوْمَ
الْقِيٰمَةِ وَفِي اللَّيْلَةِ الْخَامِسَةَ عَشَرَةَ يُصَلِّيْ
عَلَيْهِ الْمَلٰئِكَةُ وَحَمَلَةُ الْعَرْشِ وَالْكُرْسِيِّ وَفِي
اللَّيْلَةِ السَّادِسَةَ عَشَرَةَ كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ بَرَاءَةَ
النَّجَاتِ مِنَ النَّارِ وَبَشَارَةَ الدُّخُوْلِ فِي الْجَنَّةِ
وَفِي اللَّيْلَةِ السَّابِعَةَ عَشَرَةَ يُعْطٰى مِنْ ثَوَابِ

بخش دیئے ہیں۔ اور چوتھی رات اسے توراۃ انجیل
زبور اور قرآن مجید کے پڑھنے کے برابر ثواب ملتا
ہے اور پانچویں رات خدا تعالیٰ اسے ثواب دیتا ہے
اس شخص کے برابر جسنے کہ مسجد حرام اور مسجد مدینہ اور
مسجد اقصیٰ میں نماز پڑھی اور چھٹی رات خدا تعالیٰ
اس شخص کے برابر ثواب دیگا جس کہ بیت المعمور کا طواف
کیا اور ڈھیلے اور پتھر اسکے حق میں دعا کریں گے
اور ساتویں رات اسکو اسقدر ثواب ملتا ہے جیسا کہ وہ
موسیٰ علیہ السلام کو ملا اور فرعون اور ہامان پر انکی مدد
کی اور آٹھویں رات خدا تعالیٰ اسکو حضرت ابراہیم
کے برابر ثواب دیتا ہے اور نویں رات اسکو اسقدر ثواب
ملتا ہے گویا کہ اس نے اللہ کی عبادت کی جیسی کہ نبی عبادت
کرتا ہے دسویں رات اسے اللہ دنیا اور آخرت کی بہتری
دیتا ہے گیارہویں رات وہ دنیا سے اسطرح نکلتا ہے جیسے
کہ وہ ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا بارہویں رات وہ قیامت
کے دن آئیگا اور اسکا چہرہ چودھویں رات کے چاند
کے برابر ہوگا تیرھویں رات وہ قیامت کے دن
ہر برائی سے بے خوف ہو کر آئے گا اور چودھویں
رات فرشتے آئیں گے اور شہادت دیں گے کہ وہ نماز
تراویح پڑھا کرتے تھے۔ پس اللہ تعالیٰ اس کا حساب
نہ کریگا۔ پندرھویں رات کے لئے فرشتے اور حاملین
عرش و کرسی دعا کرینگے اور سولھویں رات
اللہ تعالیٰ اس کے لئے آگ سے برات
اور دخول جنت کی بشارت لکھتا ہے۔
سترھویں رات اسکو نبیوں کے برابر ثواب دیتا ہے

الانبیاء فی اللیلۃ الثامنۃ عشرۃ نادی
ملک یا عبد اللہ ان اللہ رضی عنک و
عن والدیک وفی اللیلۃ التاسعۃ عشرۃ
یرفع اللہ درجاتہ فی الفردوس وفی اللیلۃ العشرین
یعطی ثواب الشہداء والصالحین۔

وفی اللیلۃ الحادیۃ والعشرین بنی اللہ لہ
بیتا فی الجنۃ من النور وفی اللیلۃ الثانیۃ و
العشرین جاء یوم القیامۃ امنا من کل ہم و
غم وفی اللیلۃ الثالثۃ والعشرین بنی اللہ لہ
مدینۃ فی الجنۃ وفی اللیلۃ الرابعۃ والعشرین کان
لہ اربع وعشرون دعوۃ مستجابۃ وفی اللیلۃ
الخامسۃ والعشرین یرفع اللہ عنہ عذاب
القبر وفی اللیلۃ السادسۃ والعشرین یرفع
اللہ ثواب اربعین عاما۔

وفی اللیلۃ السابعۃ والعشرین جاء یوم
القیامۃ علی الصراط کالبرق الخاطف و
فی اللیلۃ الثامنۃ والعشرین یرفع اللہ لہ
الف درجۃ فی الجنۃ

وفی اللیلۃ التاسعۃ والعشرین اعطاہ
اللہ ثواب الف حجۃ مقبولۃ۔

وفی اللیلۃ الثلاثین یقول اللہ یا عبدی
کل من ثمار الجنۃ واغتسل من ماء
السلسبیل واشرب من الکوثر انا ربک
وانت عبدی (مجالس)

عن عائشۃ رضی اللہ عنہا عن النبی

ہے۔ اور اٹھارہویں رات فرشتہ پکارتا ہے اے
اللہ کے بندے! تجھ سے اور تیرے والدین
سے بیشک خدا تعالیٰ راضی ہوا۔ اور انیسویں
رات اللہ جنت الفردوس میں اس کے درجات بلند
کریگا۔ اور بیسویں رات خدا تعالیٰ اسکو شہداء اور صلحاء
کے برابر ثواب دیگا اور اکیسویں رات اللہ اس کا
گھر جنت میں نور کا بنائیگا اور بائیسویں رات قیامت
کے دن ہر غم اور فکر سے بے خوف آئے گا۔
اور تیئسویں رات اللہ تعالیٰ اسکا گھر بہشت میں
بنائے گا۔ اور چوبیسویں رات اس کی چوبیس
دعائیں مقبول ہوتی ہیں۔ اور پچیسویں رات اللہ
تبارک و تعالیٰ اسے عذاب قبر نہ کرے گا۔
اور چھبیسویں رات اللہ تبارک و تعالیٰ چالیس
برس کا ثواب بڑھاتا ہے۔

اور ستائیسویں رات وہ قیامت کے دن پلصراط
پر بجلی کی طرح گذرے گا۔ اور اٹھائیسویں رات
اللہ تبارک و تعالیٰ اس کے لئے ہزار درجے
جنت میں بلند کرے گا۔

اور انتیسویں رات اللہ تبارک و تعالیٰ اس کو ہزار
حج مقبول کا ثواب دیگا۔

اور تیسویں رات اللہ تعالیٰ فرمائیگا اے میرے
بندے! بہشت کے پھل کھا۔ اور سلسبیل کے پانی
سے نہا۔ اور آب کوثر پی میں تیرا پروردگار ہوں
اور تو میرا بندہ ہے (مجالس)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نبی صلی اللہ علیہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ مَنِ اعْتَكَفَ اِيْمَانًا وَّاِحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ حَتّٰى تَوَفَّاهُ اللّٰهُ تَعَالٰى ثُمَّ اعْتَكَفَ اَزْوَاجُهٗ بَعْدَهٗ اَیْ لِيَعْتَكِفْنَ فِيْ بُيُوْتِهِنَّ وَلِهٰذَا قَالَ الْفُقَهَاءُ يُسْتَحَبُّ لِلنِّسَاءِ اَنْ يَعْتَكِفْنَ فِيْ مَسَاكِنِهِنَّ (شرح المشارق)

واٰلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں جو ایمان سے بارادئے طلب ثواب اعتکاف بیٹھے اسکے پچھلے گناہ بخشے جائینگے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ واٰلہ وسلم رمضان شریف کے اخیر دہاکے میں اعتکاف بیٹھا کرتے تھے حتی کہ آپنے وفات پائی پھر آپکے ازواج مطہرات اپنے گھر بیٹھتے تھے۔ اسواسطے فقہانے بیان کیا ہے عورتوں کیلئے مستحب ہے کہ اپنے مکانوں میں اعتکاف بیٹھیں (شرح المشارق)

حیات بعد ممات کا بیان

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اَرِنِيْ كَيْفَ تُحْيِ الْمَوْتٰى قَالَ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنْ لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِيْ قَالَ فَخُذْ اَرْبَعَةً مِّنَ الطَّيْرِ فَصُرْهُنَّ اِلَيْكَ ثُمَّ اجْعَلْ عَلٰى كُلِّ جَبَلٍ مِّنْهُنَّ جُزْءًا ثُمَّ ادْعُهُنَّ يَاْتِيْنَكَ سَعْيًا وَاعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝

جب حضرت ابراہیم نے اپنے پروردگار سے عرض کیا کہ اے پروردگار دکھلا مجھے اپنی قدرت کہ تو کسطرح مردوں کو زندہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کیا تو ایمان نہیں رکھتا کہا کیوں نہیں لیکن اپنے دل کا اطمینان چاہتا ہوں پروردگار نے فرمایا چار پرندے پکڑ اور انکو اپنے ساتھ ہلاؤ پھر چند پہاڑوں پر انکے ٹکڑے رکھ پھر انکو اپنی طرف بلاؤ بھاگتے ہوئے آئینگے اور جان لے کہ اللہ تعالیٰ غالب اور حکمت والا ہے

۱ اس آیت کا شان نزول بعض مفسرین نے یہ بیان کیا ہے کہ حضرت ابراہیم ایک مردہ چارپایہ پر گذرے کہ پہلے اسے درندوں نے کھایا پھر کچھ پرندوں نے باقی ماندہ بحری جانوروں نے اس سے آپنے تعجب کیا اور باوجود اس امر کے کہ آپکو اسکا یقین تھا کہ خدا تعالیٰ اسے جمع کرکے زندہ کریگا لیکن اطمینان قلب کیلئے اپنے پروردگار سے سوال کیا اور رب ارنی کہا (منہ) ۲ روایت ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے طاؤس مرغ کوے اور کبوتر کو لیا ۔ (منہ) ۳ حضرت ابراہیم نے خدا تعالیٰ کے حکم کے مطابق ایک پرندے کے کئی حصے کرکے مختلف پہاڑوں پر رکھے اور اسے بلایا سو خدا تعالیٰ کے اذن سے صحیح سالم زندہ ہوکر آپکے پاس حاضر ہوا ۔ اور بعض مفسرین نے بیان فرمایا ہے کہ آپنے بہت سے پرندوں کے بہت سے ٹکڑے کرکے مختلف دور دراز پہاڑوں پر رکھے واللہ اعلم بالصواب ۴ یعنے خدا تعالیٰ آپکے سوال سے عاجز نہیں بلکہ غالب ہے وہ جو چاہے کرسکتا ہے اور حکمتوں والا ہے کوئی کام اس کا بلا حکمت نہیں ہے گو ہر کام کی حکمت ہماری سمجھ میں نہ آوے ۱۲ (منہ)

قَالَ الحسن كَانَ سَبَبُ هٰذَا السُّؤَالِ مِنْ اِبْرَاهِيمَ اَنَّهُ مَرَّ عَلٰى دَابَّةٍ مَيْتَةٍ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ كَانَتْ جِيفَةَ حِمَارٍ بِسَاحِلِ الْبَحْرِ تَرَاهَا وَقَدْ تَوَزَّعَ عَنْهَا دَوَابُّ الْبَحْرِ وَالْبَرِّ فَكَانَ اِذَا مَدَّ الْبَحْرُ جَاءَتِ الْحِيتَانُ وَدَوَابُّ الْبَحْرِ يَاْكُلْنَ مِنْهَا فَمَا وَقَعَ مِنْهَا يَصِيرُ تُرَابًا فَاِذَا ذَهَبَتِ السِّبَاعُ عَنْهَا جَاءَتِ الطُّيُورُ فَاَكَلَتْ مِنْهَا مَا تَعُمُّهُ الرِّيحُ فِي الْبَحْرِ فَلَمَّا رَاٰى ذٰلِكَ تَعَجَّبَ مِنْهَا وَقَالَ يَا رَبِّ قَدْ عَلِمْتُ اَنَّكَ تَجْمَعُهَا مِنْ بُطُونِ السِّبَاعِ وَحَوَاصِلِ الطُّيُورِ وَاَجْوَافِ دَوَابِّ الْبَحْرِ فَاَرِنِي كَيْفَ تُحْيِيهَا لِاُعَايِنَ فَاَزْدَادَ يَقِينًا فَلَاطَفَهُ اللّٰهُ وَقَالَ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ قَالَ بَلٰى يَا رَبِّ اٰمَنْتُ وَلٰكِنْ لِيَطْمَئِنَّ قَلْبِي اِلَى الْمُعَايَنَةِ وَالْمُشَاهَدَةِ اَرَادَ اَنْ يَصِيرَ لَهُ عِلْمُ الْيَقِينِ وَعَيْنُ الْيَقِينِ۔ قَالَ الْمُفَسِّرُونَ اَمَرَ اللّٰهُ اِبْرَاهِيمَ اَنْ يَذْبَحَ تِلْكَ الطُّيُورَ وَيَنْتِفَ رِيشَهَا وَيُقَطِّعَهَا وَيَخْلِطَ رِيشَهَا وَدِمَاءَهَا وَلُحُومَهَا بَعْضَهَا بِبَعْضٍ فَفَعَلَ ثُمَّ اَمَرَهُ اَنْ يَجْعَلَ اَجْزَاءَهَا عَلَى الْجِبَالِ وَاخْتَلَفُوا فِي عَدَدِ الْجِبَالِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَمَرَ اَنْ يَجْعَلَ طَائِرًا اَرْبَعَةَ اَجْزَاءٍ وَيَجْعَلَهَا عَلٰى اَرْبَعَةِ جِبَالٍ وَقِيلَ جَبَلٌ عَلٰى جَانِبِ الشَّرْقِ وَجَبَلٌ عَلٰى جَانِبِ الْغَرْبِ وَجَبَلٌ عَلَى الشِّمَالِ وَجَبَلٌ عَلَى الْجُنُوبِ وَقِيلَ اَنْ يَجْعَلَ طَائِرًا سَبْعَةَ اَجْزَاءٍ وَنَحْوَ مَا

حسن رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اس سوال کا سبب یہ ہے کہ آپ ایک مردہ جانور پر گزرے ابن جریج نے کہا گدھے کا مردہ تھا دریا کے کنارے پڑا تھا آپ نے دیکھا کہ اسے تری اور خشکی کے جانور جدا جدا کرتے ہیں جب دریا چڑھتا تھا تو مچھلیاں و دریائی جانور اسے کھاتے ہیں جو اس سے گرتا تھا وہ مٹی ہو جاتا تھا جب درندے جاتے تھے تو پرندے آتے اور اسے کھاتے تھے اور جو ان سے گرتا تھا اسے ہوا اڑا لیجاتی تھی حضرت ابراہیم یہ ماجرا دیکھکر متعجب ہوئے اور کہا اے میرے پروردگار میں جانتا ہوں کہ تو اسے درندوں کے شکموں سے اور پرندوں کی انتڑیوں اور دریائی جانوروں کے شکموں سے جمع کریگا لیکن مجھے دکھا دے کہ تو کس طرح زندہ کرتا ہے تاکہ دیکھوں اور مطمئن ہو جاؤں اللہ نے نرمی کرتے ہوئے فرمایا کیا تو اس پر ایمان نہیں رکھتا آپ نے عرض کیا کیوں نہیں اے پروردگار لیکن ملاحظہ اور معاینہ سے اطمینان قلب چاہتا ہوں خدا تعالے نے چاہا کہ انہیں عین الیقین اور حق الیقین ہو جائے بعض مفسرین نے بیان کیا ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خدا تعالیٰ نے حکم کیا کہ وہ ان پرندوں کو ذبح کریں اور انکے پروں کو نوچیں اور کاٹ ڈالیں اور انکے پروں اور خون اور گوشت کو آپس میں ملا دیں پھر حکم کیا کہ انکے اجزاء کو پہاڑ پر رکھے پہاڑوں کی تعداد میں اختلاف ہے ابن عباس کہتے ہیں خدا تعالے نے حکم کیا کہ ہر پرندے کے چار ٹکڑے کرے اور چار پہاڑوں پر رکھے اور بعض کہتے ہیں کہ ایک پہاڑ مشرق کی جانب تھا اور ایک مغرب کی جانب اور ایک شمال اور ایک جنوب کی جانب

اور بعض نے کہا ہے کہ خدا تعالے نے حکم کیا کہ ہر پرندے کے

عَلٰی قِمَمِ جِبَالٍ وَاَمْسَكَ رُؤُسَهُنَّ ثُمَّ دَعَاهُنَّ بِقَوْلِهٖ تَعَالَیْنَ بِاِذْنِ اللّٰهِ تَعَالٰی فَجَعَلَ كُلُّ قَطْرَةٍ مِّنْ دَمِ طَائِرَةٍ تَطِیْرُ اِلَی الْقَطْرَةِ الْاُخْرٰی وَكُلُّ رِیْشَةٍ تَطِیْرُ اِلَی الرِّیْشَةِ الْاُخْرٰی وَكُلُّ عَظْمٍ یَطِیْرُ اِلَی الْعَظْمِ الْاُخْرٰی وَكُلُّ بِضْعَةٍ تَطِیْرُ اِلَی الْبِضْعَةِ الْاُخْرٰی وَ اِبْرَاهِیْمُ یَنْظُرُ حَتّٰی لَقِیَتْ كُلُّ جُثَّةٍ بَعْضُهَا اِلٰی بَعْضٍ فِی السَّمَاءِ بِغَیْرِ رَاْسٍ ثُمَّ اَقْبَلْنَ اِلٰی رُؤُسِهِنَّ سَعْیًا فَكُلَّمَا جَاءَ طَائِرٌ طَارَ فَاِنْ وَجَدَ رَاْسَهٗ دَنَا مِنْهُ وَاِنْ لَّمْ یَجِدْهُ تَاَخَّرَ حَتّٰی یَلْقٰی كُلُّ طَائِرٍ رَاْسَهٗ۔

سات چوٹیوں کے سات پہاڑوں پر رکھو اور ان کے سروں کو اپنے پاس رکھے پھر انہیں اپنی زبان میں بلایا کہ اللہ تعالیٰ کے اذن سے آؤ پس ہر قطرہ پرندے کے خون کا دوسرے قطرے کی طرف اڑتا تھا اور ہر پر دوسرے پر کی طرف اڑتا تھا۔ اور ہر ہڈی دوسری ہڈی کیطرف اڑتی تھی اور ٹکڑا گوشت کا دوسرے ٹکڑے کیطرف اڑتا تھا اور حضرت ابراہیم دیکھتے تھے حتی کہ تمام جسم ہوا میں لگیا بغیر سروں کے پھر وہ اپنے سروں کیطرف دوڑتے ہوئے آئے جبکہ کوئی جثہ اڑتا ہوا آتا تھا تو سر بھی آتا تھا اور اگر جسم سر کو پاتا تھا تو مل جاتا تھا اگر نہ پاتا تھا تو پیچھے ہٹ جاتا تھا حتی کہ سب سر اپنے دھڑوں کو مل کر اڑ گئے

اُحوال اخرت

ذُكِرَ فِی الْخَبَرِ عَنِ النَّبِیِّ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ اَنَّهٗ قَالَ مَنْ كَانَتْ لِاَخِیْهِ عِنْدَهٗ مُظْلِمَةٌ مِّنْ عِرْضٍ اَوْ مَالٍ فَلْیَطْلُبْ مِنَ الْمَظْلُوْمِ اَنْ یَّهَبَ لَهٗ اَوْ یَتَحَلَّلَ مِنْهُ اَوْ یَقْضِیَ مِنْهُ قَبْلَ اَنْ یَّاْخُذَ مِنْهُ خُصَمَاؤُهٗ یَوْمَ لَا یُوْجَدُ دِیْنَارٌ وَّلَا دِرْهَمٌ۔

حِكَایَةٌ اَنَّ صَیَّادًا فِی الزَّمَنِ الْاَوَّلِ اَخَذَ سَمَكَةً فَاَخَذَهَا مِنْهُ الْعَوَانُ وَضَرَبَهٗ فَقَالَ الصَّیَّادُ یَا رَبِّ خَلَقْتَنِیْ ضَعِیْفًا وَّخَلَقْتَهٗ قَوِیًّا حَتّٰی ظَلَمَنِیْ سَلِّطْ عَلَیْهِ خَلْقًا مِّنْ خَلْقِكَ فَاجْعَلْهُ عِبْرَةً لِّلْمُسْلِمِیْنَ فَلَمَّا ذَهَبَ الْعَوَانُ اِلٰی دَارِهٖ شَوَی السَّمَكَةَ فَلَمَّا وَضَعَهَا عَلَی الْمَائِدَةِ وَاَرَادَ اَنْ

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت ہے آپ نے فرمایا جسکے بھائی نے کسی شخص پر ظلم کیا ہو کسی عوض یا مال کا چاہیے کہ وہ مظلوم سے طلب کرے۔ یا وہ اسے بخشدے اور معاف کر دے یا وہ شخص خود ظالم کی طرف سے ادا کر دے۔ قیامت کے دن سے پہلے۔

حکایت ہے کہ ایک شکاری نے ایک مچھلی پکڑی اس سے ایک حاکم نے چھین لی اور اسے مارا شکاری نے کہا اے پروردگار تو نے مجھے ضعیف اور اسے قوی پیدا کیا کہ اس نے مجھ پر ظلم کیا تو اس پر اپنی مخلوق میں سے کسی کو مسلط کر اور اس کو مسلمانوں کیلئے عبرت بنا جب اس حاکم نے گھر جا کر اس مچھلی کو بھونا اور دسترخوان پر رکھ کر کھانے کا ارادہ کیا

يَتَنَاوَلُ لَدَغَتْهُ السَّمَكَةُ بِإِذْنِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَأَخَذَ
الدُّوْدُ يَدَهُ وَلَمْ يَقْدِرْ عَلَى الصَّبْرِ حَتّٰى قَطَعَهَا
ثُمَّ سَرَى إِلَى الذِّرَاعِ حَتّٰى قَطَعَهَا ثُمَّ نَامَ فَرَأَى
فِي الْمَنَامِ مَنْ يَقُوْلُ لَهُ رُدَّ الْحُوْتَ إِلٰى صَاحِبِهِ حَتّٰى
تَنْجُوَ مِنَ الْعِلَّةِ فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ عَلِمَ ذٰلِكَ فَجَاءَ
إِلَى الصَّيَّادِ فَأَعْطَاهُ عَشَرَةَ آلَافِ دِرْهَمٍ وَ
اسْتَحَلَّ مِنْهُ فَلَمَّا جَعَلَهُ فِي حِلٍّ تَنَاثَرَ مِنْهُ
الدُّوْدُ فَصَارَتْ يَدُهُ كَمَا كَانَتْ بِقُدْرَةِ
اللّٰهِ تَعَالٰى (مکاشفۃ القلوب)

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى
عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ إِذَا تُوُفِّيَ الرَّجُلُ وَدُفِنَ فِي
قَبْرِهِ جَاءَهُ مَلَكٌ وَقَعَدَ عِنْدَ رَأْسِهِ وَعَذَّبَهُ
وَضَرَبَهُ ضَرْبَةً وَاحِدَةً بِمِطْرَقَةٍ لَمْ يَبْقَ عُضْوٌ
مِنْهُ إِلَّا انْقَطَعَ وَتَلَهَّبَ فِي قَبْرِهِ ثُمَّ قِيْلَ لَهُ قُمْ
بِإِذْنِ اللّٰهِ فَإِذَا هُوَ يَقُوْمُ مُسْتَوِيًا فَيَصِيْحُ صَيْحَةً
يَسْمَعُهَا مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ إِلَّا الْجِنَّ وَالْإِنْسَ
ثُمَّ يَقُوْلُ لِمَ تَفْعَلُ بِيْ هٰذَا وَلِمَ تُعَذِّبُنِيْ
وَأَنَا أُقِيْمُ الصَّلٰوةَ وَأُؤَدِّي الزَّكٰوةَ وَأَصُوْمُ رَمَضَانَ
يَقُوْلُ أُعَذِّبُكَ بِأَنَّكَ مَرَرْتَ يَوْمًا بِمَظْلُوْمٍ
وَهُوَ يَسْتَغِيْثُ بِكَ فَلَمْ تُغِثْهُ وَصَلَّيْتَ يَوْمًا
وَلَمْ تَتَنَزَّهْ مِنْ بَوْلِكَ وَلِهٰذَا قِيْلَ نُصْرَةُ
الْمَظْلُوْمِ وَاجِبَةٌ كَمَا رُوِيَ عَنْهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ
مَنْ رَأٰى مَظْلُوْمًا فَاسْتَغَاثَ بِهِ فَلَمْ يُغِثْهُ ضُرِبَ
فِيْ قَبْرِهِ مِائَةَ سَوْطٍ مِنْ نَارٍ -
(مکاشفۃ القلوب)

تو مچھلی نے اسکو اللہ تعالیٰ کے حکم سے کاٹ ڈالا۔ اور اسکے ہاتھ میں کیڑے پڑ گئے جب وہ صبر سے عاجز آ گیا۔ تو ہاتھ کٹوا دیا پھر وہ کیڑے بازو تک چلے گئے حتیٰ کہ اُسے بھی کٹوا دیا پھر خواب میں دیکھا کہ وہ کہتا تھا صاحب حق کا حق پہنچاؤ تب تم بیماری سے نجات پاؤ گے جب ڈ اٹھا اور جان لیا تو شکاری کی طرف آیا اور اُسے دس ہزار درہم دیے اور اس سے معافی مانگی۔ اسی وقت کیڑے ہٹ گئے اور اس کا ہاتھ خدا تعالےٰ کے اذن سے اچھا ہو گیا۔

(مکاشفۃ القلوب)

ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا جب آدمی مرتا ہے اور قبر میں رکھا جاتا ہے تو اُسکے پاس فرشتہ آتا ہے اور سر کے پاس بیٹھ جاتا ہے اور عذاب کرتا ہے اور مارتا ہے اسکو گرز ایک بھی۔ اُس کے سب عضو توڑ دیتا ہے اور وہ قبر میں بھڑکتا ہے پھر اُسے کہا جاتا ہے اللہ کے حکم سے اٹھ پس وہ اٹھ کھڑا ہوتا ہے اور ایسا چیختا ہے کہ زمین اور آسمان کی تمام چیزیں سوائے انسان اور جن کے سنتی ہیں پھر میت کہتی ہے تو مجھ سے کیوں ایسا معاملہ کرتا ہے اور عذاب کرتا ہے حالانکہ میں نماز پڑھا کرتا تھا اور زکوٰۃ دیا کرتا تھا اور روزے بھی وہ کہیگا میں اس لئے عذاب کرتا ہوں کہ تو ایک دن ایک مظلوم پر گذرا اور اس نے تجھ سے فریاد چاہی تو نے اسکی فریاد نہ سنی اور نماز میں تو پیشاب وغیرہ پلیدی سے پرہیز نہ کرتا تھا اسلئے کہا گیا ہے کہ مظلوم کی نصرت واجب ہے جیسے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ جو شخص مظلوم کو دیکھے اور وہ فریاد کرے اور وہ اسکی مدد نہ کرے اسکو قبر میں آتش کا سو کوڑا مارا جائیگا۔ (مکاشفۃ القلوب)

قَالَ النَّبِیُّ عَلَیْہِ السَّلَامُ مَنْ زَنٰی بِامْرَءَۃٍ
مُسْلِمَۃٍ اَوْ غَیْرِ مُسْلِمَۃٍ حُرَّۃٍ کَانَتْ اَوْ اَمَۃٍ
فَمَاتَ بِغَیْرِ تَوْبَۃٍ فَتَحَ اللّٰہُ لَہٗ فِیْ قَبْرِہٖ ثَلٰثَ
مِائَۃِ بَابٍ مِّنْ نَّارٍ یُعَذَّبُ فِیْہِ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ
فَاِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیَامَۃِ یُدْخِلُ النَّارَ مَعَ الدَّاخِلِیْنَ

(حیات القلوب)

مُحْکٰی اَنَّ الْحَسَنَ الْبَصْرِیَّ وَمَالِکَ ابْنَ دِیْنَارٍ وَ
ثَابِتَ الْبُنَانِیَّ دَخَلُوْا عَلَی الرَّابِعَۃِ الْعَدَوِیَّۃِ
فَقَالَ الْحَسَنُ الْبَصْرِیُّ یَا رَابِعَۃُ اخْتَارِیْ مِنَّا وَاحِدًا
فَاِنَّ النِّکَاحَ سُنَّۃُ النَّبِیِّ عَلَیْہِ السَّلَامُ قَالَتْ لِیْ
مَسَائِلُ مَنْ اَجَابَہَا زَوَّجْتُ نَفْسِیْ مِنْہُ فَسَأَلَتِ
الْحَسَنَ اَوَّلًا مَا تَقُوْلُ حَیْثُ قَالَ یَوْمَ الْمِیْثَاقِ
ہٰؤُلَاءِ فِی الْجَنَّۃِ وَلَا اُبَالِیْ وَہٰؤُلَاءِ فِی النَّارِ
وَلَا اُبَالِیْ مِنْ اَیِّ صِنْفٍ کُنْتُ فَقَالَ لَا اَدْرِیْ فَقَالَتْ
حِیْنَ تُصَوِّرُنِی الْمَلَکُ فِیْ رَحِمِ اُمِّیْ ہَلْ کُنْتُ شَقِیَّۃً
اَوْ سَعِیْدَۃً قَالَ لَا اَدْرِیْ قَالَتْ یَوْمَ تَبْیَضُّ
وُجُوْہٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْہٌ کَیْفَ یَکُوْنُ وَجْہِیْ
قَالَ لَا اَدْرِیْ قَالَتْ اِذَا نَادَی الْمُنَادِیْ
یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اَلَا اِنَّ فُلَانَ ابْنَ فُلَانَۃٍ
قَدْ سَعِدَ سَعَادَۃً وَفُلَانَ ابْنَ فُلَانَۃٍ قَدْ شَقِیَ
شَقَاوَۃً فَمَنْ اَکُوْنُ اَنَا قَالَ لَا اَدْرِیْ
فَبَکَوْا جَمِیْعًا وَخَرَجُوْا مِنْ عِنْدِہَا

(بہجۃ الانوار)

نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی مسلمان یا
غیر مسلمان آزاد یا غلام سے زنا کرے اور وہ بغیر توبہ
کے مرجائے اللہ تعالیٰ اسکی قبر میں تین سو دروازہ آگ کا
کھولیگا۔ اور قیامت تک عذاب کریگا جب قیامت کا
دن ہوگا تو وہ دوزخیوں کے ساتھ دوزخ میں داخل ہوگا

(حیات القلوب)

حکایت ہے کہ حسن بصری رحؒ اور مالک بن دینار اور
ثابت بنانی رابعہ عدویہ رحمۃ اللہ علیہم پاس گئے۔ اور حسن رضؓ
بصری رحؒ نے کہا اے رابعہ ہم میں سے ایک کو اختیار
کرلے کیونکہ نکاح سنت ہے اس نے کہا میرے چند سوال کو
جو جواب دے میں اس سے نکاح کرونگی پہلے اس نے
حسن بصری سے پوچھا کہ قیامت کیدن جب خدا تعالیٰ کہیگا
یہ لوگ جنتی ہیں اور مجھے پروا نہیں اور یہ ناری ہیں اور
مجھے پرواہ نہیں تو اس کے جواب میں کیا کہتا ہے کہ میں
کس گروہ میں سے ہوں انہوں نے کہا میں نہیں جانتا۔
پھر کہا جب فرشتے نے رحم میں میری تصویر بنائی تھی کیا
میں نیکبخت تھی یا بدبخت اسنے کہا میں نہیں جانتا پھر
رابعہ نے کہا جسدن بعض چہرے سفید اور بعض سیاہ
ہونگے اسدن میرا کیا حال ہوگا۔ انہوں نے کہا مجھے علم نہیں پھر
کہا قیامت کے دن بوقت پکارنے پکارنے والے کے فلاں بن
فلاں کے بخت اچھے ہیں اور فلاں بن فلاں کے بدبخت
تو میرا کیا حال ہوگا۔ اس نے کہا میں نہیں جانتا یہ سنکر سب
روئے اور اس کے پاس سے چلے گئے۔

(بہجۃ الانوار)

صدقہ و خیرات کا بیان

جو لوگ اللہ تعالیٰ کے راستے میں اپنے مال خرچ کرتے	مَثَلُ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَھُمْ فِیْ سَبِیْلِ

لہ یہ آیت عثمان بن عفان اور عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے حق میں نازل ہوئی جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غزوہ تبوک کے ایام میں لوگوں کو صدقہ پر برانگیختہ کیا۔ اور عبدالرحمٰن بن عوف نے اپنا نصف مال لا کر دیدیا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے وعدہ کیا کہ جس شخص کے پاس زاد راہ نہ ہو اسکا زاد راہ میرے ذمے ہے کلبی اور مقاتل نے بیان کیا ہے کہ یہ آیت حضرت علی بن ابی طالب کی شان میں ہے کہ آپکے پاس صرف چار درہم تھے جب صدقہ کی آیت نازل ہوئی تو آپ نے ایک درہم رات کو اور ایک دن کو اور ایک پوشیدہ اور ایک علانیہ صدقہ کیا۔ (منہ)

سلہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب خدا تعالیٰ نے پہاڑوں کو پیدا کیا تو فرشتوں نے متعجب ہو کر سوال کیا کہ اے پروردگار کیا تیری مخلوق میں سے کوئی پہاڑ سے سخت مخلوق بھی ہے فرمایا لوہا پھر لوہا پر انہوں نے عرض کیا کوہ سے بھی کوئی سخت مخلوق ہے فرمایا آگ پھر عرض کیا۔ کوئی اس سے بھی سخت ہے فرمایا پانی پھر عرض کیا کیا کوئی اس سے بھی سخت تر ہے فرمایا ہوا پھر عرض کیا کوئی اس سے سخت ہے فرمایا ہاں بنی آدم جو پوشیدہ طور پر صدقہ کرتا ہے۔ اور صدقہ میں پانچ امور کا لحاظ ضروری ہے (اول) یہ کہ پوشیدہ دیا جائے۔ کما قال اللہ تعالیٰ وَاِنْ تُخْفُوْھَا وَتُؤْتُوْھَا الْفُقَرَآءَ فَھُوَ خَیْرٌ لَّکُمْ (دوم) یہ کہ جس شخص کو دیا جائے پھر اس پر احسان نہ جتایا جائے۔ اور نہ ہی کوئی اسے ایذا دیجائے کما قال اللہ تعالیٰ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِکُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰی کَالَّذِیْ یُنْفِقُ مَالَہٗ رِئَآءَ النَّاسِ (سوم) یہ کہ اچھی اور طیب شے کا صدقہ دیا جائے کما قال اللہ تعالیٰ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ۔ (چہارم) یہ کہ خوشی سے دیا جائے کما قال اللہ تعالیٰ اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَھُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ ثُمَّ لَا یُتْبِعُوْنَ مَنًّا وَّلَآ اَذًی لَّھُمْ اَجْرُھُمْ عِنْدَ رَبِّھِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ (پنجم) یہ کہ صدقہ کے محل کا لحاظ رکھا جاوے کما قال اللہ تعالیٰ۔ اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسٰکِیْنِ الآیۃ

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ صدقہ جاتا ہوا پانچ کلمے کہتا ہے (اول) یہ کہ میں چھوٹی چیز تھی تو نے مجھے بڑا کیا۔ (دوم) یہ کہ تو میرا نگہبان تھا اب میں تیرا نگہبان ہوں (سوم) یہ کہ میں دشمن تھا تو نے مجھے محبوب بنایا (چہارم) یہ کہ میں فانی شے تھی تو نے مجھے باقی رکھا (پنجم) یہ کہ میں تھوڑی شے تھی تو نے مجھے بہت بنایا۔ (منہ)

فائدہ صدقہ فی سبیل اللہ جو شرائط مذکورہ بالا کے مطابق ہو وہ اجر جزیل اور مخاوف اور شدائد دنیا اور آخرت سے نجات کا سبب ہے جیسا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صدقہ ستر قسم کی بلاؤں کو مانع ہے جن میں سے کم درجہ کی بلا جذام اور برص ہے۔ (کذا فی جامع الصغیر)

اللّٰہ کَمَثَلِ حَبَّۃٍ اَنْبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِیْ کُلِّ
سُنْبُلَۃٍ مِّائَۃُ حَبَّۃٍ وَاللّٰہُ یُضَاعِفُ لِمَنْ یَّشَآءُ
وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ ۔

وَقَدْ حُکِیَ اَنَّہٗ کَانَ فِیْ بَنِیْٓ اِسْرَآئِیْلَ قَحْطٌ
شَدِیْدٌ سِنِیْنَ مُتَوَالِیَۃً وَکَانَتْ عِنْدَ امْرَاَۃٍ
لُقْمَۃٌ مِّنْ خُبْزٍ فَاَرَادَتْ اَنْ تَاْکُلَھَا فَنَادٰی
سَآئِلٌ فِی الْبَابِ اَعْطِیْ لِلّٰہِ لُقْمَۃً فَاَخْرَجَتْھَا
مِنْ فَمِھَا فَدَفَعَتْھَا اِلَی السَّائِلِ ثُمَّ خَرَجَتْ اِلَی
الصَّحْرَآءِ لِاَنْ تَحْتَطِبَ وَکَانَ لَھَا ابْنٌ صَغِیْرٌ
مَعَھَا فِیْھَا فَجَآءَ ذِئْبٌ فَحَمَلَہٗ وَذَھَبَ فَوَقَعَتِ
الصَّیْحَۃُ فَذَھَبَتِ الْاُمُّ فِیْ اَثَرِ الذِّئْبِ
فَبَعَثَ اللّٰہُ تَعَالٰی جِبْرَائِیْلَ فَاَخْرَجَ الصَّبِیَّ
مِنْ فَمِ الذِّئْبِ فَدَفَعَہٗ اِلٰٓی اُمِّہٖ وَقَالَ لَھَا
یَا اَمَۃَ اللّٰہِ اَرَضِیْتِ لُقْمَۃً بِلُقْمَۃٍ ۔

(کذا فی التفسیر الحنفی)

وَکَذَا قَالَتْ عَائِشَۃُ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا
اِنَّ امْرَاَۃً اَتَتْ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ
اٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَقَدْ یَبِسَتْ یَدُھَا الْیُمْنٰی فَقَالَتْ
یَا نَبِیَّ اللّٰہِ اُدْعُ اللّٰہَ حَتّٰی یُصْلِحَ یَدِیْ فَقَالَ
لَھَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَا الَّذِیْ
اَیْبَسَ یَدَکِ قَالَتْ رَاَیْتُ فِی الْمَنَامِ قَدْ قَامَتِ
الْقِیَامَۃُ ۔

ہیں۔ انکی مثال ایک دانہ کی طرح جس سے سات بالیں اگیں اور ہر بال میں سو دانہ ہو اور خدا تعالیٰ جیکے لئے چاہے اس سے بھی زیادہ کرتا ہے اور بہت فراخی والا اور علیم ہے مروی ہے کہ بنی اسرائیل کے زمانہ میں بہت سال متواتر سخت قحط آپڑا۔ اور ایک عورت کے پاس روٹی میں سے ایک لقمہ تھا اسنے کھانیکا ارادہ کیا۔ کہ ایک سائل نے دروازے پر صدا کی۔ کہ لقمہ اللہ کے لئے مجھے دیدو وہ لقمہ اسنے منہ سے نکالا اور سائل کو دیدیا پھر وہ عورت جنگل کیطرف لکڑیاں جمع کرنے کو گئی اور اسکے پاس اسکا چھوٹا سا بچہ تھا۔ ایک بھیڑیا آیا اسے اٹھا لیگیا۔ اور غل مچ گیا۔ وہ عورت بھیڑیئے کے پیچھے گئی کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو بھیجا انہوں نے وہ بچہ اسکے منہ سے نکالا۔ اور اسکی والدہ کے حوالے کیا۔ اور کہا کیا تو اس لقمہ کے بدلے جو اللہ کے رستہ میں دیدیا اس لقمہ کو پسند کرتی ہے (تفسیر الحنفی)

اور اسیطرح حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ ایک عورت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آئی۔ اسکا دایاں ہاتھ خشک ہوگیا تھا۔ اسنے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ دعا فرماویں کہ میرا ہاتھ اچھا ہوجاوے۔ آپنے فرمایا تیرا ہاتھ کس طرح خشک ہوا۔ اسنے عرض کیا میں نے خواب میں دیکھا کہ قیامت قائم ہوگئی ۔

لہ دوسری جگہ فرمایا ہے مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَۃِ فَلَہٗ عَشْرُ اَمْثَالِھَا جو ایک نیکی کرے اسکو اس جیسی دس نیکیوں کا ثواب ہے ۔

الْجَحِيمُ سُعِّرَتْ وَالْجَنَّةُ اُزْلِفَتْ فَرَاَيْتُ فِي
نَارِ جَهَنَّمَ وَالِدَتِيْ فِي يَدِهَا قِطْعَةٌ مِّنَ الشَّحْمِ
وَفِي الْاُخْرٰى خِرْقَةٌ صَغِيْرَةٌ تَتَّقِي بِهِمَا النَّارَ قُلْتُ
مَالَكِ لِاَرَاكِ فِي هٰذَا الْوَادِي كُنْتِ مُطِيْعَةً
لِرَبِّكِ وَرَاضِيًا عَنْكِ زَوْجُكِ قَالَتْ يَا بُنَيَّ
كُنْتُ فِي الدُّنْيَا بَخِيْلَةً وَهٰذَا الْمَوْضِعُ الْبُخَلَاءِ
قُلْتُ لَهَا وَمَا هٰذِهِ الشَّحْمَةُ وَالْخِرْقَةُ فِي
يَدِكِ قَالَتْ هُمَا اللَّذَانِ تَصَدَّقْتُ بِهِمَا فِي
الدُّنْيَا فَقُلْتُ اَيْنَ اَبِيْ قَالَتْ هُوَ سَخِيٌّ وَ
هُوَ فِي مَوْضِعِ الْاَسْخِيَاءِ ثُمَّ جِئْتُ اِلَى الْجَنَّةِ
وَاِذَا وَالِدِيْ قَائِمٌ عَلٰى حَوْضِكَ يَسْقِي النَّاسَ
قُلْتُ يَا اَبِيْ اِنَّ وَالِدَتِيْ كَانَتِ امْرَءَتَكَ
الْمُطِيْعَةَ لَكَ بِهَا وَاَنْتَ رَاضٍ عَنْهَا وَهِيَ فِي
نَارِ جَهَنَّمَ تَحْرِقُ وَاَنْتَ تَسْقِي النَّاسَ مِنْ حَوْضِ
النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَاَعْطِهَا شَرْبَةً مِّنَ الْحَوْضِ
فَقَالَ يَا بُنَيَّ حَرَّمَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَى الْبُخَلَاءِ الْمُذْنِبِيْنَ
حَوْضَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ثُمَّ اَخَذْتُ
مِنْهُ كَاسًا بِلَا اِذْنِ اَبِيْ فَسَقَيْتُ بِهٖ اُمِّيَ الْعَطْشٰى
ثُمَّ سَمِعْتُ صَوْتًا يَقُوْلُ اَيْبَسَ اللّٰهُ يَدَكِ
حَيْثُ سَقَيْتِ الْعَاصِيَةَ الْبَخِيْلَةَ مِنْ حَوْضِ
النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمَّا انْتَبَهْتُ فَاِذَا يَدِيْ قَدْ
يَبِسَتْ ثُمَّ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا
فَلَمَّا سَمِعَ النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَوْلَهَا وَضَعَ
عَصَاهُ عَلٰى يَدِهَا فَدَعَا لَهَا فَصَلُحَتْ يَدُهَا
فَصَارَتْ كَمَا كَانَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

دوزخ بھڑکائی گئی اور بہشت قریب لائی گئی اور آراستہ
کی گئی میں نے والدہ کو جہنم میں دیکھا کہ اسکے ہاتھ میں ایک
ٹکڑا چربی کا تھا۔ اور دوسرے ہاتھ میں چھوٹا سا ٹکڑا
کپڑے کا۔ کہ وہ ان دونوں کے ساتھ آگ سے بچتی تھی
میں نے کہا میں تجھے اس مقام میں کیوں دیکھتی ہوں حالانکہ
تو اپنے پروردگار کی فرمانبردار تھی اور تیرا خاوند تجھ
سے راضی تھا۔ اُس نے کہا اے میری بیٹی میں دنیا میں
بخیل تھی اور یہ بخیلوں کی جگہ ہے میں نے کہا
یہ چربی اور کپڑا تیرے ہاتھ میں کیا ہے اس نے کہا یہ
دو چیزیں میں نے صدقہ کی تھیں پھر میں نے کہا میرا
باپ کہاں ہے؟ اس نے کہا وہ سخی تھا وہ سخیوں کی
جگہ میں ہے پھر بہشت کی طرف آئی اور اپنے والد کو
آپ کے حوض پر لوگوں کو پانی پلاتے ہوئے دیکھا میں نے
کہا اے باپ میری والدہ آپ کی فرمانبردار تھی اور
تو بھی اُس پر راضی تھا اور وہ جہنم میں جلتی ہے اور تو
لوگوں کو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حوض سے پانی
پلاتا ہے اُسے بھی حوض میں سے پینے کو دے اُس نے کہا
اے بیٹی خدا تعالےٰ نے بخیل گناہگاروں پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کے حوض کا پانی حرام کیا ہے پھر میں نے بلا اجازت اپنے باپ کے
ایک پیالہ لیکر اپنی ماں پیاسی کو پلایا پھر میں نے یہ کہتے ہوئے
سنا تیرا ہاتھ خدا خشک کرے کہ تو نے بخیلہ کو نبی صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے حوض سے پلا دیا جب میں اُٹھی تو میرا ہاتھ خشک تھا
پھر کہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ
بات سنی تو اپنا عصا مبارک اسکے ہاتھ پر رکھا۔ اور اسکے لئے دعا کی اسکا
ہاتھ اچھا ہو گیا۔ اور جو ن کی تون ہو گئی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وَسَلَّمَ السَّخَاءُ شَجَرَةٌ فِي الْجَنَّةِ اَغْصَانُهَا مُدَلِّيَاتٌ فِي الدُّنْيَا فَمَنْ اَخَذَ غُصْنًا مِنْهَا قَادَهُ اِلَى الْجَنَّةِ وَالْبُخْلُ شَجَرَةٌ فِي النَّارِ اَغْصَانُهَا مُدَلِّيَاتٌ فِي الدُّنْيَا فَمَنْ اَخَذَ غُصْنًا مِنْهَا قَادَهُ اِلَى النَّارِ وَكَذَا قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ السَّخِيُّ قَرِيْبٌ اِلَى الْحَقِّ وَالْخَلْقِ وَالْبَخِيْلُ بَعِيْدٌ مِنَ الْحَقِّ وَالْخَلْقِ وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ الْبَخِيْلُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ وَلَوْ كَانَ زَاهِدًا۔

حُكِيَ اَنَّ حِدَاَةً جَاءَتْ اِلَى سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوٗدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَتْ اِنَّ رَجُلًا لَهٗ شَجَرَةٌ وَاَنَا اُفَرِّخُ عَلٰى تِلْكَ الشَّجَرَةِ وَهُوَ يَرْفَعُ اَفْرَاخِيْ فَدَعَا سُلَيْمَانُ صَاحِبَ الشَّجَرَةِ فَمَنَعَهٗ مِنْهُ وَقَالَ لِلشَّيَاطِيْنِ اِنِّيْ اٰمُرُكُمَا اِذَا كَانَ الْعَامُ الْقَابِلُ وَرَفَعَ هٰذَا الرَّجُلُ فَرْخَ هٰذَا الطَّيْرِ فَخُذَاهُ وَاجْعَلَاهُ نِصْفَيْنِ وَارْمِيَا نِصْفًا اِلَى الْمَشْرِقِ وَنِصْفًا اِلَى الْمَغْرِبِ فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الْقَابِلُ وَنَسِيَ صَاحِبُ الشَّجَرَةِ قَوْلَ سُلَيْمَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَاَرَادَ اَنْ يَّصْعَدَ الشَّجَرَةَ وَقَدْ تَصَدَّقَ بِلُقْمَةٍ ثُمَّ رَفَعَ فَرْخَ الطَّيْرِ فَجَاءَ الطَّيْرُ اِلَى سُلَيْمَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَشَكٰى مِنْ صَاحِبِ الشَّجَرَةِ فَدَعَا سُلَيْمَانُ الشَّيْطَانَيْنِ فَاَرَادَ اَنْ يُّعَاقِبَهُمَا وَقَالَ لَهُمَا لِمَ لَا تَفْعَلَانِ مَا اَمَرْتُكُمَا فَقَالَا يَا خَلِيْفَةَ اللّٰهِ اِنَّ صَاحِبَ الشَّجَرَةِ لَمَّا اَرَادَ اَنْ يَّصْعَدَ

وسلم نے فرمایا سخاوت ایک درخت ہے بہشت میں جس کی شاخیں دنیا میں لٹکتی ہیں جو شخص اُن کو پکڑے گا وہ اُسے جنت میں لیجائینگی۔ اور بخیل بھی جہنم میں ایک درخت ہے جسکی شاخیں دنیا میں لٹکتی ہیں جو اسکی شاخ کو پکڑے گا وہ اسے آگ کیطرف کھینچ لیجائیگی۔ اور اسی طرح نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ سخی خدا تعالےٰ اور مخلوق کے قریب ہے۔ اور بخیل دور ہے۔ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بخیل بہشت میں داخل نہ ہوگا۔ گو وہ پرہیزگار ہی ہو۔

بیان کیا جاتا ہے کہ ایک چیل حضرت سلیمان علیہ السلام کیطرف آئی۔ اور کہا ایک شخص کا ایک درخت ہے کہ میں اسپر بچے دیا کرتی ہوں۔ اور وہ میرے بچے اٹھا لیجاتا ہے پس حضرت نے اسے بلایا۔ اور منع کیا اور دو جنوں کو حکم کیا۔ کہ آیندہ سال اگر یہ شخص اس پرندے کے بچے اٹھا لیجائے تو اسے پکڑ لو۔ اور اس کے دو ٹکڑے کر کے مشرق اور مغرب کو پھینکدو آیندہ سال صاحب درخت حضرت سلیمان علیہ السلام کے فرمان کو بھول گیا۔ اور ارادہ کیا۔ کہ درخت پر چڑھے۔ اور ایک لقمہ صدقہ کر لیا تھا۔ اور اس پرندے کے بچے اٹھا لایا۔ وہ جانور حضرت کی خدمت میں آیا۔ اور اس شخص کی بابت شاکی ہوا۔ آپ نے ان جنوں کو بلایا۔ اور سزا دینی چاہی۔ اور پوچھا تم ہمارا حکم کیوں بجا لائے۔ انہوں نے عرض کیا اے خلیفہ صاحب درخت نے جب درخت پر چڑھنے کا ارادہ کیا

الشجرة فصار بان ناخذه ولكن تصدق
على رجل مسلم بقطعة خبز فبعث الله الينا
ملكين من السماء حتى اخذ كل واحد منا
ثم طرحنا الى المشرق والآخر الى المغرب
ودفع شرنا عنه ببركة صدقته -

حكي انه وقع القحط في بني اسرائيل
قد خل فقير على باب غني فقال تصدقوا
بقطعة خبز لوجه الله تعالى فاخرجت اليه
ابنة الغني خبزا حارا فدفعته اليه فجاء
الغني المشوم الدار فقطع احدى يديها
فحول الله ماله واذهبه فافتقر ومات
فصارت بنته تدور بين الابواب سائلة
وكانت جميلة فجاءت الى باب رجل
كريم فخرجت والدته فنظرت اليها و
جمالها وادخلتها الى بيتها فقصدت تزويجها
الى ابنها فلما زوجها وقدمت اليهما مائدة
بالليل فاخرجت هذه الابنة يدها اليسرى
لتاكل مع زوجها فقال لقد سمعت بان
الفقير يكون قليل الادب اخرجي
يدك اليمنى يا امة الله فاخرجت يدها
اليسرى مرة اخرى ثم رد عليها مرات
فهتف هاتف من زاوية البيت اخرجي
يدك اليمنى يا امتي لقد اعطيت الخبز
لاجلنا ولا جرم نعطيك يدك فاخرجت
يدها اليمنى تامة بقدرة الله تعالى

ہمنے چاہا کہ اسے پکڑیں لیکن اس نے ایک مسلمان کو
ایک ٹکڑا روٹی کا اللہ کے راستے میں دیا تھا اس لئے
خدا تعالےٰ نے اس کیطرف دو فرشتے بھیجدیئے کہ انہوں
نے ہمیں پکڑ کر مشرق و مغرب میں پھینکدیا۔ اور ہماری
تکلیف کو صدقے کی برکت سے اس شخص سے دور کردیا۔

بیان کیا جاتا ہے کہ بنی اسرائیل کے زمانہ میں ایک
سال قحط پڑا کہ ایک فقیر ایک غنی کے دروازے پر آیا
اور روٹی کا سوال کیا۔ اس غنی کی لڑکی نے ایک گرم
گرم روٹی نکالکر اسے دیدی جب وہ غنی منحوس گھر
آیا۔ تو اس نے اسکا ایک ہاتھ قطع کردیا۔ اور وہ محتاج
ہو کر مرگیا۔ اور اسکی بیٹی گھر گھر سائل ہو کر پھرنے
لگی۔ اور وہ خوبصورت تھی۔ لیکن ایک سخی کے
دروازے پر آئی۔ اس شخص کی والدہ اسکی طرف
نکلی۔ اُس کی خوبصورتی کی طرف نگاہ کر کے
اُسے گھر میں داخل کرلیا اور اُس سے اپنے بیٹے کا
نکاح چاہا جب اسکا نکاح ہوگیا۔ اور ان کے پاس
شام کو دسترخوان لایا گیا اور اس نے بایاں ہاتھ خاوند
کے ساتھ کھانیکو نکالا۔ اس نے کہا میں نے سُنا ہے
کہ فقیر کم عقل ہوتے ہیں سو دایاں ہاتھ نکال
پھر بھی اس نے بایاں ہاتھ نکالا غرض اس شخص
نے اسے بہت دفعہ کہا۔ کہ ناگاہ کسی شخص نے
گھر کے کونے سے آواز دی۔ کہ اپنا دایاں
ہاتھ نکال۔ کہ تو نے ہمارے لیے کھانا دیا تھا
اس لئے ہم تمہیں ہاتھ دیتے ہیں۔ پس اس نے
اللہ کے حکم سے دایاں ہاتھ نکالکر

وَاَكَلَتْ مَعَ زَوْجِهَا فَاعْتَبِرُوْا يَا اُوْلِى الْاَبْصَارِ
وَانْفِقُوْا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ حَتّٰى تَنَالُوْا سَعَادَةَ
الدَّارَيْنِ - (كَذَا فِىْ زُبْدَةِ الْوَاعِظِيْن)

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ اَكْرَمَ الضَّيْفَ فَقَدْ اَكْرَمَنِىْ وَمَنْ اَكْرَمَنِىْ
فَقَدْ اَكْرَمَ اللّٰهَ تَعَالٰى وَمَنْ اَبْغَضَ الضَّيْفَ
فَقَدْ اَبْغَضَنِىْ وَمَنْ اَبْغَضَنِىْ فَقَدْ اَبْغَضَ
اللّٰهَ تَعَالٰى -

قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلضَّيْفُ
اِذَا دَخَلَ بَيْتَ الْمُؤْمِنِ دَخَلَ مَعَهُ اَلْفُ بَرَكَةٍ
وَاَلْفُ رَحْمَةٍ صَدَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ اَحَدٍ يَاْتِيْهِ الضَّيْفُ فَيُكْرِمُهُ
بِمَا وَجَدَ مِنَ الطَّعَامِ اِلَّا فَتَحَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَهُ
بَابًا فِى الْجَنَّةِ وَمَنْ عَمَّرَ خَرَابًا يَعْنِىْ اَشْبَعَ
جَائِعًا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَمَنْ اَطْعَمَ جَائِعًا
يُوْجِبُ اللّٰهُ تَعَالٰى لَهُ الْجَنَّةَ -

قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ
الْاَعْمَالِ عِنْدَ ظُهُوْرِ الْاَرْضِ ثَلٰثَةٌ طَلَبُ الْعِلْمِ
وَالْجِهَادُ وَالْكَسْبُ مِنَ الْحَلَالِ فَطَالِبُ الْعِلْمِ
حَبِيْبُ اللّٰهِ وَالْمُجَاهِدُ وَلِىُّ اللّٰهِ وَالْكَاسِبُ مِنَ
الْحَلَالِ قَرِيْبٌ مِّنَ اللّٰهِ (دقائق الاخبار)

قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِتَّقُوا
النَّارَ اَىْ اِجْعَلُوْا بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهَا وِقَايَةً اَىْ حِجَابًا
اِنَّ الصَّدَقَةَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ اَىْ جُزْئِهَا اَوْ
نِصْفِهَا فَاِنَّهَا يَسُدُّ الرَّمَقَ سِيَّمَا لِلطِّفْلِ

اپنے خاوند سے کھایا پس دانشمند و نصیحت حاصل
کرو۔ اور اللہ تعالیٰ کے رستہ میں خرچ کرو۔ تاکہ
دارین کی سعادت حاصل کرو (زبدۃ الواعظین)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے
مہمان کی عزت کی اس نے میری عزت کی۔ اور جس نے
میری عزت کی اس نے اللہ کی عزت کی۔ اور جس نے
مہمان سے عداوت کی اس نے مجھ سے عداوت کی اور
...... اس نے اللہ تعالیٰ سے عداوت کی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب کسی
مسلمان کے گھر میں مہمان آتا ہے تو اس کے ساتھ ہزار
برکت اور رحمت آتی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے فرمایا ہے کہ جس شخص کے گھر مہمان آئے
اور وہ موجودہ طعام سے اس کی تعظیم کرے۔ اللہ
تبارک و تعالیٰ اس کے لیے بہشت میں دروازہ کھولتا
ہے۔ اور جو شخص بھوکے کو کھلائے اس کے لئے
بہشت واجب ہو جاتی ہے +

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا افضل اعمال
تین ہیں طلب علم۔ جہاد۔ اور کسب حلال۔
طالب علم اللہ کا حبیب ہے۔ اور مجاہد اللہ تعالیٰ
کا ولی ہے۔ اور حلال کمانے والا اللہ تعالیٰ
کے نزدیک بزرگ ہے۔ (دقائق الاخبار)

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا آتش سے ڈرو
یعنی صدقہ کو حجاب اور ڈھال بناؤ۔ اگرچہ
کھجور کے نصف یا ٹکڑے مثل تنکے سے ہو۔
کیونکہ وہ جان کو روکتا ہے۔ خصوصاً بچے کو

فَلَا یَحْتَقِرُ الْمُتَصَدِّقُ ذٰلِكَ اتَّفَقَ الْبُخَارِیُّ وَ مُسْلِمٌ عَلَى الرِّوَایَةِ عَنْ عَدِیِّ ابْنِ حَاتِمٍ (كَذَا فِی جَامِعِ الصَّغِیْرِ)

خیرات کرنیوالے سے حقیرنہ سمجھیں۔ امام بخاری اور مسلم نے اسی روایت پر عدی بن حاتم سے اتفاق کیا ہے۔ ایسا ہی جامع الصغیر میں بیان کیا گیا ہے۔

سُود کا بیان

اَلَّذِیْنَ یَاْكُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا یَقُوْمُوْنَ اِلَّا كَمَا یَقُوْمُ الَّذِیْ یَتَخَبَّطُهُ الشَّیْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا اِنَّمَا الْبَیْعُ مِثْلُ الرِّبٰوا وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَیْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا۔

سود کھانیوالے قیامت کیدن مثل باؤلے آسیب زدہ کے کھڑے ہونگے کیونکہ وہ کہتے ہیں بیع مثل سود کے ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے بیع کو حلال کیا اور سود کو حرام۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اَرْبَعَةٌ حَقٌّ عَلَى اللّٰهِ اَنْ لَا یُدْخِلَهُمُ الْجَنَّةَ وَلَا یُذِیْقَهُمْ نَعِیْمَهَا مُدْمِنُ الْخَمْرِ وَاٰكِلُ الرِّبٰوا وَاٰكِلُ مَالِ الْیَتِیْمِ بِغَیْرِ حَقٍّ وَعَاقُّ الْوَالِدَیْنِ (رواه الحاكم) وَعَنْهُ اَیْضًا قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوْبِقَاتِ قَالُوْا مَا هِیَ قَالَ الشِّرْكُ بِاللّٰهِ وَالسِّحْرُ وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاٰكْلُ الرِّبٰوا وَاٰكْلُ مَالِ الْیَتِیْمِ وَالتَّوَلِّیْ وَالْفِرَارُ یَوْمَ الزَّحْفِ وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْغَافِلَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ (الحدیث)

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں اللہ تعالیٰ پر چار شخصوں کا جنت میں داخل کرنا اور اسکو نعمتوں کا نہ چکھانا فرض ہے ایک شرابی۔ دوسرا سود کھانیوالا تیسرا یتیم کا مال کھانیوالا چوتھا والدین کا نافرمان روایت کیا ہے اسے حاکم نے) ابوہریرہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا۔ سات ہلاکت سے بچو۔ صحابہ نے عرض کیا وہ کیا ہیں فرمایا شرک اور جادو۔ اور ناحق قتل کرنا۔ اور سود کھانا۔ اور یتیم کا مال کھانا۔ اور مقابلہ کفار کے دن بھاگنا اور پاکدامن عورتوں کو تہمت دینا (الحدیث)

سلہ آکل ربوا سے مراد سود لینے والا ہے چونکہ اکل و شرب بالکل منافع سے اعلیٰ منفع ہے اس لئے اخذ ربوا کو آکل کہدیا ۱۲

سلہ اہل عرب کا زعم تھا کہ جس شخص کے سر پر جن ہو اسکی عقل مخبوط ہو جاتی ہے۔ اسلئے وہ کہتے ہیں جن الرجل یعنے اس آدمی کا جن اور بو مخبوط العقل اسلئے ہوتا ہے کہ ربوا جو ایک ناپاک شر ہے اسکے کھانے سے ایک قسم کی لعنت پڑجاتی ہے ۱۲

سلہ کفار کا مقولہ تھا کہ بیع اور ربوا ایک قسم ہے خدا تعالیٰ نے انکے قیاس کو باطل کرنے کے لئے فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے بیع کو حلال اور ربوا کو حرام کیا ہے ۱۲

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ
اَنَّهٗ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلٰى اٰكِلِ الرِّبٰوا وَمُوْكِلِهٖ وَكَاتِبِهٖ وَشَاهِدَيْهِ (رواہ مسلم)
عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ
اَنَّهٗ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِذَا صَلَّى الْغَدَاةَ اَقْبَلَ
عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ فَقَالَ لِاَصْحَابِهٖ هَلْ رَاٰى اَحَدٌ
مِنْكُمْ مِنْ رُؤْيَا اللَّيْلَةَ قُلْنَا لَا قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ
لٰكِنِّيْ رَاَيْتُ اللَّيْلَةَ شَخْصَيْنِ اَتَيَانِيْ فَاَخْرَجَانِيْ
اِلَى الْاَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ فَانْطَلَقْنَا حَتّٰى اَتَيْنَا عَلٰى
نَهْرٍ مِنْ دَمٍ فِيْهِ رَجُلٌ قَائِمٌ وَعَلٰى شَطِّ النَّهْرِ رَجُلٌ
بَيْنَ يَدَيْهِ حِجَارَةٌ فَاَقْبَلَ الرَّجُلُ الَّذِيْ فِي
النَّهْرِ فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَّخْرُجَ رَمَى الرَّجُلُ الَّذِيْ
عَلَى الشَّطِّ بِحَجَرٍ فِيْ فِيْهِ فَرَدَّهٗ حَيْثُ كَانَ
كُلَّمَا جَاءَ لِيَخْرُجَ رَمٰى فِيْ فِيْهِ بِحَجَرٍ فَيَرْجِعُ
كَمَا كَانَ فَقُلْتُ مَا هٰذَا الَّذِيْ رَاَيْتَهٗ فِي
النَّهْرِ قَالَ اٰكِلُ الرِّبٰوا (رواہ البخاری)

وَذُكِرَ فِيْ سَبَبِ تَحْرِيْمِ الرِّبٰوا وُجُوْهٌ اَحَدُهَا
اَنَّ الرِّبٰوا يَقْتَضِيْ اَخْذَ مَالِ الْغَيْرِ بِغَيْرِ عِوَضٍ
لِاَنَّ مَنْ يَّبِيْعُ دِرْهَمًا بِدِرْهَمَيْنِ نَقْدًا اَوْ نَسِيْئَةً
فَقَدْ حَصَلَ لَهٗ زِيَادَةُ دِرْهَمٍ مِنْ غَيْرِ عِوَضٍ
فَهُوَ حَرَامٌ ۔

اَلْوَجْهُ الثَّانِيْ اِنَّمَا حُرِّمَ عَقْدُ الرِّبٰوا لِاَنَّهٗ يَمْنَعُ
النَّاسَ عَنِ الْاِشْتِغَالِ بِالتِّجَارَةِ وَلِاَنَّ صَاحِبَ
الدِّرْهَمِ اِذَا تَمَكَّنَ مِنْ عَقْدِ الرِّبٰوا خَفَّ عَلَيْهِ
تَحْصِيْلُ الزِّيَادَةِ مِنْ غَيْرِ تَعَبٍ وَلَا مَشَقَّةٍ

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے لعنت کی
سود کھانے والے اور دینے والے اور کاتب اور شاہد پر (رواہ مسلم)

سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
جب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صبح کی نماز پڑھا کرتے تھے
تو ہماری طرف متوجہ ہوتے ایک دفعہ آپ نے اپنے اصحاب کو
فرمایا کیا تم میں سے کسی نے خواب دیکھا ہے ہم نے عرض کی نہیں یا رسول
اللہ آپ نے فرمایا میں نے آج رات دو شخصوں کو دیکھا ہے کہ وہ میرے پاس آئے
اور ایک پاک زمین کی طرف لے گئے حتی کہ ہم ایک خون کی نہر پر
پہنچے کہ ایک شخص اسمیں کھڑا ہے اور ایک دوسرا شخص نہر میں
تھا وہ آیا اور باہر نکلنے کا ارادہ کیا تو کنارے والے نے
اسکے منہ پر پتھر مارا اور پھر وہاں ہی واپس کر دیا اسیطرح
جب وہ نکلنا چاہتا تھا تو وہ اسکے منہ پر پتھر مارتا اور وہ
پھر واپس ہو جاتا۔ میں نے اسکی نسبت دریافت کیا
کہا یہ سود خوار ہے۔ روایت کیا اسے امام
بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے۔

حرمت سود کی کئی وجہیں ہیں۔ یہ ایک کہ سود کا مقتضا
ہے کہ دوسرے کا مال بلا عوض لے لیا جائے
کیونکہ جو شخص ایک درہم دو درہموں کے بدلے بیچیگا
نقد یا ادھار سے ایک درہم بلا عوض زیادہ حاصل ہوا
اور وہ حرام ہے۔

دوسری وجہ حرمت کی یہ ہے کہ یہ لوگوں کو شغل
تجارت سے روکتا ہے۔ کیونکہ صاحب درہم جب عقد ربو
پر قادر ہوگا۔ تو اس کو زیادتی کا حاصل کرنا آسان ہوگا
بلا تکلیف اور مشقت کے جس سے لوگوں کے

فیقتضی ذلک الی انقطاع منافع الناس
بالتجارۃ وطلب الارباح -
الوجہ الثالث ان الربوا ھو سبب لانقطاع
المعروف بین الناس من القرض فلما حرم
الربوا طابت النفوس بقرض الدراھم
للمحتاج والاسترجاع مثلھا لطلب الاجر
من اللہ تعالی -
والوجہ الرابع ان تحریم الربوا قد ثبت
بالنص ولا یجب ان یکون حکمۃ جمیع
التکالیف معلومۃ للخلق فوجب القطع
بتحریم الربوا وان کنا لا نعلم وجہ الحکمۃ
فی ذلک (حیات القلوب)

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لیس لاھل
الربوا نور علی وجوھھم ولا بھاء ولم یجعل
اللہ فی ارزاقھم برکۃ وھم عند اللہ انتن
من الجیفۃ ولیس فی النار اشد عذابا من
اھل الربوا (دقائق الاخبار)

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم الدنیا سجن
المؤمن والقبر حصنہ والجنۃ ماواہ والدنیا
جنۃ الکافر والقبر سجنہ والنار ماواہ

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم سیاتی زمان
علی امتی یکون امراءھم علی الجور وعلماءھم
علی الطمع وعبادتھم علی الریاء وتجارتھم علی
الربوا ونساءھم علی زینۃ الدنیا
(دقائق الاخبار)

تجارت کے فائدے منقطع ہونگے۔

-•-

سوم یہ کہ سود کے سبب سے لوگوں کے درمیان
قرض وغیرہ کا احسان منقطع ہو جاتا ہے سود حرام
کیا گیا۔ تو امراء محتاجوں کو قرض حسنہ دے
کر اور پھر اس کے برابر لیں گے کر محض خدا تعالیٰ
سے اجر حاصل کرنیکے لئے خوش ہونگے۔

چہارم یہ کہ حرمت سود نص سے ثابت ہے
اور یہ ضروری نہیں کہ تمام احکام شرعیہ کی حکمت
مخلوق کو معلوم ہو پس حرمت ربوا ثابت ہوئی
اگرچہ ہم اسکی حکمت کو نہیں جانتے۔
(حیات القلوب)

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے
کہ سود خوار کے چہرے پر نور اور رونق نہیں ہوتی
اور نہ انکے رزق میں برکت ہوتی ہے اور خدا تعالیٰ
کے نزدیک وہ مردار سے زیادہ بدبودار ہیں اور
کوئی سود خوار سے زیادہ قابل عذاب نہیں (دقائق الاخبار)

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا دنیا مومن کیلئے قید خانہ ہے
اور قبر صندوق ہے اور جنت اسکی جائے سکونت ہے اور دنیا
کافر کیلئے جنت ہے اور قبر اسکا صندوق اور جہنم اسکی جائے سکونت

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میری امت
پر ایک ایسا زمانہ آئیگا۔ کہ امراء ظلم پر کمر باندھیں گے
اور علماء طمع پر۔ عبادت انکی سراسر ریا ہو گی اور تجارت
انکی سود ہو گی اور عورتیں انکی زینت دنیا پر کمربستہ
ہونگی۔ (دقائق الاخبار)

نماز کے فضائل

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَأَقَامُوا الصَّلَوٰةَ وَآتَوُا الزَّكَوٰةَ لَهُمْ أَجْرُهُمْ عِندَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ

رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى صَلَوٰةَ الْخَمْسِ مَعَ الْجَمَاعَةِ فَلَهُ خَمْسَةُ أَشْيَاءَ الْأَوَّلُ لَا يُصِيبُهُ فَقْرٌ فِي الدُّنْيَا وَالثَّانِي يَرْفَعُ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ عَذَابَ الْقَبْرِ وَالثَّالِثُ يُعْطِي كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ وَالرَّابِعُ يَمُرُّ عَلَى الصِّرَاطِ كَالْبَرْقِ الْخَاطِفِ وَالْخَامِسُ يُدْخِلُهُ اللّٰهُ تَعَالَىٰ الْجَنَّةَ بِلَا حِسَابٍ وَلَا عَذَابٍ (مصابیح)

رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ جِبْرَائِيلَ عَلَىٰ أَحْسَنِ صُورَةٍ وَجَعَلَ لَهُ سِتَّ مِائَةِ جَنَاحٍ طُولُ كُلِّ جَنَاحٍ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ نَظَرَ إِلَىٰ نَفْسِهِ فَقَالَ إِلٰهِي هَلْ خَلَقْتَ أَحْسَنَ صُورَةً مِنِّي فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ لَا فَقَامَ جِبْرَائِيلُ وَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ شُكْرًا لِلّٰهِ تَعَالَىٰ فَقَامَ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ عِشْرِينَ أَلْفَ سَنَةٍ فَلَمَّا فَرَغَ مِنَ الصَّلَوٰةِ قَالَ اللّٰهُ يَا جِبْرَائِيلُ عَبَدْتَنِي حَقَّ عِبَادَتِي وَلَا يَعْبُدُنِي أَحَدٌ مِثْلَ عِبَادَتِكَ لٰكِنْ يَجِيءُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ نَبِيٌّ كَرِيمٌ حَبِيبٌ لِي يُقَالُ لَهُ مُحَمَّدٌ وَلَهُ أُمَّةٌ ضَعِيفَةٌ مُذْنِبَةٌ يُصَلُّونَ رَكْعَتَيْنِ مَعَ سَهْوٍ وَنُقْصَانٍ فِي

بیشک وہ لوگ جو ایمان لائے اور عمل صالح کئے اور نماز قائم کی اور زکوٰۃ ادا کی۔ اُن کیلئے اُن کے پروردگار سے اجر ہے نہ انکو کوئی خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہونگے

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے پانچوں نمازیں با جماعت ادا کرنیوالے کے لئے پانچ چیزیں ہیں (اول) وہ دنیا میں محتاج نہیں ہوتا (دوم) اللہ تعالیٰ اس سے عذاب قبر اٹھا لیتا ہے (سوم) اسکو اعمالنامہ داہنے ہاتھ میں ملیگا۔ (چہارم) وہ پل صراط پر بجلی کی طرح گزر یگا۔ (پنجم) اُسے خدا تعالیٰ جنت میں بلا حساب وکتاب داخل کریگا۔ (مصابیح)

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ خدا تعالیٰ نے جب حضرت جبرائیل علیہ السلام کو اچھی صورت پر پیدا کیا۔ اور اس کے چھ سو پر بنائے کہ ہر پر مشرق اور مغرب کی دوری کے برابر تھا۔ اس نے اپنے آپ کیطرف خیال کر کے کہا اے پروردگار کیا تو نے کسیکو مجھ سے اچھی صورت میں بھی پیدا کیا ہے۔ فرمایا نہیں پھر جبریل علیہ السلام کھڑے ہوئے اور دو رکعت خدا تعالیٰ کے شکر کیلئے ادا کیں ہر رکعت میں بیس ہزار سال کھڑا ہوا جب وہ نماز سے فارغ ہوا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے جبرائیل تو نے کما حقہ عبادت کی کہ تیری مانند کوئی عبادت نہ کریگا لیکن آخر زمانہ میں نبی کریم جو میرا حبیب ہے آئیگا جسکا نام مبارک محمد ہوگا۔ اور انکی امت گناہگار اور کمزور ہوگی جو تھوڑے وقت میں دو رکعت نماز پڑھیگی باوجود سہو و نقصان

سَاعَۃٍ یَسِیْرَۃٍ وَّ اَفْکَارٍ کَثِیْرَۃٍ وَّ ذُنُوْبٍ
فَوَعِزَّتِیْ وَجَلَالِیْ اَنَّ صَلٰوتَھُمْ اَحَبُّ اِلَیَّ
مِنْ صَلٰوتِکَ لِاَنَّ صَلٰوتَھُمْ بِاَمْرِیْ وَاَنْتَ صَلَّیْتَ
بِغَیْرِ اَمْرِیْ قَالَ جِبْرَائِیْلُ یَا رَبِّ مَا اَعْطَیْتَھُمْ
فِیْ مُقَابِلَۃِ عِبَادَتِھِمْ فَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی
اَعْطَیْتُھُمْ جَنَّۃَ الْمَاْوٰی فَاسْتَاْذَنَ مِنَ
اللّٰہِ تَعَالٰی اَنْ یَّرَاھَا فَاَذِنَ اللّٰہُ تَعَالٰی
لَہٗ فَاَتٰی جِبْرَائِیْلُ وَفَتَحَ جَمِیْعَ اَجْنِحَتِہٖ ثُمَّ
طَارَ فَکُلَّمَا فَتَحَ جَنَاحَیْنِ قَطَعَ مَسِیْرَۃَ ثَلٰثَۃِ
اٰلَافِ سَنَۃٍ وَّکُلَّمَا ضَمَّ قَطَعَ مِثْلَ ذٰلِکَ
فَطَارَ عَلٰی ھٰذَا ثَلٰثَ مِائَۃِ عَامٍ فَعَجَزَ وَنَزَلَ
فِیْ ظِلِّ شَجَرَۃٍ وَّسَجَدَ اللّٰہَ تَعَالٰی فَقَالَ فِیْ
سُجُوْدِہٖ اِلٰھِیْ ھَلْ بَلَغْتُ نِصْفَھَا اَوْ ثُلُثَھَا اَوْ
رُبُعَھَا فَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی یَا جِبْرَائِیْلُ لَوْ
طِرْتَ ثَلٰثَ مِائَۃِ عَامٍ وَّلَوْ اَعْطَیْتُکَ
قُوَّۃً مِّثْلَ قُوَّتِکَ وَاَجْنِحَۃً مِّثْلَ اَجْنِحَتِکَ
فَطِرْتَ مِثْلَ مَا طِرْتَ لَا تَصِلُ اِلٰی عُشْرٍ
مِّنْ اَعْشَارِ مَا اَعْطَیْتُہٗ لِاُمَّۃِ مُحَمَّدٍ فِیْ
مُقَابِلِ رَکْعَتَیْنِ مِنْ صَلٰوتِھِمْ۔

(مشکوۃ الانوار)

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَ
ھُوَ یَرْوِیْ عَنِ اللّٰہِ تَعَالٰی اَنَّہٗ قَالَ ثَلٰثٌ مَّنْ
حَافَظَ عَلَیْھِنَّ فَھُوَ وَلِیٌّ لِّیْ حَقًّا وَّمَنْ
ضَیَّعَھُنَّ فَھُوَ عَدُوٌّ لِّیْ حَقًّا قِیْلَ یَا رَسُوْلَ
اللّٰہِ وَمَا ھُنَّ قَالَ الصَّوْمُ وَالصَّلٰوۃُ

کے اور بہت سے فکروں اور گناہوں کے اور
مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم ہو کہ انکی نماز مجھے زیادہ
پسند ہو نسبت تیری نماز کے کیونکہ انکی نماز میرے
حکم کے ساتھ ہوگی اور تیری بلا حکم ہو حضرت جبرائیل ؑ
نے عرض کیلئے پروردگار انکی عبادت کے بدلے کیا دیگا
اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں انکو جنت ماوی دونگا پس اس نے
اللہ تعالیٰ سے اسکے دیکھنے کا حکم طلب کیا اللہ تعالیٰ نے اسے
اجازت دی اور حضرت علیہ السلام آئے اور تمام پر کھولے
پھر اڑ گئے جب دو پر کھولتے تھے تو تین ھزار
سال کی مسافت طے کرتے تھے اور جب ملاتے
تھے۔ تو بھی اتنا ہی اسطرح تین سو سال اڑے او
عاجز ہو کر ایک درخت کے سایہ کے نیچے اتر آئے
اور اللہ تعالیٰ کو سجدہ کیا اور کہا یا الٰہی کیا میں نے
نصف مسافت یا تیسرا حصہ یا چوتھا حصہ قطع
کیا ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے جبرائیل ؑ اگر تجھے
دگنی طاقت اور دگنے پر دیتا۔ اور تو اسی طرح تین
سو سال اڑتا تو جو کچھ میں نے حضرت محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی امت کو دو رکعت نماز کے مقابلہ میں
دیا ہے تو اس کے عشر عشیر کو بھی نہ پہونچتا۔

(مشکوۃ الانوار)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کیطرف
سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جو شخص
تین امور کی حفاظت کرے گا وہ یقیناً میرا دوست
ہے اور جس نے انہیں ضائع کیا وہ یقیناً میرا دشمن ہے
صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ کیا چیزیں ہیں فرمایا روزہ نماز

وَغُسْلُ الْجَنَابَةِ قَالَ هُنَّ اَمَانَةٌ بَيْنَ اللّٰهِ
وَبَيْنَ عَبْدِهٖ اَمَرَ بِالْمُحَافَظَةِ عَلَيْهِنَّ وَالْمُرَادُ
مِنْهَا اِقَامَتُهَا فِيْ اَوْقَاتِهَا مَعَ اِتْمَامِ الْفَرَائِضِ
وَالْوَاجِبَاتِ وَالسُّنَنِ حَتّٰى اَنَّ الرَّجُلَ اِذَا
صَلّٰى فِيْ غَيْرِ وَقْتِهَا فَقَدْ ضَيَّعَهَا عَلٰى مَا
رُوِيَ فِي الْخَبَرِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِيْ اِلَى السَّمَاءِ رَاَيْتُ رِجَالًا
وَنِسَاءً يَضْرِبُوْنَ عَلٰى رُؤُوْسِهِمْ فَيَسِيْلُ مِنْ
دِمَاغِهِمْ كَالنَّهْرِ الْعَظِيْمِ يَقُوْلُوْنَ يَا وَيْلَاهُ
وَيَا ثُبُوْرَاهُ فَقُلْتُ يَا جِبْرَائِيْلُ مَنْ هٰؤُلَاءِ
قَالَ الَّذِيْنَ يُصَلُّوْنَ الصَّلٰوةَ فِيْ غَيْرِ
وَقْتِهَا ۔

وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُمَا قَالَا لَمَّا عَرَجَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْمِعْرَاجِ اِلَى السَّمٰوٰتِ
رَاٰى فِي السَّمَاءِ الْاُوْلٰى مَلٰئِكَةً تَذْكُرُوْنَ
اللّٰهَ تَعَالٰى مُذْ خَلَقَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَفِي
الثَّانِيَةِ رَاٰى مَلٰئِكَةً يَرْكَعُوْنَ اللّٰهَ
تَعَالٰى مُذْ خَلَقَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى لَا يَرْفَعُوْنَ رُؤُوْسَهُمْ
اِلَّا حِيْنَ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ نَبِيُّنَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعُوْا رُؤُوْسَهُمْ وَرَدُّوا السَّلَامَ
عَلَى النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ ثُمَّ سَجَدُوْا ثَانِيًا اِلٰى
يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَلِذٰلِكَ صَارَتِ السَّجْدَةُ اِثْنَتَيْنِ
وَفِي الرَّابِعَةِ رَاٰى مَلٰئِكَةً يَتَشَهَّدُوْنَ وَ
فِي الْخَامِسَةِ رَاٰى مَلٰئِكَةً مُسَبِّحِيْنَ

اور غسل جنابت فرمایا وہ امانت ہیں اللہ تعالیٰ اور اسکے
بندے کے درمیان اور حکم کیا محافظت کا اور مراد
اس سے انکے وقتوں پر قائم کرنا ہے ان کے فرائض
اور واجبات اور سنن کے ساتھہ یہانتک کہ جب کسی
نے بیوقت نماز پڑہی تو اس نے اسکو ضائع کیا جیسا
کہ حدیث شریف میں ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا میں نے معراج شریف کی رات بہت مرد اور عورتوں
کو دیکھا کہ فرشتے انکے سروں کو پیٹتے ہیں اور بہتا
ہے انکے دماغوں سے مثل بڑی نہر کے وہ کہتے ہیں
افسوس اور ہلاکت ہے میں نے جبرائیل علیہ السلام سے
پوچھا یہ کون ہیں انہوں نے کہا یہ بیوقت
نماز ادا کرنے والے ہیں۔

معاذ بن جبل اور جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما
سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب شب معراج
آسمان کیطرف چڑہے تو پہلے آسمان میں فرشتوں
کو دیکھا تو وہ ابتدائے پیدایش سے اللہ تعالیٰ
کا ذکر کرتے ہیں۔ اور دوسرے آسمان میں کہ وہ
اللہ تعالیٰ کے سامنے سجدہ کئے ہوئے ہیں انہوں
نے اپنے سروں کو نہیں اٹھایا۔ مگر جب کہ نبی صلے
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انپر سلام کیا۔ اس وقت انہوں
نے سروں کو اٹھایا۔ اور آپ کو سلام کا جواب
دیا۔ پھر دوسرا سجدہ کیا قیامت تک اسی واسطے
دو سجدے مقرر ہوئے اور چوتھے آسمان میں
دیکھا کہ فرشتے تشہد میں بیٹھے ہیں۔ اور
پانچویں میں فرشتوں کو تسبیح کہتے دیکھا۔

وفی السادس رای ملائکۃ مکبرین ومھللین وفی السابع رای ملائکۃ مسلمین منذ خلقھم اللہ تعالیٰ فھم قلب النبی علیہ السلام واشتھی ان یکون لہ ولامتہ ھذہ العبادات کلھا فعلم اللہ تعالیٰ ھمہ واشتیاقہ علیہ السلام فجمع عبادۃ ملائکۃ السموٰت السبع واکرم نبیہ علیہ السلام وقال من ادی الصلوٰۃ الخمس نال عبادۃ ملائکۃ السبع۔

(روضۃ العلماء)

روی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال الصلوٰۃ مرضات الرب وسنۃ الانبیاء وحب الملئکۃ ونور المعرفۃ واصل الایمان واجابۃ الدعاء وقبول الاعمال وبرکۃ فی المال والکسب وسلاح علی الاعداء وکراھۃ الشیطان وشفیع بین صاحبھا وبین ملک الموت وسراج فی قبرہ الی یوم القیمۃ وظل علی راسہ یوم القیمۃ وتاج علی راسہ ولباس علی بدنہ وستر بینہ وبین النار وحجۃ بین یدی الرب وثقل فی المیزان وجواز علی الصراط ومفتاح للجنۃ وقال اذا کان یوم القیامۃ خرج شیء من جھنم یسمہ حریش من ولد العقرب طولہ ما بین السماء والارض وعرضہ من المشرق الی المغرب فیقول جبرائیل یا حریش الی این تذھب فیقول الی العرصات فیقول من تطلب فیقول خمسۃ نفر الاول تارک

اور چھٹے میں تکبیریں کہتے ہوئے دیکھا۔ اور ساتویں میں فرشتوں کو سلام پڑھتے ہوئے انکی ابتداء پیدایش سے دیکھا پس آپ متفکر ہوئے اور چاہا یہ تمام عبادتیں آپ کے اور آپ کی امت کے لئے ہوں۔ پس اللہ تعالیٰ نے اُن کے اشتیاق اور فکر کو جانا اور ساتوں آسمانوں کے فرشتوں کی عبادت اکٹھی اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کو بخشی اور فرمایا جسنے پانچوں نمازیں ادا کیں اس نے ساتوں آسمانوں کے فرشتوں کی عبادت کا ثواب پایا (روضۃ العلماء)

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نماز خدا تعالیٰ کی رضامندی کا سبب ہے اور انبیا کی سنت ہے۔ اور ملائکہ کی محبت ہے اور نور معرفت واصل ایمان ہے۔ اعمال اور قبولیت دعا کے واجبات ہے اور مال اور کسب میں برکت کا ہے اور دشمنوں کے لئے ہتھیار ہے اور شیطان کی کراہت ہے اور اپنے صاحب و ملک الموت میں شفیع ہے اور قبر میں چراغ ہے اور قیامت تک اسکے سر کا سایہ ہے اور تاج ہے اسکے سر کا اور لباس بدن کا اور اسکے اور آگ کے درمیان پردہ ہے اور اللہ کے نزدیک حجت ہے اور ترازو میں بوجھ ہے اور پلصراط سے گذارنے والی ہے اور جنت کی چابی ہے اور فرمایا قیامت کے دن ایک شے جہنم سے نکلیگی جسکا نام حریش ہوگا بچھو کی قسم سے کہ اسکی درازی زمین اور آسمان کے درمیانی فاصلے برابر ہوگی اور عرض اسکا مشرق سے مغرب تک ہوگا۔ اور جبرائیل کہینگے اے حریش کہاں جاتا ہے وہ کہیگا عرصات قیامت کی طرف پھر پوچھینگے کسی تلاش کرتا ہے کہیگا پانچ گروہوں کی (اول تارک

الصَّلٰوۃِ وَالثَّانِیْ مَانِعُ الزَّکٰوۃِ وَالثَّالِثُ عَاقُ الْوَالِدَیْنِ وَالرَّابِعُ شَارِبُ الْخَمْرِ وَالْخَامِسُ الْمُتَکَلِّمُ فِی الْمَسْجِدِ بِکَلَامِ الدُّنْیَا فَلِذَا قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَاَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰہِ تَعَالٰی فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰہِ اَحَدًا فَاعْتَبِرُوْا یَا اُولِی الْاَبْصَارِ وَلَا تَکُوْنُوْا مِنَ الْغَافِلِیْنَ (زبدۃ الواعظین)

صلوۃ (دوم)، مانع زکوۃ (سوم) والدین کے نافرمان (چہارم) شرابی (پنجم) مسجد میں دنیاوی معاملہ کا ذکر کرنے والا اس لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ مسجدیں اللہ کے لئے ہیں اس کے ساتھ کسی دوسرے کو شریک مت پکڑو پس عبرت حاصل کرو اور غافل نہ ہو۔ (زبدۃ الواعظین)

کلمہ شریف کی فضیلت

شَہِدَ اللّٰہُ اَنَّہٗ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ وَالْمَلٰٓئِکَۃُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَہُمُ الْعِلْمُ بَغْیًۢا بَیْنَہُمْ وَمَنْ یَّکْفُرْ بِاٰیٰتِ اللّٰہِ فَاِنَّ اللّٰہَ سَرِیْعُ الْحِسَابِ ۝

سچی شہادت دی خدا تعالیٰ نے اور ملائکہ اور ذی علم لوگوں نے وحدانیت پر کہ خدا اس کے سوا کوئی معبود نہیں جو غالب اور صاحب حکمت ہے بیشک پسندیدہ اور برگزیدہ دین خدا کے نزدیک اسلام ہی ہے اور اہل کتاب یعنی یہود و نصاریٰ نے حقیقت مذہب اسلام یا رسالت خیر الانام میں جان بوجھ کر صرف آپس کے حسد اور کینہ کی وجہ سے اختلاف کیا ہے اور جو شخص خدا کی نشانیوں یعنی معجزات یا احکام الٰہی کا انکار کرے پس خدا تعالیٰ جلد ہی حساب کرنے والا ہے

فائدہ کہتے ہیں کہ کفار اور مشرکین اپنے دینوں کا فخر کرتے تھے اور ہر ایک کہتا تھا کہ ہمارا دین حق ہے اور یہی ابتداء سے چلا آتا ہے خدا تعالیٰ نے ان کی تکذیب کی اور جھٹلا کر فرمایا خدا تعالیٰ کے نزدیک دین حق یہی دین ہے جو نبی برحق محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیا گیا (منہ)

۵۱ شہادت اللہ کے معنے اخبار اور اعلام کے ہیں اور شہادت ملائکہ اور مومنین کی اعتراف اور اقرار ہے خدا تعالیٰ کی وحدانیت کا

۵۲ اولو العلم میں اختلاف ہے بعض مفسرین نے کہا ہے کہ اس سے مراد انبیاء علیہم السلام ہیں کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ جاننے والے ہیں اور بعض نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب یعنی مہاجرین اور انصار ہیں ۔ اور بعض نے بیان کیا ہے کہ اولو العلم سے مراد تمام امت محمدیہ کے علماء ہیں۔ صحابہ اور انبیاء سے کوئی خصوصیت نہیں۔

آخری معنی کے لحاظ سے اس آیت میں فضیلت اور شرافت علماء پر دلیل ہے کیونکہ اگر علماء سے کوئی اور اشرف ہو تو اللہ تعالیٰ شہادت میں ملائکہ سے اس کا نام ملاتا۔

۵۳ یعنی یہود و نصاریٰ بار دیگر اہل کتاب جو اسلام سے پیشتر گذرے ہیں انہوں نے اسلام کے حق ہونے اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رسول من اللہ ہونے سے انکار کسی شک و شبہ کی وجہ سے نہیں بلکہ محض حسد اور کینہ اور طلب ریاست اور تکبر وغیرہ کی وجہ سے کیا ہے۔

عن عبادة بن الصامت رضی الله تعالیٰ عنه
ان النبی صلی الله علیه وآله وسلم قال من شهد
ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله حرم
الله تعالیٰ علیه النار (الدر المنثور للامام السیوطی)
عن النبی صلی الله علیه وسلم انه قال اذا قال
العبد المؤمن لا اله الا الله محمد رسول الله
خرج من فمه ملک مثل طیر اخضر له جناحان
ابیضان مکللان بالدر والیاقوت احدهما
تجاوز المشرق والمغرب فیرتفع الی السماء حتی
ینتهی العرش وله دوی کدوی النحل فیقول
له حملة العرش اسکن بعزة الله وعظمته
فیقول لا اسکن حتی یغفر الله لقائله
فیعطیه الله سبعین الف لسان فیستغفر
لصاحبه الی یوم القیامة فاذا کان یوم القیامة
جاء ذلک الملک فیاخذ بید صاحبه یجاوز
الصراط ویدخله الجنة (روضة العلما)
عن جابر بن عبد الله عن النبی صلی الله علیه وسلم
انه قال لیلة المعراج لما عرج بی الی السماء
رأیت مدینة من النور مثل الدنیا الف مرة
متعلقة بسلاسل من النور تحت العرش
ولها مائة الف باب فی مستقبل کل باب
بستان مفروش برحمة الله وفی کل بستان
قصر من النور وفی کل قصر دار من
النور وفی کل دار سبعون
حجرة

عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے گواہی دی
کہ سوا خدا تعالیٰ کے کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد اللہ کے
رسول ہیں خدا تعالیٰ اس پر آگ حرام کریگا۔ الدر المنثور للامام سیوطی
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے آپ نے فرمایا جب مومن
آدمی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہے۔ تو اس کے منہ سے
سبز پرندے کیطرح ایک فرشتہ نکلتا ہے اسکے سفید
پر ہیں موتی اور یاقوت جڑے ہوئے ایک مشرق
میں ہے دوسرا مغرب میں جب انہیں پھیلاتا ہے تو وہ
مشرق اور مغرب سے بھی بڑھ جاتے ہیں پھر آسمان
کیطرف چڑھتا ہے حتی کہ عرش تک پہنچتا ہے اسکی آواز
شہد کی مکھی جیسی ہوتی ہے پھر اسکو حاملین عرش کہتے
ہیں ٹھہر جا خدا تعالیٰ کی عزت اور عظمت کے سبب وہ
کہیگا میں نہیں ٹھہرونگا۔ یہانتک کہ بخشے اللہ کلمہ پڑھنے
والے کو پھر اسکو ستر ہزار زبان دیگا وہ اسکیلئے قیامت تک استغفار
کریگا پس قیامت کے دن فرشتہ آکر اپنے صاحب کا ہاتھ پکڑیگا اور
اسے پل صراط گذاریگا۔ اور جنت میں داخل کریگا۔ روضۃ العلماء
جابر بن عبداللہ رضی اللہ سے روایت ہے کہ نبی صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب میں شب معراج میں آسمان پر
گیا تو میں نے ہزار دنیا کے برابر ایک نور کا شہر دیکھا
عرش کے نیچے نور کی زنجیروں سے لٹکا ہوا۔ اور اسکا
ایک لاکھ دروازہ ہے ہر دروازے پر اللہ تعالیٰ کی
رحمت سے آراستہ باغ ہے اور ہر باغ میں ایک
نور کا محل ہے۔ اور ہر محل میں ایک نوری گھر ہے اور ہر
گھر میں ستر نوری مکان ہیں۔

مِنَ النُّوْرِ وَفِیْ کُلِّ حُجْرَةٍ بَیْتٌ مِّنَ النُّوْرِ وَفَوْقَ
کُلِّ بَیْتٍ غُرْفَةٌ مِّنَ النُّوْرِ وَلِکُلِّ غُرْفَةٍ اَرْبَعُ
مِائَةِ بَابٍ فِیْ لِکُلِّ بَابٍ مِصْرَاعَاتٌ مِصْرَاعٌ
مِنَ الذَّهَبِ وَمِصْرَاعٌ مِّنَ الْفِضَّةِ وَفِیْ مُسْتَقْبِلِ
کُلِّ بَابٍ سَرِیْرٌ مِّنَ النُّوْرِ عَلٰی کُلِّ سَرِیْرٍ فِرَاشٌ
مِنَ النُّوْرِ وَفَوْقَ کُلِّ فِرَاشٍ جَارِیَةٌ مِّنَ الْحُوْرِ
الْعِیْنِ لَوْ بَدَتْ وَاحِدَةٌ خِنْصَرُهَا اِلَی الدَّارِ
الدُّنْیَا لَغَلَبَ نُوْرُ خِنْصَرِهَا الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ
فَقُلْتُ یَارَبِّ هٰذَا لِلنَّبِیِّ اَمْ لِلصِّدِّیْقِیْنَ۔
قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی هٰذَا لِلذَّاکِرِیْنَ اٰنَاءَ اللَّیْلِ
وَاَطْرَافَ النَّهَارِ وَاِنَّ لَهُمْ عِنْدِیْ لَمَزِیْدًا
وَاَنَا اَوْسَعُ (تنبیه الغافلین)

عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ کَانَ
ذَاتَ یَوْمٍ جَالِسًا حَزِیْنًا فَاَتَاهُ جِبْرَائِیْلُ عَلَیْهِ
السَّلَامُ فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ مَا هٰذَا الْحُزْنُ اَعْطَی
اللّٰهُ تَعَالٰی لِاُمَّتِکَ خَمْسَةَ اَشْیَاءَ لَمْ یُعْطِهَا
لِاَحَدٍ قَبْلَکَ الْاَوَّلُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی اَنَا عِنْدَ
ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ وَلَا یُخَالِفُ ظَنَّهٗ وَالثَّانِیْ
مَنْ سَتَرَ عَیْبَهٗ فِی الدُّنْیَا لَا یَفْضَحُهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ
وَالثَّالِثُ لَمْ یُغْلَقْ عَلٰی اُمَّتِکَ بَابُ التَّوْبَةِ لَمْ
یُخْرَجُوْا وَالرَّابِعُ مَنْ اَتٰی بِمِلْءِ الْاَرْضِ خَطَایَا
یَغْفِرُهٗ بَعْدَ اَنْ یَّقُوْلَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ
رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالْخَامِسُ یُرْفَعُ الْعَذَابُ
عَنِ الْاَمْوَاتِ بِدُعَاءِ الْاَحْیَاءِ
(زهرة الریاض)

اور ہر مکان میں ایک کمرہ ہے اور ہر کمرہ میں ایک بالاخانہ
ہے نور کا۔ اور ہر بالاخانے کے چار سو دروازے
ہیں۔ اور ہر دروازہ اُسکا دو پٹ ہو۔ جسکا ایک
پٹ سونیکا اور ایک چاندی کا۔ اور ہر دروازے کے
مقابل ایک ایک تخت ہے نور کا اور ہر تخت پر نور کا
بچھونا ہے۔ اور ہر بچھونے پر حور عین ہیں سو ایک
لونڈی ہے کہ اگر اپنی چھوٹی انگلی دنیا پر ظاہر کرے
تو اسکا نور سورج اور چاند پر غالب آئے میں نے کہا اے
پروردگار کیا یہ نبی کے لیئے ہیں یا صدیق کے لیئے
خدا تعالی نے فرمایا یہ خدا تعالی کا رات دن ذکر کرنے
والوں کے لیے ہیں اور انکے لیے میرے پاس بہت
کچھ ہے اور میں زیادہ کرنیوالا ہوں (تنبیہ الغافلین)

مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ ایک دن
آپ غمگین بیٹھے تھے پس جبرائیل علیہ السلام آئے اور
کہا یہ غم کیسا ہے اللہ تعالی نے آپکی امت کو پانچ
چیزیں دی ہیں جو آپ سے پہلے کسی کو نہیں دیں اول
خدا تعالی نے فرمایا میں اپنے بندے کے ظن کے ساتھ
ہوں یعنی اُس کے ظن کے موافق ہوں دوم جس کے
عیب دنیا میں ڈھانکے گئے اللہ اسکو قیامت کے دن
ذلیل نہ کرے گا سوم یہ کہ آپ کی امت کیلئے مرتے
دم توبہ کا دروازہ بند نہوگا چہارم کسی شخص نے جہان
بھر کے گناہ کیئے ہونگے تو خدا تعالی اسی کلمہ لا الہ الا
اللہ محمد رسول اللہ کے پڑھنے سے بخش دیگا۔
پنجم خدا تعالی مردوں کا عذاب زندوں کی دعا سے اٹھا
دیتا ہے۔ (زہرة الریاض)

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا خَلَقَ اللّٰہُ تَعَالٰی الْاَرْوَاحَ قَبْلَ الْاَجْسَادِ بِاَرْبَعَۃِ اٰلَافِ سَنَۃٍ وَخَلَقَ الْاَرْزَاقَ قَبْلَ الْاَرْوَاحِ بِاَرْبَعَۃِ الْاٰفِ سَنَۃٍ فَشَھِدَ اللّٰہُ نَفْسَہٗ بِنَفْسِہٖ قَبْلَ اَنْ یَّخْلُقَ الْخَلْقَ حِیْنَ کَانَ وَلَمْ یَکُنْ سَمَاءٌ وَّلَا اَرْضٌ وَّلَا بَرٌّ وَّلَا بَحْرٌ فَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی شَھِدَ اللّٰہُ اَنَّہٗ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ

تفسیر الخازن

عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ اَنَّہٗ قَالَ کَانَ حَوْلَ الْبَیْتِ ثَلٰثُ مِائَۃٍ وَّسِتُّوْنَ صَنَمًا فَلَمَّا نَزَلَتْ ھٰذِہِ الْاٰیَۃُ الْکَرِیْمَۃُ خَرُّوْا سُجَّدًا وَقِیْلَ نَزَلَتْ فِیْ نَصَارٰی نَجْرَانَ فِیْمَا ادَّعَوْا فِیْ عِیْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ (ابو السعود) وَقَالَ الْکَلْبِیُّ قَدِمَ مِنَ الْمَدِیْنَۃِ عَلَی النَّبِیِّ عَلَیْہِ السَّلَامُ حَبْرَانِ مِنْ اَحْبَارِ الشَّامِ فَلَمَّا اَبْصَرَا الْمَدِیْنَۃَ قَالَا مَا اَشْبَہَ ھٰذِہِ الْمَدِیْنَۃَ بِصِفَۃِ مَدِیْنَۃِ النَّبِیِّ عَلَیْہِ السَّلَامُ الَّذِیْ یَخْرُجُ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ فَلَمَّا دَخَلَا عَلَی النَّبِیِّ عَلَیْہِ السَّلَامُ عَرَفَاہُ بِالصِّفَۃِ فَقَالَا لَہٗ اَنْتَ مُحَمَّدٌ قَالَ عَلَیْہِ السَّلَامُ نَعَمْ قَالَا اَنْتَ اَحْمَدُ قَالَ اَنَا مُحَمَّدٌ وَّاَحْمَدُ قَالَا فَاِنَّا نَسْاَلُکَ عَنْ شَیْءٍ فَاِنْ اَخْبَرْتَنَا بِہٖ اٰمَنَّا بِکَ وَصَدَّقْنَاکَ قَالَ عَلَیْہِ السَّلَامُ سَلَا فَقَالَا اَخْبِرْنَا عَنْ اَعْظَمِ شَھَادَۃٍ فِیْ کِتَابِ اللّٰہِ تَعَالٰی فَاَنْزَلَ اللّٰہُ ھٰذِہِ الْاٰیَۃَ فَاَسْلَمَا (ابو السعود)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے چار ہزار سال جسموں سے پہلے روحوں کو پیدا کیا ایسے ہی چار ہزار سال روحوں سے پہلے رزقوں کو پیدا کیا اور خدا تعالیٰ نے پہلے اپنی ذات پر خود تمام مخلوق کے پیدا کرنے سے پہلے شہادت دی جب کہ زمین آسمان جنگل دریا وغیرہ نہ تھے اور فرمایا شَھِدَ اللّٰہُ اَنَّہٗ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ۔

(تفسیر الخازن)

سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا بیت اللہ شریف کے گرد تین سو ساٹھ ۳۶۰ بت تھے جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی تو سب سجدہ میں گرے اور بعض نے بیان کیا ہے کہ نجران کے نصاریٰ کے حق میں نازل ہوئی جب وہ عیسیٰ کے خدا ہونے کے مدعی ہوئے (ابو السعود) کلبی کہتے ہیں دو جوان ملک شام سے مدینہ شریف میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آئے مدینہ شریف دیکھ کر انہوں نے کہا یہ شہر نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کے شہر کے ساتھ مشابہ ہے جب وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پہنچے تو آپ کی صفات سے انہوں نے پہچان لیا اور کہا کیا آپ محمد ہیں آپ نے فرمایا ہاں پھر انہوں نے کہا آپ کا اسم شریف احمد ہے آپ نے فرمایا میں محمد اور احمد ہوں انہوں نے کہا ہم آپ سے سوال کرتے ہیں اگر آپ بتا دینگے تو ہم ایمان لے آئینگے اور تصدیق کرینگے آپ نے فرمایا پوچھو انہوں نے کہا کہ کتاب اللہ میں بڑی شہادت کونسی ہے پس خدا تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی تب وہ ایمان لے آئے (ابو السعود)

عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی
صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال تجیئ الاعمال
یوم القیمۃ فتحتج لصاحبہا او تشفع فتجیئ
الصلوٰۃ وتقول یا رب انا الصلوٰۃ فیقول
اللہ تعالیٰ انک علی خیر فتجیئ الصدقۃ تقول
یا رب انا الصدقۃ فیقول اللہ تعالیٰ انک علی
خیر فتجیئ الصیام فیقول یا رب انا الصیام
فیقول اللہ تعالیٰ جئتم علی خیر ثم تجیئ الاسلام
فیقول یا رب انا الاسلام وانت السلام فیقول
اللہ تعالیٰ جئت علی خیر وبک آخذ وبک اعطی و
انما یقول ذلک لان الاسلام جامع ہذہ
الخصائل کلہا (سنانیہ)

روی ان عیسیٰ علیہ السلام مر بقریۃ وفی
تلک القریۃ قصار فقال اہل القریۃ یا عیسیٰ
ان ہذا القصار یخلق الماء ویبص ثیابہم و
یدنسہا فادع اللہ ان لا یردہ من حیث ذہب
فقال عیسیٰ اللہم ابعث الیہ حیۃ لا تردہ
حیا وکان القصار ذہب لیقصر الثیاب عند الماء
ومعہ ثلثۃ ارغفۃ فلما استقر فی موضع الماء
تنزل الیہ عابد کان یتعبد فی جبل ثم فسلم
فقال ہل من شیء تطعمنی او تریني حتی انظر
الیہ او اشم ریحہ فانی لم اکل شیئا منذ کذا
وکذا فاعطاہ رغیفا فقال یا قصار غفر اللہ ذنبک
وطہر قلبک ثم اعطاہ الثانی فقال یا قصار
غفر اللہ ما تقدم وما تاخر فاعطاہ الثالث

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم
سے روایت کرتے ہیں کہ قیامت کے دن
آدمی کے اعمال شفاعت کرینگے اور اپنے صاحب کیلئے
جھگڑینگے پس نماز حاضر ہو کر کہیگی اے پروردگار میں نماز ہوں
خداتعالیٰ فرمائے گا تم اچھی ہو پھر صدقہ آئیگا اور کہیگا اے
پروردگار میں صدقہ ہوں خداتعالیٰ فرمائیگا تم بھی اچھے
ہو پھر روزہ آئیگا۔ اور اسیطرح سوال جواب ہوگا
پھر اسلام آئیگا اور کہیگا اے پروردگار میں اسلام
ہوں اور تو سلام ہے اللہ تعالیٰ فرمائیگا تو سب
سے بہتر ہے مواخذہ اور عطا تجھ پر منحصر ہے اس
لئے فرمائیگا کہ اسلام ان تمام خصائل کا جامع ہے۔

(سنانیہ)

روایت ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایک
گاؤں سے گذرے اور اس گاؤں میں ایک دھوبی تھا
گاؤں والوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے کہا یہ دھوبی پانی
میں بیٹھتا ہے اور اسمیں تھوکتا ہے اور گدلا کر دیتا ہے آپ دعا کریں یہ
جہاں جائے پھر واپس نہ آئے پھر حضرت عیسیٰ نے فرمایا الٰہی اس پر سانپ کو
مسلط کر کہ وہ زندہ واپس نہ آوے۔ اور کپڑے دھونیکے لئے وہ.
دھوبی پانی کے کنارے پر گیا۔ اور اسکے پاس تین روٹیاں تھیں جب
وہ پانی میں کھڑا ہوا تو ایک عابد اسکے پاس آیا جو وہاں عبادت
کرتا تھا اور کہا کیا تیرے پاس کوئی شی ہے جو مجھے کھلائے یا مجھے دکھائے
تاکہ میں اسے دیکھوں یا اسکی خوشبو لوں کیونکہ میں نے کئی دنوں سے کچھ
نہیں کھایا اس نے ایک روٹی دیدی اسے کھلائے دھوبی اللہ تیرے
گناہ بخشدے اور تیرا دل پاک کرے پھر اس نے دوسری دی اس نے
کہا اے دھوبی خدا تیرے پہلے اور پچھلے گناہ بخشدے پھر اس نے تیسری

فقال یا قصار تبی اللہ لک قصرا فی الجنۃ ثم رجع
القصار الی القریۃ فقال اھل القریۃ یا عیسیٰ
ان ھذا القصار قد رجع فقال علیہ السلام
ادعوہ الی فدعوہ ثم اتاہ فقال عیسیٰ علیہ
السلام یا قصار اخبرنی ما فعلت الیوم من
الحسنات فاعلمہ بقصۃ الماء والارغفۃ والدعوات
التی دعاھا العابد فقال علیہ السلام ھات
رزمتک فاتاہ بھا ففتحھا فاذا فیھا حیۃ سوداء
ملجمۃ بلجام من حدید فقال علیہ السلام یا
سوداء فقالت لبیک یا نبی اللہ فقال الست
بعثت الی ھذا قالت بلی ولکن جاء السائل
من ذلک الجبل واستطعم فاطعمہ فدعا لہ
ثلث دعوات وکان ملک قائم یقول امین
فبعث اللہ الی ملکا فالجمنی بلجام من حدید
فقال عیسیٰ علیہ السلام یا قصار استانف
العمل فقد غفر اللہ لک (تنبیہ الغافلین)

حکی ان ابراھیم الواسطی رحمہ اللہ کان
واقفا بعرفات وفی یدہ سبعۃ احجار فقال
لھا ایھا الاحجار اشھدی انی اقول لا الہ الا
اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ فنام تلک اللیلۃ
فرای فی منامہ ان القیامۃ قد قامت وانہ
حوسب فامر بہ الی النار فذھبوا بہ الی
باب من النار فاذا حجر من تلک الاحجار القی
نفسہ علی باب النار فاجتمعت ملئکۃ
العذاب علی رفعہ فلم یقدروا ثم ساقوہ

روٹی دی پھر مسیحؑ نے کہا اللہ تیرے لئے جنت میں گھر بنائے
پھر دھوبی گاؤں کی طرف واپس آیا۔ گاؤں والوں
نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو کہا کہ دھوبی واپس آ گیا
ہے آپ نے فرمایا اسے میرے پاس بلا لاؤ وہ بلا لائے
عیسیٰ علیہ السلام نے پوچھا۔ دھوبی بتا تو نے آج کیا
نیکیاں کی ہیں اس نے پانی اور روٹیوں دعاؤں کا
حال سنایا آپ نے فرمایا اپنی لادی لاؤ وہ جب لایا اور اسے
کھولا۔ ناگاہ اس میں سیاہ سانپ لوہے کی لگام دیا
ہوا تھا۔ آپ نے فرمایا اے سانپ اس نے کہا حاضر
ہوں یا نبی اللہ آپ نے فرمایا کیا تو اس کی طرف نہیں بھیجا
گیا تھا اس نے عرض کیا ہاں لیکن ایک سوالی
اس پہاڑی سے آیا اور کھانا طلب کیا اس نے کھلایا
اس نے تین دعائیں کیں ایک فرشتہ کھڑا ہوا آمین کہتا تھا
پھر خدا تعالیٰ نے ایک اور فرشتہ بھیجا اس نے میرے منہ میں
لوہے کی لگام دیدی عیسیٰؑ نے فرمایا اے دھوبی نیک
عمل کیا کر خدا تعالیٰ نے تجھے بخش دیا ہے (تنبیہ الغافلین)

حکایت ہے کہ حضرت ابراہیم واسطی رحمۃ اللہ علیہ
مقام عرفات میں کھڑے تھے اور آپ کے پاس سات کنکریاں
تھیں وہ کہنے لگے اے کنکریو گواہ رہو میں لا الہ الا اللہ محمد
رسول اللہ کہتا ہوں اس رات وہ سو گیا۔ وہ خواب میں دیکھا
کہ قیامت قائم ہو گئی ہے اور یہ حساب ہو گیا ہے۔ اور دوزخ
کا اسے حکم ہو گیا ہے فرشتے اسے دوزخ کے دروازے
پر لے گئے ہیں ناگاہ اس کنکری نے اپنا آپ دروازے
میں ڈال کر دروازہ روک دیا اور عذاب والے فرشتے جمع
ہو گئے تاکہ اسے ہٹائیں جب وہ نہ اٹھا سکے تب اسے دوسرے

إلى باب آخر من السبعة فلم يقدروه على
دفعه حتى ساقوه إلى سبعة أبوابها وكان
على كل باب حجر من تلك الأحجار وهم يقولون
كلهم أشهد أن لا إله إلا الله وأن
محمدا رسول الله ثم ساقوه إلى العرش
فقال الرب تبارك وتعالى تشهدت الأحجار لم
يتضيعوا حقك فكيف أضيع أنا حقك وأنا
شاهد على شهادتك ثم قال الله تعالى
ادخلوا الجنة فلما دنا من الجنان وجد
أبوابها مغلقة فجاءت شهادة أن لا إله إلا
الله ففتحت الأبواب كلها فدخل الرجل
(كذا في المواعظ)

دروازے کی طرف لے گئے تب بھی وہ کنکری کو نہ اٹھا
سکے حتی کہ ساتوں دروازوں پر لے گئے کہ ہر دروازے
پر ان کنکریوں میں سے کنکری تھی وہ کہتی تھی۔ ہم گواہ
ہیں کہ یہ شخص لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہتا تھا۔
پھر وہ فرشتے اسے عرش کے پاس لیگئے پروردگار نے فرمایا
جب کنکریاں تیرا حق نہ بھلائیں تو ہم تیرا حق کس طرح
ضائع کر دیں۔ میں شاہد ہوں تیری شہادت
پر پھر فرمایا جنت میں داخل ہو جب وہ جنت کے
قریب آیا تو دروازوں کو بند پایا پھر کلمہ شریف
آیا۔ اور تمام دروازے کھل گئے۔ اور وہ شخص
داخل ہو گیا۔
(اسیطرح مواعظ میں ہے)

استغفار اور توبہ کا بیان

والذين إذا فعلوا فاحشة أو ظلموا أنفسهم
ذكروا الله فاستغفروا لذنوبهم ومن يغفر
الذنوب إلا الله ولم يصروا على ما فعلوا
وهم يعلمون أولئك جزاؤهم مغفرة
من ربهم وجنات تجري من تحتها الأنهار خالدين
فيها ونعم أجر العاملين ۔
عن علي بن أبي طالب عن النبي عليه السلام
أنه قال مكتوب حول العرش قبل خلق آدم
عليه الصلوة والسلام بأربعة آلاف سنة
وإني لغفار لمن تاب وآمن وعمل صالحا
(تنبيه الغافلين)

وہ لوگ جب کوئی برا کام کر بیٹھتے ہیں یا اپنی جانوں پر ظلم کرتے
ہیں اللہ کو یاد کرتے ہیں اور اپنے گناہوں کی بخشش طلب کرتے ہیں اور
خدا تعالی کے سوا اور کون گناہ بخشتا ہے اور اسپر وہ اصرار نہیں کرتے
اور وہ جانتے ہیں ایسے لوگوں کا بدلہ بخشش ہے انکے پروردگار کی
طرف سے اور ایسے باغ کہ انکے نیچے نہریں جاری ہیں اور
وہ انہیں ہمیشہ رہینگے اور بہت اچھا اجر ہے عمل کرنیوالوں کیواسطے
حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش
سے چار ہزار سال پہلے عرش کے گرد لکھا ہوا تھا کہ میں بخشنے
والا ہوں اس شخص کو جسنے توبہ کی اور ایمان لایا
اور اچھے عمل کیے۔ (تنبیہ الغافلین)

رُوِيَ أَنَّ جِبْرَائِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى يُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَيَقُولُ مَنْ تَابَ مِنْ أُمَّتِكَ قَبْلَ مَوْتِهِ بِسَنَةٍ قَبِلْتُ تَوْبَتَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَا جِبْرَائِيلُ سَنَةٌ لِأُمَّتِي كَثِيرَةٌ لِغَلَبَةِ الْغَفْلَةِ وَطُولِ الْأَمَلِ فَذَهَبَ جِبْرَائِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ رَبَّكَ يَقُولُ مَنْ تَابَ قَبْلَ مَوْتِهِ بِشَهْرٍ قَبِلْتُ تَوْبَتَهُ فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَا جِبْرَائِيلُ شَهْرٌ لِأُمَّتِي كَثِيرٌ فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ رَبَّكَ يَقُولُ مَنْ تَابَ قَبْلَ مَوْتِهِ بِيَوْمٍ قَبِلْتُ تَوْبَتَهُ فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَا جِبْرَائِيلُ يَوْمٌ لِأُمَّتِي كَثِيرٌ فَذَهَبَ جِبْرَائِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ رَبَّكَ يَقُولُ مَنْ تَابَ قَبْلَ مَوْتِهِ بِسَاعَةٍ قَبِلْتُ تَوْبَتَهُ فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَا جِبْرَائِيلُ سَاعَةٌ لِأُمَّتِي كَثِيرَةٌ فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى يُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَيَقُولُ مَنْ مَضَى جَمِيعُ عُمُرِهِ فِي الْمَعَاصِي وَلَمْ يَرْجِعْ إِلَيَّ قَبْلَ مَوْتِهِ بِسَنَةٍ أَوْ شَهْرٍ أَوْ يَوْمٍ أَوْ سَاعَةٍ حَتَّى بَلَغَ الرُّوحُ الْحُلْقُومَ وَلَمْ يُمْكِنْ لَهُ النُّطْقُ وَالْاِعْتِذَارُ بِلِسَانِهِ وَنَدِمَ بِقَلْبِهِ قَدْ غَفَرْتُ لَهُ (زبدۃ الواعظین)

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی أَنَّهُ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَهُوَ فِي حَالَةِ النَّزْعِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ تُبْ إِلَى اللّٰهِ تَعَالَى فَلَمْ يَقْدِرْ بِلِسَانِهِ وَأَجَالَ عَيْنَيْهِ

روایت ہے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آئے اور کہا یا رسول اللہ اللہ تعالیٰ آپ پر سلام بھیجتا ہے اور فرماتا ہے جو شخص تیری امت میں سے ایک سال پہلے توبہ کرے اپنی موت سے میں اسکی توبہ قبول کرونگا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے جبرائیل ایک سال میری امت کے لئے بہت ہے بسبب غلبہ غفلت اور درازی امید کے۔ پس جبرائیل گئے پھر واپس آئے اور کہا یا رسول اللہ آپکا پروردگار فرماتا ہے جو اپنی موت سے ایک ماہ پیشتر توبہ کرے میں اسکی توبہ قبول کروں گا آپ نے فرمایا اے جبرائیل ایک ماہ میری امت کیلئے بہت ہے پھر حضرت جبرائیل ع جاکر واپس آئے اور کہا یا رسول اللہ آپکا پروردگار فرماتا ہے جو شخص اپنی موت سے ایک دن پہلے توبہ کرے میں اسکی توبہ قبول کرونگا۔ پھر آپ نے فرمایا ایکدن میری امت کیلئے بہت ہے پھر جبرائیل علیہ السلام جاکر واپس آئے اور کہا یا رسول اللہ آپکا پروردگار فرماتا ہے جو اپنی وفات سے ایک ساعت پہلے توبہ کرے میں اسکی توبہ قبول کروں گا۔ پھر فرمایا ایک ساعت بھی زیادہ ہے پھر جبرائیل علیہ السلام گئے اور واپس آکر فرمایا یا رسول اللہ آپکا پروردگار سلام بھیجتا ہے اور فرماتا ہے جس شخص کی تمام عمر گناہوں میں گذری اور وہ ایک سال یا ایک مہینہ یا ایکدن یا ساعت بھی موت سے پہلے توبہ نہ کرے بلکہ یہانتک کہ اس کی روح حلقوم تک پہنچے اور اسکو زبان سے عذرخواہی بھی ناممکن ہو اور وہ صرف دل سے نادم ہو میں اسے بخشدونگا (زبدۃ الواعظین)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ ایک انصاری کے پاس گیا اور وہ بحالت نزع تھا آپ نے اسے فرمایا توبہ کر تو وہ زبان سے تو بول نہ سکا بلکہ دونوں آنکھوں کو

عنوا لسماء فتبسم النبي عليه السلام فقلت يا رسول الله ما حملك على ان تبتسم فقال النبي عليه السلام ان هذا المؤمن لم يعمل بلسانه التوبة واوما ببصره الى السماء وندم بقلبه فقال الله تعالى يا ملائكتي ان عبدي تجرعن التوبة بلسانه وقيم بقلبه فلا اضيع توبته وندامته بقلبه اشهدوا اني غفرت له - (درة المجالس)

آسمان کیطرف اُس نے پھیرا۔ آپ مسکرائے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کس وجہ سے مسکرائے ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ مومن زبان سے تو توبہ نہیں کر سکا لیکن اس نے آنکھوں سے آسمان کیطرف اشارہ کیا ہے اور دل میں نادم ہوا ہے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اے میرے فرشتو میرا بندہ زبان سے توبہ کرنے سے عاجز ہو گیا ہے لیکن دل سے شرمندہ ہوا ہے میں اسکی توبہ ضائع نہ کرونگا گواہ رہو کہ میں نے بخش دوں گا۔ (درة المجالس)

قال الله تعالى في سورة النور وتوبوا الى الله جميعا ايها المؤمنون لعلكم تفلحون ه وقال بعض الحكماء تعرف توبة الرجل باربعة اشياء اولها ان يمنع لسانه من الفضول والغيبة والنميمة والكذب الثاني ان لا يرى في قلبه حسدا ولا عداوة باحد من الناس والثالث ان يترك اصحاب السوء ولا يصحب احدا منهم والرابع ان يكون مستعدا نادما على الذنب مستغفرا لما سبق من ذنوبه مجتهدا على طاعات ربه فقال الله تعالى في اية اخرى - يايها الذين امنوا توبوا الى الله توبة نصوحا - يعني صادقين في التوبة وتقال تنصحون لله فيها سئل عمر بن الخطاب رضي الله تعالى عنه عن التوبة النصوح فقال هو الرجل يتوب من عمل السوء ولا يعود اليه ابدا +

خدا تعالیٰ نے سورہ نور میں فرمایا ہے اور توبہ کرو اور رجوع کرو اللہ تعالیٰ کی طرف اے مومنو سب کے سب تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔ اور بعض حکماء نے فرمایا ہے آدمی کی توبہ چار چیزوں سے پہچانی جاتی ہے (اول) یہ کہ اپنی زبان کو فضول گوئی اور غیبت اور چغلی اور جھوٹ سے روکے (دوم) یہ کہ کسی کی عداوت اور حسد دل میں نہ رکھے۔ (سوم) یہ کہ اپنے بُرے دوستوں کی مصاحبت اور ملاقات چھوڑ دے (چہارم) یہ کہ موت کے لیے مستعد اور گناہوں پر نادم اور گذشتہ گناہوں کی معافی چاہنے والا ہو اور خدا تعالیٰ کی عبادت میں کوشاں ہو خدا تعالیٰ نے دوسری آیت میں فرمایا ہے کہ خدا تعالیٰ کے دربار میں خالص توبہ کرو یعنی توبہ کرنے میں سچے ہو۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ سے توبہ خالص کی نسبت پوچھا گیا۔ آپ نے فرمایا وہ یہ ہے کہ انسان بُرے کاموں سے توبہ کرے اور پھر کبھی اسکی طرف رجوع نہ کرے۔

روی عن ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما فی قوله تعالیٰ توبوا الی الله توبة نصوحا۔ قال التوبة النصوح الندم بالقلب والاستغفار باللسان والاضمار ان لا یعود الیه ابدا کما روی عن النبی علیه السلام انه قال المستغفر باللسان المصر علی الذنب کالمستهزئ بربه (روضة العلماء)

عن ثابت البنانی رضی الله عنه قال بلغنی ان ابلیس علیه اللعنة بکی حین نزلت هذه الآیة الکریمة۔ (تفسیر لباب)

عن ابی بکر رضی الله عنه عن النبی علیه السلام انه قال علیکم بلا اله الا الله والاستغفار فاکثروا منهما فان ابلیس علیه اللعنة قال اهلکت الناس بالذنوب والمعاصی واهلکونی بلا اله الا الله والاستغفار فلما رایت ذلک اهلکتهم بالهوی فهم یحسبون انهم مهتدون (در منثور)

عن النبی علیه السلام انه قال قال ابلیس علیه اللعنة یا رب وعزتک لا ازال اغوی بنی آدم ما دامت ارواحهم فی اجسادهم فقال الله تعالیٰ وعزتی وجلالی یا ملعون لا ازال اغفر لهم ما استغفروا

عن عطاء بن خالد انه قال بلغنی انه لما نزل قوله تعالیٰ ومن یغفر الذنوب الا الله ولم یصروا علی ما فعلوا وهم یعلمون۔ صاح ابلیس علیه اللعنة بجنوده وحث التراب علی راسه ودعا بالویل والثبور حتی جاءته جنوده من کل بر

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے خدا کے قول توبوا الی اللہ توبۃ نصوحا کے متعلق روایت ہے فرمایا توبہ خالص یہ ہے کہ انسان دل سے شرمندہ ہو اور زبان سے استغفار کرے اور اس بات کو دل میں رکھے کہ پھر کبھی اسکی طرف رجوع نہ کرونگا جیسا کہ نبی سے مروی ہے آپ نے فرمایا زبانی استغفار کرنیوالا گناہ پر اصرار کرنیوالا اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہنسی کرنیوالا ہے (روضۃ العلماء)

ثابت بنانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا جب یہ آیت شریف نازل ہوئی تب ابلیس علیہ اللعنۃ رویا

(تفسیر لباب)

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت نے فرمایا کثرت استغفار اور لا الہ الا اللہ پڑھنا مقرر کرو کیونکہ ابلیس کہتا ہے کہ میں نے لوگوں کو گناہوں سے ہلاک کیا ہے اور انہوں نے مجھ کو لا الہ الا اللہ اور استغفار سے ہلاک کیا ہے اسکے بعد میں نے انکو حرص و ہوا سے ہلاک کیا۔ اور وہ جانتے ہیں کہ ہدایت پر ہیں (در منثور)

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا ابلیس علیہ اللعنۃ نے کہا اے پروردگار تیری عزت کی قسم ہے میں بنی آدم کو ہمیشہ گمراہ کرونگا۔ پروردگار عالم نے فرمایا اے ملعون مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم ہے میں انکو بخشتا رہونگا جبتک کہ وہ استغفار کریں۔

عطا ابن خالد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا مجھے خبر پہنچی ہے کہ جب یہ آیت شریف ومن یغفر الذنوب الا اللہ الآیۃ نازل ہوئی ابلیس لعین اپنے لشکر سمیت رویا اور اپنے سر پر مٹی ڈالنے لگا۔ اور اُس نے افسوس سے پکارا۔ حتی کہ اسکا تمام لشکر جمع ہو گئے

وبجر تقالوا امالک یا سیدنا قال ایۃ نزلت فی کتاب
اللہ تعالیٰ لا یضر بعدھا احد من بنی آدم ذنب
قالوا وما ھی فاخبرھم قالوا انفتح لھم ابواب
الاھواء فلا یتوبون ولا یستغفرون و
یظنون انھم علی الحق فرضی بذلک (درمنثور)
عن انس بن مالک انہ قال سمعت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یقول قال اللہ تعالیٰ
یا ابن آدم انک ما دعوتنی ورجوتنی غفرت لک
ما کان ولا ابالی یا ابن آدم لو بلغت ذنوبک عنان
السماء ثم استغفرتنی غفرت لک ولا ابالی یا ابن
آدم لو اتیتنی بقراب الارض خطایا ثم لقیتنی
بان لا تشرک بی شیئا لاتیتک بقرابھا مغفرۃ
(اخرجہ الترمذی) وقد جاء فی الحدیث انہ علیہ
السلام قال من لزم الاستغفار جعل اللہ
لہ من کل ضیق مخرجا ومن کل ھم فرجا و
رزقہ من حیث لا یحتسب ۔
وفی حدیث اخر انہ علیہ السلام قال
یا ایھا الناس توبوا الی اللہ فانی اتوب الیہ
فی الیوم مائۃ مرۃ ۔
وفی حدیث اخر انہ علیہ السلام قال
کل بنی آدم خطاء وخیر الخطائین التوابون ۔

آگیا اور کہا ہے ای سردار اس نے کہا قرآن مجید میں ایک آیت نازل
ہوئی ہے کہ اس کے بعد بنی آدم کو کوئی گناہ ضرر نہیں
پہونچا سکتا۔ انہوں نے پوچھا وہ کیا ہے اس نے انکو بتایا
انہوں نے کہا تو ان کے لئے حرص وہوا کے دروازے کھولدے
کہ وہ نہ توبہ کریں بلکہ اپنے آپکو حق پر سمجھیں پس اس سے خوش ہوگیا (درمنثور)
انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہا میں نے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے فرماتے تھے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے
بنی آدم جب تم مجھے پکارتے ہو اور بخشش کی امید کرتے ہو تو میں
تمکو بے پرواہ ہو کر بخشدیتا ہوں اے بنی آدم اگر تمہارے
گناہ آسمان تک پہنچیں اور تم بخشش چاہو تو میں بخشدیتا ہوں
اور کسی کی پرواہ نہیں کرتا اے بنی آدم اگر تمہارے گناہ زمین کے برابر
ہوں اور تم نہیں شرک نہ کرو پھر تو مجھ سے ملو تو میں بھی زمین کے برابر بخشش سے تمہیں ملونگا
(روایت کیا اسے ترمذی نے) ایک حدیث شریف میں آیا ہے کہ نبی صلے
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص استغفار کو لازم پکڑے خدا تعالیٰ
اسے ہر تنگی سے کشائش دیتا ہے اور ہر غم سے نجات دیتا ہے اور
اسے بیگمان جگہ سے رزق دیتا ہے ۔
اور ایک حدیث میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا اے لوگو توبہ کرو۔ کیونکہ میں دن بھر میں سو دفعہ توبہ
کرتا ہوں ۔
اور دوسری حدیث میں ہے آپ نے فرمایا تمام بنی آدم خطاکار
ہیں اور اچھے خطاکار وہ ہیں جو پھر توبہ بھی کریں۔

ماہ رجب کی عبادت کا ثواب

روی عن النبی علیہ السلام انہ قال من احیا
اول لیلۃ من رجب لم یمت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ جو شخص رجب
کی پہلی رات بیدار رہا۔ اس کا دل دلوں کے مرنے

قلبه إذا ماتت القلوب وصب الله الخير من رأسه
صبًّا وخرج من ذنوبه كيوم ولدته أمه ويشفع
سبعين ألفًا من أهل الخطايا قد استوجبوا النار
عن أنس بن مالك عن النبي عليه السلام أنه قال
من صلى بعد المغرب في ليلة من رجب عشرين
ركعة يقرء في كل ركعة فاتحة الكتاب و
الإخلاص وسلم عشر تسليمات حفظه الله تعالى
وأهل بيته وعياله من بلاء الدنيا وعذاب
الآخرة - (زبدة الواعظين)

روي عن النبي عليه السلام أنه قال ألا إن
رجب شهر الله الأصم فمن صام منه
يومًا إيمانًا واحتسابًا استوجب عليه رضوان
الله تعالى الأكبر ومن صام يومين لا يصف
الواصفون من أهل السماء والأرض ما له عند
الله تعالى من الكرامة ومن صام ثلثة أيام عوفي
من كل بلاء الدنيا وعذاب الآخرة والجنون و
الجذام والبرص من فتنة الدجال ومن صام
سبعة أيام غلقت عنه سبعة أبواب جهنم و
من صام ثمانية أيام فتحت ثمانية أبواب الجنة
ومن صام عشرة أيام لم يسأل من الله شيئًا إلا
أعطاه ومن صام خمسة عشر يومًا غفر الله
تعالى ذنوبه ما تقدم وبدل له سيئاته حسنات
ومن زاد زاد الله أجره (زبدة الواعظين)

قيل إن في رجب ثلاثة أحرف راؤه دالة
على رحمة الله تعالى كأنه يقول يا عبدي جعلت

کے وقت نہ مریگا۔ اور خدا تعالیٰ اس کے سر پر نیکی ڈالے اور وہ
گناہوں سے ایسا پاک ہو گا کہ گویا وہ آج پیدا ہوا جیسے اسی وقت
پیدا ہوا ہے اور ستر ہزار اہل نار کی شفاعت کریگا۔

انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جو شخص رجب کی کسی رات مغرب
کے بعد بیس رکعت نماز پڑھے کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ اور
سورہ اخلاص پڑھے اور دس سلام سے پڑھے تو خدا تعالیٰ
اسے معہ اسکے اہل عیال مصائب دنیا اور عذاب آخرت سے
بچا لیگا۔ (زبدۃ الواعظین)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے آپ نے فرمایا
جان لو کہ رجب کا مہینہ اصم ہے جس شخص نے اسمیں ایکدن
ایمان سے برائے طلب ثواب روزہ رکھا واجب ہے اسپر رضامندی
اللہ تعالیٰ کی اور جس نے دو دن رکھا تو جو اسکی جزا میں اسے
خدا تعالیٰ سے حصہ ملیگا اسکی کوئی تعریف نہیں کر سکتا اور
جس نے تین دن رکھا وہ کل مصائب دنیا عذاب آخرت اور جنون
اور جذام۔ اور برص۔ اور فتنہ دجال سے نجات پائیگا
اور جس نے سات روزے رکھے اسکے لئے دوزخ کے
سات دروازے بند کئے جائیں گے اور جس نے
آٹھ رکھے اسکے لئے جنت کے آٹھ دروازے کھولے
جائیں گے اور جس نے دس روزے رکھے وہ جو خدا
تعالیٰ سے مانگے گا وہ اسے دیگا۔ اور جو پندرہ رکھے
خدا تعالیٰ اسکے تمام گناہ بخشیگا اور اسکی برائیوں کو نیکیوں سے
بدل دیگا اور جو زیادہ رکھیگا اللہ اسکے اجر زیادہ کریگا۔ (زبدہ)

بیان کیا جاتا ہے کہ رجب کے تین حرف ہیں ر اللہ تعالیٰ
کی رحمت پر دلالت کرتی ہے اور ج بندہ کے جرم پر اور ب خدا تعالیٰ کے

عن الله تعالٰى انه يقول يا عبدي جعلت جرمك وجنايتك بين يدي رحمتي فلا يبقى لكم جرم ولا جناية بحرمة شهر رجب (مجالس الانوار)

وقيل ان رجب بعد ما يمضي يصعد الى السماء فيقول الله تعالى يا شهري هل عصوك ويطيعوك فيسكت ولا يتكلم حتى يسأل ثانيا وثالثا ثم يقول الهي انت ستار العيوب امرت خلقك بان تستروا عيوب غيرهم وسماني رسولك اصم انا سمعت طاعتهم ولم اسمع معصيتهم فلذلك سمي الاصم ثم يقول الله تعالى انت شهري معيب اصم وعبادي معيبون قبلتهم مع عيوبهم بحرمتك كما قبلتك وانت معيب واغفر لهم بندامة واحدة فيك ولا تكتب لهم المعاصي فيك (عجيبه)

وقيل سمي اصم لان الكرام الكاتبين يكتبون الحسنات والسيئات في سائر الشهور وفي هذا الشهر يكتبون الحسنات ولا يكتبون السيئات فلا يسمعون فيه شرا حتى يكتب

وقال عليه السلام ان رجب شهر الله وشعبان شهري ورمضان شهر امتي -

واخرج ابو محمد الخلال في فضائل رجب عن ابن عباس رضي الله عنه انه قال صوم اول يوم من رجب كفارة ثلاث سنين والثاني كفارة سنتين والثالث كفارة سنة ثم كل يوم كفارة

کے فضل و احسان پر گویا خدا تعالیٰ فرماتا ہے اے بندے تیرے سب گناہ بخش دئیے تیرا کوئی گناہ وغیرہ رجب کی وجہ سے نہیں رہا۔ (مجالس الانوار)

کہا جاتا ہے رجب گذرنے کے بعد جب آسمان کی طرف چڑھتا ہے تو اسے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے میرے مہینے کیا لوگوں نے مجھے دوست رکھا اور تیری تعظیم کی وہ چپ رہتا ہے حتی کہ دوسری تیسری دفعہ پوچھا جاتا ہے پھر کہتا ہے الٰہی تو ستار العیوب ہے تو نے اپنی مخلوق کو دوسروں کے عیب چھپانے کا حکم دیا ہے اور تیرے رسول نے میرا نام اصم رکھا ہے میں نے انکی طاعت سنی ہے گناہ نہیں سنے اس لئے میرا نام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اصم رکھا ہے پھر خدا تعالیٰ فرمائیگا تو میرا مہینہ اصم معیوب ہے اور میرے بندے بھی معیوب ہیں وہ عیوب کے ہیں لیکن تیری عظمت کی وجہ سے قبول کرتا ہوں جیسا کہ تجھے قبول کیا ہوا اور میں انہیں تجھ میں ایک ندامت کی وجہ سے بخش دونگا اور انکے تجھ میں گناہ نہ لکھے جائینگے [illegible]

اور بعض لوگوں نے اسکے اصم نام ہونے کی یہ وجہ بیان کی ہے کہ کراماً الکاتبین ہمیشہ برائیاں اور حسنات نامہ اعمال میں درج کرتے ہیں مگر اس مہینے میں نیکیاں لکھتے ہیں اور برائیاں نہیں لکھتے گویا وہ بدیوں کو سنتے ہی نہیں کہ لکھیں (مشکوٰۃ الانوار)

اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ رجب اللہ تعالیٰ کا مہینہ ہے اور شعبان میرا مہینہ ہے اور رمضان میری امت کا

اور ابو محمد خلال نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے فضائل رجب میں بیان کیا ہے کہ رجب کے پہلے دن کا روزہ تین سال کا کفارہ ہے اور دوسرے دن کا روزہ دو سال کا۔ اور تیسرے دن کا ایک سال کا پھر ہر دن کا

شهر (كما في الجامع الصغير)
قال أبو هريرة رضي الله عنه أنه عليه السلام
لم يصم بعد رمضان إلا رجب وشعبان
(أخرجه البخاري ومسلم)
أنه قال عليه السلام إن في الجنة نهرا يقال
له رجب أشد بياضا من اللبن وأحلى من العسل
من صام يوما من رجب سقاه الله تعالى من
ذلك النهر (أعرجيه)
حكي أن امرأة في بيت المقدس كانت تعابد
إذا جاء رجب تقرأ كل يوم قل هو الله أحد
اثنتي عشرة مرة تعظيما له وكانت تنزع الثوب
الأطلس وتلبس ثوابا لبلاس فمرضت في
رجب فأوصت ابنها أن يدفنها مع بلاسها
فكفنها ابنها في ثياب مرتفعة رياء للناس
فرآها في المنام فقالت يا بني لم لم تأخذ وصيتي
إني غير راضية منك فانتبه فزعا ونبش قبرها
فلم يجدها في قبرها وتحير وبكى بكاء
شديدا فسمع نداء يقول أما علمت أن من
أعظم شهرنا رجب لا نتركه في القبر فريدا وحيدا
(زبدة الواعظين)
روي عن أبي بكر الصديق رضي الله تعالى
عنه أنه قال إذا مضى ثلث الليل من رجب
في أول جمعة لا يبقى ملائكة في السموات ولا
في الأرض إلا ويجتمعون في الكعبة فينظر الله إليهم
ويقول يا ملائكتي اسألوا ما شئتم فيقولون ربنا

ایک ماہ کا کفارہ ہے (اسی طرح جامع صغیر میں ہے)
ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم رمضان شریف کے سوا رجب و شعبان
میں بھی روزے رکھا کرتے تھے (روایت کیا بخاری اور مسلم)
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بہشت
میں ایک نہر ہے جسے رجب کہا جاتا ہے دودھ سے زیادہ
سفید اور شہد سے میٹھی ہے جو شخص رجب میں ایک دن کا
روزہ رکھے اللہ تعالیٰ اس نہر سے پانی پلائیگا (اعرجیہ)
بیان کیا جاتا ہے کہ ایک عورت بیت المقدس میں عبادت
کیا کرتی تھی جب ماہ رجب آتا تو وہ اسکی عظمت کے سبب بارہ دفعہ
سورہ اخلاص پڑھتی اور اپنا ریشمی لباس اتار کر موٹا لباس پہنتی
اتفاق سے بیمار ہوگئی اور اس نے اپنے بیٹے کو نصیحت کی
کہ اسے موٹے کپڑوں میں دفن کرے۔ اس کے بیٹے نے
فاخرہ کپڑوں میں لوگوں کو دکھلانے کے لئے دفن کیا
اس نے اسے خواب میں دیکھا کہ وہ کہتی ہے اے بیٹا میں تجھ پر
ناراض ہوں کہ تو نے میری وصیت پر عمل نہیں کیا۔ وہ
اچانک جاگ اٹھا۔ اور اسکی قبر کو کھودا لیکن اسے
قبر میں نہ پایا اس لئے وہ حیران ہوکر سخت رویا کہ ایک ندا
سنی کیا تو نہیں جانتا کہ ہمارے ماہ رجب کی عظمت
کرے ہم اسے قبر میں اکیلا نہیں چھوڑتے (زبدۃ الواعظین)
ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جب
ماہ رجب کے پہلے جمعہ کی تہائی رات گذر چکتی ہے تو زمین و
آسمان کے تمام فرشتے کعبہ شریف میں اکٹھے ہوتے ہیں۔
اللہ تبارک وتعالیٰ انہیں دیکھتا ہے اور فرماتا
ہے میرے فرشتو جو چاہو مانگو وہ کہتے ہیں

حَاجَتُنَا اَنْ تَغْفِرَ لِمَنْ صَامَ رَجَبَ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ -

ہماری حاجت یہ ہے کہ تو رجب کے روزہ دار کو بخشدے خدا تعالیٰ فرماتا ہے میںنے اسے بخشدیا -

وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ كُلُّ النَّاسِ جِيَاعٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِلَّا الْاَنْبِيَاءَ وَاَهَالِيَهُمْ وَصَائِمُ رَجَبَ وَشَعْبَانَ وَرَمَضَانَ فَاِنَّهُمْ شِبَاعٌ لَا جُوْعَ لَهُمْ وَلَا عَطَشُ (زبدۃ الواعظین)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ انبیاء اور انکے اہل اور روزہ دار رجب اور شعبان اور رمضان کے سوا سب لوگ قیامت کے دن بھوکے ہونگے اور انکو نہ بھوک ہوگی اور نہ پیاس -

(زبدۃ الواعظین)

رُوِيَ فِي الْخَبَرِ اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ يُنَادِيْ مُنَادٍ اَيْنَ الرَّجَبِيُّوْنَ فَيَخْرُجُ نُوْرٌ فَيَتْبَعُ جِبْرَائِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَمِيْكَائِيْلَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ ذٰلِكَ النُّوْرَ وَيَتْبَعُ الرَّجَبِيُّوْنَ ثُمَّ يَمُرُّوْنَ عَلَى الصِّرَاطِ كَالْبَرْقِ الْخَاطِفِ ثُمَّ يَسْجُدُوْنَ لِلّٰهِ تَعَالٰى شُكْرًا لِتَجَاوُزِهِمُ الصِّرَاطَ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى اَيُّهَا الرَّجَبِيُّوْنَ اِرْفَعُوْا رُءُوْسَكُمْ اَلْيَوْمَ قَدْ قَضَيْتُمُ السُّجُوْدَ فِي الدُّنْيَا فِيْ شَهْرِيْ اِرْجِعُوْا اِلٰى مَنَازِلِكُمْ (رونق المجالس)

روایت ہے قیامت کے دن پکارنیوالا پکارے گا - کہاں ہیں رجبی پس ایک نور نکلیگا - اور حضرت جبرائیل اور میکائیل علیہما السلام اس نور کے پیچھے بھاگینگے اور اہل رجب بھی - پھر وہ پلصراط پر بجلی کیطرح گذرینگے اور اللہ تعالیٰ کی جناب میں پلصراط سے گذرنیکے شکرانہ میں سجدہ کرینگے اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے اہل رجب آج اپنے سر اٹھاؤ تم دنیا میں میرے ماہ میں سجدے کرچکے ہو - اپنی جگہہ کی طرف جاؤ -

(رونق المجالس)

حُكِيَ عَنْ ثَوْبَانَ اَنَّهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرَرْنَا بِمَقْبَرَةٍ فَوَقَفَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَبَكٰى بُكَاءً شَدِيْدًا ثُمَّ دَعَا اللّٰهَ فَقُلْتُ لِمَ بَكَيْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ يَا ثَوْبَانُ هٰؤُلَاءِ يُعَذَّبُوْنَ فِيْ قُبُوْرِهِمْ وَدَعَوْتُ لَهُمْ فَخَفَّفَ اللّٰهُ عَنْهُمُ الْعَذَابَ ثُمَّ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَا ثَوْبَانُ لَوْ صَامَ هٰؤُلَاءِ يَوْمًا مِنْ رَجَبَ وَمَا نَامُوْا لَيْلَةً مِنْهُ مَا عُذِّبُوْا فِيْ قُبُوْرِهِمْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَصَوْمُ يَوْمٍ وَقِيَامُ لَيْلَةٍ مِنْهُ يَمْنَعُ عَذَابَ الْقَبْرِ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَا ثَوْبَانُ

ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ہم حضور کائنات کے ہمراہ ایک قبر پر گذرے - اور آپ اسپر کھڑے ہو کر سخت روئے پھر اُس کے لئے دعا کی میں نے عرض کیا یارسول اللہ آپ کیوں روئے فرمایا یہ اپنی قبروں میں عذاب دیئے جاتے ہیں اور میں نے انکے لئے دعا کی اللہ تعالیٰ نے انکا عذاب کم کردیا - پھر فرمایا اگر یہ رجب شریف میں ایک بھی روزہ رکھتے اور ایک رات خدا کی یاد کرتے تو عذاب نہ دیئے جاتے میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا ایک دن کا روزہ اور ایک رات کا قیام عذاب قبر روکتا ہے فرمایا اے ثوبان

وَالَّذِیْ بَعَثَنِیْ بِالْحَقِّ نَبِیًّا مِّنْ مُسْلِمٍ وَّمُسْلِمَۃٍ یَصُوْمُ یَوْمًا وَیَقُوْمُ لَیْلَۃً مِّنْ رَجَبَ یُرِیْدُ بِھِمَا وَجْہَ اللہِ تَعَالیٰ اِلَّا کَتَبَ اللہُ لَہٗ عِبَادَۃَ سَنَۃٍ صَامَ نَھَارَھَا وَقَامَ لَیَالِیَھَا (زبدۃ الواعظین)

قسم ہے اُس ذات کی جسنے مجھے نبی کرکے بھیجا ہے کہ جو مسلم رجب میں خالص نیت سے ایک روزہ رکھے اور ایک رات قیام کرے خدا تعالیٰ اسکے لئے سال کی عبادت لکھتا ہے (زبدۃ الواعظین)

وَفِیْ خَبَرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ خَلَقَ اللہُ تَعَالیٰ وُجُوْہَ الْحُوْرِ مِنْ اَرْبَعَۃِ اَلْوَانٍ اَبْیَضَ وَاَخْضَرَ وَاَصْفَرَ وَاَحْمَرَ وَخَلَقَ بَدَنَھَا مِنَ الزَّعْفَرَانِ وَالْمِسْکِ وَالْعَنْبَرِ وَالْکَافُوْرِ وَشَعْرَھَا مِنَ الْقَرَنْفُلِ فَمِنْ اَصَابِعِ رِجْلِھَا اِلٰی رُکْبَتِھَا مِنَ الزَّعْفَرَانِ الطَّیِّبِ وَمِنْ رُکْبَتِھَا اِلٰی ثُدْیِھَا مِنَ الْمِسْکِ وَمِنْ سُرَّتِھَا اِلٰی عُنُقِھَا مِنَ الْعَنْبَرِ وَمِنْ عُنُقِھَا اِلٰی رَأْسِھَا مِنْ کَافُوْرٍ وَلَوْ بَصَقَتْ بَصْقَۃً فِی الدُّنْیَا لَصَارَتْ مِسْکًا مَکْتُوْبٌ فِیْ صَدْرِھَا اسْمُ زَوْجِھَا وَاسْمٌ مِّنْ اَسْمَاءِ اللہِ تَعَالیٰ مَا بَیْنَ مَنْکِبَیْھَا فَرْسَخٌ فِیْ کُلِّ یَدٍ مِّنْ یَدَیْھَا عَشَرَۃُ اَسْوِرَۃٍ مِّنْ ذَھَبٍ فِیْ اَصَابِعِھَا عَشَرَۃُ خَوَاتِیْمَ وَفِیْ رِجْلَیْھَا خَلَاخِلُ مِنَ الْجَوَاھِرِ وَاللُّؤْلُؤِ (دقائق الاخبار)

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے آپنے فرمایا اللہ تعالیٰ نے حوروں کے منہ چار رنگ سے بنائے ہیں سفید۔ سبز۔ زرد۔ سرخ۔ اور اُن کا بدن زعفران اور کستوری اور عنبر اور کافور سے۔ اور انکے بال قرنفل سے۔ انگلیوں سے لیکر گھٹنوں تک زعفران سے اور گھٹنے سے ناف تک کستوری سے۔ اور ناف سے گردن تک عنبر سے۔ اور گردن سے سر تک کافور سے اگر وہ دنیا میں ایک دفعہ تھوک دے تو تمام دنیا کستوری ہو جائے اسکے سینہ میں اسکے خاوند کا اور اللہ تعالیٰ کا نام لکھا ہوا ہے۔ اور اسکے ایک مونڈھے سے دوسرے مونڈھے تک تین میل کا فاصلہ ہے اور ہر ایک ہاتھ میں سونے کے دس دس کنگن اور انگلیوں میں دس انگوٹھیاں ہیں اور پاؤں میں موتی اور جواہرات کے زیور ہیں

مردوں کی عورتوں پر فضیلت

اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَی النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللہُ بَعْضَھُمْ عَلٰی بَعْضٍ وَّبِمَآ اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِھِمْ

مرد عورتوں پر مسلط ہیں بسبب فضیلت بعض کے بعض پر اور بسبب اُس کے کہ وہ اپنے مال خرچ کرتے ہیں

سلہ یہ آیت سعد بن ربیع انصاری کے حق میں نازل ہوئی جبکہ انہوں نے اپنی بیوی کو طمانچہ مارا اور اُس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں شکایت کی آپنے قصاص کا حکم فرمایا اسوقت حضرت جبرئیل علیہ السلام بارگاہ کی جناب سے پیغام لائے کہ مرد عورتوں کے کاموں اور تادیب وغیرہ میں مسلط ہیں بسبب کمال عقل اور حسن تدبیر و زیادت قوت کے اسی لئے خدا تعالیٰ نے مردوں کے لئے نبوت امامت اور ولایت وغیرہ کو خاص کیا۔ ۱۲ منہ

فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَیْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰہُ

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّہٗ قَالَ قَالَ عَلَیْہِ السَّلَامُ خَیْرُ النِّسَآءِ اِمْرَءَۃٌ اِنْ نَظَرْتَ اِلَیْھَا سَرَّتْکَ وَاِنْ اَمَرْتَھَا اَطَاعَتْکَ وَاِنْ غِبْتَ عَنْھَا حَفِظَتْکَ فِیْ مَالِکَ وَنَفْسِھَا ثُمَّ تَلَا عَلَیْہِ السَّلَامُ اَلرِّجَالُ قَوَّامُوْنَ عَلَی النِّسَآءِ۔

عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِکٍ اَنَّہٗ قَالَ قَالَ عَلَیْہِ السَّلَامُ اَلْمَرْءَۃُ اِذَا صَلَّتْ خَمْسَھَا وَصَامَتْ شَھْرَھَا وَحَفِظَتْ فَرْجَھَا وَاَطَاعَتْ زَوْجَھَا تَدْخُلُ مِنْ اَیِّ اَبْوَابِ شَآءَتْ مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّۃِ (رواہ ابو النعیم)

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَنَّہٗ قَالَ قَالَ عَلَیْہِ السَّلَامُ اَلْمَرْءَۃُ الصَّالِحَۃُ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ رَجُلٍ غَیْرِ صَالِحٍ وَاَیُّمَا اِمْرَءَۃٍ خَدَمَتْ زَوْجَھَا سَبْعَۃَ اَیَّامٍ اُغْلِقَ عَنْھَا سَبْعَۃُ اَبْوَابِ النَّارِ وَفُتِحَتْ لَھَا ثَمَانِیَۃُ اَبْوَابِ الْجَنَّۃِ تَدْخُلُ مِنْ اَیِّ شَآءَتْ بِغَیْرِ حِسَابٍ۔

عَنْ عَآئِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا اَنَّھَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَا مِنْ اِمْرَءَۃٍ تَحِیْضُ اِلَّا کَانَ حَیْضُھَا کَفَّارَۃً لِّمَا مَضٰی مِنْ ذُنُوْبِھَا وَاِنْ قَالَتْ فِیْ اَوَّلِ الْیَوْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ وَاَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ کَتَبَ اللّٰہُ تَعَالٰی لَھَا بَرَآءَۃً مِّنَ النَّارِ وَجَوَازًا عَلَی الصِّرَاطِ وَاَمَانًا مِّنَ الْعَذَابِ وَرَفَعَ اللّٰہُ لَھَا بِکُلِّ یَوْمٍ وَّلَیْلَۃٍ دَرَجَۃَ اَرْبَعِیْنَ شَھِیْدًا

پس نیک عورتیں خدا تعالیٰ کی فرمانبردار اور نگہبانی کرنے والی ہیں خاوندوں کی غیبت میں کہ سبب اسکے کہ خدا نے انکو نگاہ رکھا

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا بہتر عورتوں کی وہ ہے کہ اگر تو اسکی طرف دیکھے تو وہ تجھے خوش کرے اور اگر تو اسے حکم کرے تو وہ تیری اطاعت کرے اور اگر تو نہیں ہے غائب ہو تو وہ تیری حفاظت کرے پھر آپ نے یہ آیت پڑھی اَلرِّجَالُ قَوَّامُوْنَ عَلَی النِّسَآءِ۔

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ نے فرمایا جب عورت پانچوں نمازیں پڑھے اور رمضان شریف کے روزے رکھے اور شرمگاہ کی حفاظت کرے اور اپنے خاوند کی اطاعت کرے تو وہ جنت میں جس دروازے سے چاہے داخل ہو (رواہ ابو نعیم)

عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا صالحہ عورت ہزار غیر صالحہ مرد سے بہتر ہے اور جو عورت اپنے خاوند کی سات دن خدمت کرے اس کو دوزخ کے سات دروازے بند کئے جائینگے اور آٹھ دروازے بہشت کے کھولے جائینگے جس سے چاہے بلا حساب داخل ہو۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو عورت حیض والی ہو اس کا حیض گذشتہ گناہوں کا کفارہ ہوگا اور اگر وہ پہلے دن الحمد للہ علی کل حال اور استغفر اللہ من کل ذنب کہے تو اللہ تعالیٰ اسے آگ سے بری کرے گا اور پل صراط سے گذاریگا۔ عذاب سے بیخطر اور ہر دن اور رات میں چالیس شہیدوں کا درجہ بلند کرے گا جب کہ وہ حیض میں خدا تعالیٰ

كانت ذاكرة لله تعالى في حيضها
وقال الحسن البصري هن والنساء القانتات
المطيعات لزوجها في الامور الشرعية -
حكي ان رجلا في عهد النبي عليه السلام خرج
غازيا فقال لامرأته لا تخرجي من هذا البيت
حتى ارجع اليك فمرض ابوها فارسلت الى
الرسول الله صلى الله عليه وسلم فقال عليه
السلام اطيعي زوجك وكذا مرة بعد مرة
فاطاعت زوجها ولم تخرج من البيت فمات
ابوها ولم تره فصبرت على ذلك حتى رجع
زوجها اليها فاوحى الله الى النبي عليه السلام
ان الله تعالى قد غفر لها باطاعة زوجها
وروى عبد الله بن مسعود رضي الله تعالى
عنه انه عليه السلام قال اذا اغتسلت المرأة
ثياب زوجها كتب الله لها كل شيء طلعت عليه
الشمس ورفع لها الف درجة -
(رواه ابو منصور في مسند الفردوس)
واما ذمهن فروي عن علي ابن ابي طالب رضي الله
تعالى عنه انه قال دخلت انا وفاطمة على
رسول الله صلى الله عليه وسلم فوجدناه باكيا
فقلنا ما ذا يبكيك يا رسول الله صلى
الله عليه واله وسلم فقال رأيت
النساء ليلة اسري بي الى السماء في
شدة عذاب فذكرت شانهن و
بكيت قلت يا رسول الله ما الذي

گویا ذکر کرنے والی ہو گی ۔
اور امام حسن بصری نے فرمایا نیک اور امور شرعیہ
میں خاوندوں کی اطاعت کرنیوالیوں کے لیے ہے
ذکر ہے کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کے
کے زمانہ میں جہاد کیلئے نکلا۔ اور اس نے اپنی عورت سے کہا
تو اس گھر سے میرے واپس آنے تک مت نکلنا اسکا باپ بیمار
ہوگیا تو اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم سے پوچھا
آپ نے فرمایا خاوند کی فرمانبرداری کر بہت دفعہ ایسا ذکر ہوا پس
اس نے خاوند کی فرمانبرداری کی اور گھر سے نہ نکلی
اس کا باپ مر گیا اور اس نے اسے نہ دیکھا عورت نے اس کے
آنے تک صبر کیا اللہ تعالیٰ نے نبی صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کیطرف
وحی بھیجی کہ اللہ تعالیٰ نے اسے خاوند کی تابعداری کیوجہ سے بخشدیا
عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کی ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب عورت اپنے خاوند
کے کپڑے دھوتی ہے تو اللہ ہزار نیکی لکھتا ہے اور ہزار خطا
معاف کر دیتا ہے اور ہر شے اسکے گناہ کیلئے بخشش مانگتی
ہے۔ اور اسکا ہزار درجہ بلند ہوتا ہے -
(روایت کیا اسے ابو منصور نے مسند فردوس میں)
لیکن عورتوں کی مذمت پس حضرت علی ابن ابی طالب رضی
اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا میں اور فاطمہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں گئے۔ کہ آپ رو رہے تھے
ہمنے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم آپ کیوں روتے ہیں
فرمایا میں نے شب معراج میں عورتوں کو سخت عذاب میں
دیکھا ہے۔ اب میں نے انکا حال یاد کیا اور رویا
میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ نے کیا

رأيت قال رأيت امرأة معلقة من شعرها و
يغلي دماغ رأسها ورأيت امرأة معلقة بلسانها
قد أخرجت يداها من ظهرها والقطران يصب
من حلقها ورأيت امرأة معلقة بثديها من وراء
ظهرها والزقوم يصب في حلقها ورأيت امرأة
معلقة شدت رجلاها مع يديها الى ناصيتها
وقد سلطت عليها حيات وعقارب ورأيت
امرأة تأكل جسدها والنار توقد من تحتها و
رأيت امرأة يقطع جسدها بمقراض من النار
ورأيت امرأة مسودة الوجه وتأكل امعاءها
ورأيت امرأة صماء عمياء خرساء في تابوت
من نار يخرج دماغها من منخرها وبدنها منتن
من البرص والجذام ورأيت امرأة رأسها
كرأس الخنزير وبدنها كبدن الحمار الف الف نوع
من العذاب ورأيت امرأة على صورة الكلب يدخل
العقارب والحيات من قبلها ومن فيها وتخرج من
دبرها والملائكة يضربون على رأسها بمقامع من نار
فقامت فاطمة وقالت يا ابي وياقرة عيني اخبرني ما كان
اعمال هذه النساء فقال عليه السلام يا فاطمة
اما المعلقة بشعرها فكانت لا تكتم شعرها
من الرجال اما المعلقة بلسانها فكانت تؤذي
زوجها بلسانها ثم قال عليه السلام ما من
امرأة تؤذي زوجها بلسانها الا جعل الله لسانها
يوم القيامة سبعين ذراعا ثم عقد خلف
عنقها ۔ (الحديث)

دیکھا فرمایا میں نے ایک عورت کو بالوں سے لٹکتی ہوئی دیکھا اور
اور اسکا دماغ ابل رہا تھا اور ایک عورت کو زبان سے لٹکتی ہوئی
دیکھا کہ اسکے ایک ہاتھ پیٹھ کیطرف سے نکلا ہوا تھا اور بدبودار تیل
اسکے حلق سے نکل رہی تھی اور میں نے ایک عورت کو چھاتی پر بندھے
ہوئے دیکھا کہ اسکی چھاتی پس پشت نکالی گئی ہے اور اسکے حلق میں
زقوم ٹپکایا جاتا ہے اور ایک عورت لٹکی ہوئی دیکھی کہ اسکے دونوں
پاؤں ہاتھوں کے ساتھ پیشانی سے بندھے ہوئے ہیں کہ اس پر سانپ اور بچھو مسلط
ہیں اور ایک کو دیکھا کہ وہ اپنے جسم کو کھاتی ہے اور اسکے نیچے آگ بھڑکائی
جاتی ہے اور ایک کو دیکھا کہ اسکا بدن آتش کی مقراض سے قطع
کیا جاتا ہے اور ایک کو سیاہ چہرہ دیکھا کہ وہ اپنی انتڑیوں
کو کھا رہی ہے اور ایک اندھی بہری گونگی عورت کو دیکھا جو دوزخ
کے تابوتوں میں مقید ہے اور اسکا بھیجا نتھنوں سے نکل رہا ہے
اور اسکا جسم کوڑھی جذامی سے زیادہ بدبودار ہے اور ایک کے
سر کو خنزیر کے سر کی طرح دیکھا اور اسکا بدن مثل حمار کے
ہے اور اس کیلئے ہزارہا قسم کے عذاب ہیں اور ایک کو کتے
کی صورت میں دیکھا کہ اسکی قبل یا اسکے منہ سے سانپ اور بچھو
داخل ہوتے ہیں اور دبر سے نکلتے ہیں اور فرشتے اسکے سر پر
آگ کی گرزیں مار رہے ہیں حضرت فاطمہ کھڑی ہوئے اور عرض
کیا حضور ان عورتوں کے کیسے اعمال تھے آپ نے فرمایا اے بیٹی!
وہ جو چٹیا کے بل لٹک رہی تھی وہ اپنے بالوں کو مردوں سے نہیں
چھپاتی تھی اور جو زبان کے بل لٹکتی تھی وہ اپنے خاوند کو
زبان سے ایذا دیا کرتی تھی پھر فرمایا جو عورت اپنے خاوند
کو زبان سے ایذا دیگی قیامت کے دن خدا تعالی اسکی زبان ستر
گز کر دے گا اور گدی کے پیچھے لگا دیگا۔

(الحدیث)

عَنْ اَبِیْ بَکْرِ الصِّدِّیْقِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّہٗ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَیُّمَا امْرَءَۃٍ عَذَّبَتْ زَوْجَہَا بِلِسَانِہَا فَہِیَ فِیْ لَعْنَۃِ اللّٰہِ وَسَخَطِہٖ وَلَعْنَۃِ الْمَلٰٓئِکَۃِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ ۝

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے سنا ہے کہ جو عورت اپنے خاوند کو زبان سے ایذا دے گی وہ اللہ تعالیٰ کے غصہ میں اور اس کے فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت میں رہے گی۔

عَنْ عُثْمَانَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا مِنْ اِمْرَءَۃٍ قَالَتْ لِزَوْجِہَا مَا رَاَیْتُ مِنْکُمْ خَیْرًا اِلَّا اَحْبَطَ اللّٰہُ عَمَلَہَا سَبْعِیْنَ سَنَۃً وَلَوْ کَانَتْ تَصُوْمُ النَّہَارَ وَتَقُوْمُ اللَّیْلَ وَاَمَّا الْمُعَلَّقَۃُ بِثَدْیِہَا فَکَانَتْ تُرْضِعُ اَطْفَالَ الْخَلْقِ مِنْ غَیْرِ اَمْرِ زَوْجِہَا وَاَمَّا الْمُعَلَّقَۃُ بِرِجْلَیْہَا فَکَانَتْ اِمْرَءَۃٌ تَخْرُجُ مِنْ بَیْتِہَا بِغَیْرِ اِذْنِ الزَّوْجِ وَلَا تَغْتَسِلُ مِنَ الْحَیْضِ وَالنِّفَاسِ وَاَمَّا الَّتِیْ تَاْکُلُ جَسَدَہَا فَکَانَتْ تَتَزَیَّنُ لِلرِّجَالِ تَغْتَابُ النَّاسَ وَاَمَّا الَّتِیْ یُقْطَعُ جَسَدُہَا بِمَقَارِضَ مِنَ النَّارِ فَکَانَتْ تُشْہِرُ نَفْسَہَا لِلنَّاسِ یَعْنِیْ لِیَرَوْا زِیْنَتَہَا وَتُحِبُّ کُلُّ مَنْ یَرَاہَا بِہٰذِہِ الزِّیْنَۃِ مِنَ الرِّجَالِ وَاَمَّا الَّتِیْ شُدَّ رِجْلَاہَا مَعَ یَدَیْہَا اِلٰی نَاصِیَتِہَا وَسُلِّطَتْ عَلَیْہَا الْحَیَّاتُ وَالْعَقَارِبُ فَکَانَتْ تَقْدِرُ عَلَی الصَّلٰوۃِ وَالصِّیَامِ وَلَمْ تَتَوَضَّاْ وَلَمْ تَغْتَسِلْ وَلَمْ تَغْتَسِلْ مِنَ الْجَنَابَۃِ وَاَمَّا الَّتِیْ رَاْسُہَا کَرَاْسِ الْخِنْزِیْرِ وَبَدَنُہَا کَبَدَنِ الْحِمَارِ فَکَانَتْ نَمَّامَۃً وَکَذَّابَۃً وَاَمَّا الَّتِیْ عَلٰی صُوْرَۃِ الْکَلْبِ فَکَانَتْ فَتَّانَۃً تُبْغِضُ زَوْجَہَا۔

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ جو عورت اپنے خاوند کو کہے میں نے تجھ سے کبھی بھلائی نہیں دیکھی خدا تعالیٰ اسکے ستر سال کے عمل ضائع کر دیگا اگرچہ وہ دن کو روزہ رکھتی اور رات کو قیام کرتی ہو۔ اور جو پھانی کے بل لٹک رہی تھی وہ جو خاوند کی بے اجازت لوگوں کے بچوں کو دودھ پلاتی تھی۔ اور پاؤں کے بل لٹک رہی تھی وہ جو خاوند کی بلا اجازت شوہر گھر سے باہر نکلتی تھی اور حیض و نفاس سے غسل نہ کرتی تھی۔ اور جو اپنا جسم کھاتی تھی وہ تھی جو لوگوں کے لئے زینت لگاتی اور لوگوں کی غیبت کرتی تھی اور جسکا بدن آتشی مقراض سے کاٹا جاتا تھا وہ لوگوں میں مشہور ہونے اور مردوں کو عاشق بنانے کے لئے زینت کیا کرتی تھی اور جس کے ہاتھ پاؤں پیشانی سے بندھے ہوئے تھے اور اُس پر سانپ اور بچھو مسلط تھے۔ وہ نماز اور روزے پر قادر تھی۔ لیکن نہ پڑھتی تھی۔ اور نہ وضو کرتی۔ اور نہ غسل جنابت کرتی تھی۔ اور جس کا سر خنزیر کے سر کی طرح تھا۔ اور بدن حمار کی مانند وہ چغلخور اور جھوٹی عورت تھی۔ اور وہ جو کتے کی صورت پر تھی۔ وہ فتنہ انگیز تھی۔ اور اپنے خاوند کو ناراض کیا کرتی تھی۔

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ اَنَّہٗ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَیُّمَا امْرَءَۃٍ قَالَتْ لِزَوْجِھَا
عَلَیْکَ لَعْنَۃُ اللّٰہِ وَھِیَ ظَالِمَۃٌ لَعَنَھَا اللّٰہُ تَعَالٰی
مِنْ فَوْقِ سَبْعِ سَمٰوٰتٍ وَکُلُّ شَیْءٍ خَلَقَہُ اللّٰہُ
اِلَّا الثَّقَلَیْنِ اَیِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ ۔

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ رض اَنَّہٗ قَالَ سَمِعْتُ
رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَیُّمَا امْرَءَۃٍ
دَخَلَتْ عَلٰی زَوْجِھَا الْغَمَّ فِیْ اَمْرِ النَّفَقَۃِ اَوْ کَلَّفَتْ
مَالَا یُطِیْقُ لَا یَقْبَلُ اللّٰہُ مِنْھَا صَرْفًا وَلَا عَدْلًا

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ اَنَّہٗ قَالَ سَمِعْتُ
رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ
لَوْ کَانَ جَمِیْعُ مَا فِی الْاَرْضِ ذَھَبًا وَفِضَّۃً وَحَمَلَتْہُ
امْرَءَۃٌ اِلٰی بَیْتِ زَوْجِھَا ثُمَّ فَخَرَتْ عَلَیْہِ یَوْمًا
مِنَ الْاَیَّامِ تَقُوْلُ لَہٗ مَنْ اَنْتَ اِنَّمَا الْمَالُ لِیْ وَلَا
مَالَ لَکَ لَحَبِطَ اللّٰہُ عَمَلَھَا وَلَوْ کَانَ کَثِیْرًا

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّہٗ قَالَ سَمِعْتُ
رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ
یَقُوْلُ اَیُّمَا امْرَءَۃٍ خَرَجَتْ مِنْ بَیْتِ زَوْجِھَا
بِغَیْرِ اِذْنِہٖ لَعَنَتْھَا کُلُّ شَیْءٍ طَلَعَ عَلَیْہِ الشَّمْسُ
وَالْقَمَرُ حَتّٰی تَرْجِعَ بَیْتَ زَوْجِھَا

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا اَنَّہٗ قَالَ سَمِعْتُ
رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَرْءَۃُ
اِذَا خَرَجَتْ مِنْ بَابِ دَارِھَا مُزَیَّنَۃً وَمُعَطَّرَۃً
وَالزَّوْجُ بِذٰلِکَ رَاضٍ بُنِیَ لِزَوْجِھَا
بِکُلِّ قَدَمٍ بَیْتٌ فِی النَّارِ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ الْمَلِکِ

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہ جو عورت اپنے خاوند
پر لعنت کرے وہ ظالمہ ہو خدا تعالیٰ اسپر سات آسمان پر
سے لعنت کرتا ہے اور تمام مخلوق سوائے انس و جنات
کے اسپر لعنت کرتی ہے ۔

عبداللہ بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا
کہ جس عورت کے خاوند کو کوئی غم پہنچے امر نفقہ میں یا وہ دے
الایطاق تکلیف دے خدا تعالیٰ اسکے فرض قبول کریگا نہ نفل

عبداللہ بن عمر فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم سے سنا کہ فرماتے تھے کہ اگر تمام ما فی الارض
سونا اور چاندی ہو جائے اور عورت اسے اپنے خاوند کے
گھر اٹھا لیجائے پھر کسی دن اسکو فخر سے کہے تو تو کون
ہے مال تیرا نہیں بلکہ میرا ہے اللہ تعالیٰ اسکے خواہ
کسقدر عمل ہوں سب ضائع کرے گا ۔

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ نے
فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرماتے
ہوئے سنا کہ جو عورت بلا اذن خاوند کے گھر سے نکلے
اسکے واپس آنے تک روئے زمین کی اشیاء اسپر
لعنت کرتی ہیں ۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا میں نے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سنا کہ جو عورت اپنے
گھر کے دروازے سے زینت اور خوشبو لگا کر نکلے اور اسکا
خاوند اس سے خوش ہو اسکے لئے ہر قدم کے
لئے دوزخ میں گھر بنایا جاتا ہے ۔ نعوذ باللہ الملک

الجبار

عَنْ طَلْحَۃَ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّہٗ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَیُّمَا امْرَءَۃٍ کَلَحَتْ فِیْ وَجْہِ زَوْجِہَا فَتَدْخُلُ عَلَیْہِ الْغَمُّ فَہِیَ فِیْ سَخَطِ اللّٰہِ اِلٰی اَنْ تَضْحَکَ فِیْ وَجْہِ زَوْجِہَا فَتَدْخُلُ عَلَیْہِ السُّرُوْرُ۔

عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ عَلَیْہِ السَّلَامُ اِذَا دَعَا الرَّجُلُ امْرَءَتَہٗ اِلٰی فِرَاشِہٖ فَامْتَنَعَتْ فَبَاتَ الزَّوْجُ غَضْبَانَ عَلَیْہَا لَعَنَتْہَا الْمَلٰئِکَۃُ حَتّٰی تُصْبِحَ (رواہ البخاری ومسلم غیرہما)

عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِیِّ اَنَّہٗ قَالَ دَخَلَتْ فَاطِمَۃُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا نَظَرَتْ اِلَیْہِ دَمَعَتْ عَیْنَاہَا وَتَغَیَّرَ لَوْنُہَا فَقَالَ عَلَیْہِ السَّلَامُ مَالَکِ یَا بُنَیَّۃُ قَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ بَیْنِیْ وَبَیْنَ عَلِیٍّ رَضِیَ الْبَارِحَۃَ مِزَاحٌ وَّ تَنَاسَمَ الْکَلَامُ اِلٰی غَضَبِ عَلِیٍّ بِکَلِمَۃٍ خَرَجَتْ مِنْ فِیَّ فَلَمَّا رَاَیْتُ اَنَّ عَلِیًّا قَدْ غَضِبَ نَدِمْتُ وَغَمِمْتُ فَقُلْتُ لَہٗ یَا حَبِیْبِیْ اِرْضَ عَنِّیْ وَ طُفْتُ حَوْلَہُ اثْنَتَیْنِ وَسَبْعِیْنَ مَرَّۃً حَتّٰی رَضِیَ عَنِّیْ وَضَحِکَ فِیْ وَجْہِیْ مَعَ الرِّضٰی وَاَنَا خَائِفَۃٌ مِنْ رَبِّیْ فَقَالَ لَہَا النَّبِیُّ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَالَّذِیْ بَعَثَنِیْ بِالْحَقِّ نَبِیًّا اِنَّکِ لَوْ مُتِّ قَبْلَ اَنْ رَضِیَ عَلِیٌّ عَلَیْکِ لَمْ اُصَلِّ عَلَیْکِ ثُمَّ قَالَ یَا بُنَیَّۃُ اَمَا عَلِمْتِ اَنَّ رِضَی الزَّوْجِ ہُوَ رِضَی اللّٰہِ وَغَضَبَ الزَّوْجِ ہُوَ غَضَبُ اللّٰہِ یَا بِنْتِ اَیُّمَا امْرَءَۃٍ

الجبار

طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا جو عورت اپنے خاوند سے ترش رو ہو کر رنج کرے گی جبتک اپنے خاوند سے ترش رو ہو کر رنج کرے گی۔ وہ اللہ تعالیٰ کے غضب میں رہے گی۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر مرد اپنی عورت کو اپنے بستر پر بلائے اور نہ آئے اور وہ غصہ میں رات گذارے صبح تک فرشتے اس عورت پر لعنت بھیجتے ہیں (رواہ البخاری ومسلم وغیرہما)

سلمان فارسی روایت کرتے ہیں کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں گئیں جب آپکی طرف دیکھا تو آنسو بھرآئے اور رنگ اڑ گیا۔ آپ نے فرمایا اے بیٹی تجھے کیا ہوا۔ عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو حضرت علیؓ کی خوش طبعی کرتے کرتے میرے منہ سے ایسا کلمہ نکل گیا کہ حضرت علی اس سے ناراض ہو گئے اور اسلئے میں پریشان ہوئی۔ اور کہا خدا کے لئے مجھ سے راضی ہو جاؤ۔ اور بہتر دفعہ آپکے گرد گھومی حتی کہ آپ راضی ہو گئے۔ اور خوشی سے ہنسے اور میں خدا تعالیٰ سے ڈرتی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اس ذات پاک کی جس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا اگر تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ناراضی کی حالت میں مر جاتی تو میں تیرا جنازہ نہ پڑھتا پھر فرمایا بیٹی کیا تو نہیں جانتی کہ خاوند کی رضا مندی خدا تعالیٰ کی رضامندی ہے۔ اور خاوند کا غصہ خدا تعالیٰ کا غصہ ہے۔

عبدت كعبادة مريم بنت عمران ثم تمرهر
عنها زوجها لم يقبل الله تعالى عنها يا بنت افضل
اعمال النساء طاعة الزوج وبعده ليس لها
عمل افضل من الغزل يا بنت جلوس ساعة
عند الغزل خير لهن من عبادة سنة و
يكتب لهن بكل طاعة اى بكل نوع
من الثياب عن غزلهن ثواب شهيد يا بنت
ان المرءة اذا غزلت حتى تكسو ازواجها و
صبيانها وجبت لها الجنة واعطاها الله
لكل شعر بل من اثوابها مدينة فى الجنة -
قال النبى عليه السلام ايما رجل كان له
امرأتان فلم يعدل بينهما فى النفقة ولم
يسو بينهما فى المجىء والطعم والشرب
فهو برىء منى انا برىء منه ولا نصيب له
فى شفاعتى الا ان يتوب -
وقال عليه السلام من كان له امرأتان
فمال الى احداهما دون الاخرى وفى رواية
لم يعدل بينهما جاء يوم القيامة واحد شقيه
مائل وكذا فى مرشد المتاهلين -
وقال النبى عليه السلام امرءة صالحة خير
عند الله من الف رجل ايما امرءة
خدمت زوجها سبعة ايام ورضى عنها زوجها
اغلق الله تعالى عنها سبعة ابواب النار و
فتح الله تعالى عنها ثمانية ابواب الجنة
فتدخلها من اى باب شاءت بلا حساب

اے بیٹی جو عورت مریم بنت عمران جیسی عابدہ ہو اور
اس سے اسکا شوہر ناراض ہو خدا تعالیٰ اسکی عبادت قبول
نہیں کرتا۔ اے بیٹی عورتوں کے اعمال میں افضل
خاوند کی فرمانبرداری ہے اور بعد ازاں سوت کاتنا
افضل ہے اے بیٹی کاتنے کے لئے ایک گھڑی بیٹھنا سال
کی عبادت سے بہتر ہے اور اسکے کتے ہوئے سوت کے
ہر کپڑے کے عوض میں ایک شہید کا ثواب ملتا ہے اے
بیٹی جب عورت کاتتی ہے اور اپنے خاوند اور بچوں کے
کے کپڑے بناتی ہے اسکے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے
اور ہر تہ بند کے عوض ایک شہر خدا تعالیٰ عطا کریگا۔
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس شخص کی دو
عورتیں ہوں اور خرچ اور سونے بیٹھنے اور کھانے
پینے میں تسویہ نہ کرے وہ مجھ سے بری ہے
اور میں اس سے بری ہوں اور بجز توبہ اسے
میری شفاعت نصیب نہیں۔
اور آپنے فرمایا جس شخص کی دو جوروئیں ہوں اور
ایک کی طرف زیادہ رغبت کرے اور ایک روایت
میں ہے۔ انمیں عدل نہ کرے تو قیامت کے دن آدھا دھڑ
گھسٹتا ہوا آئے گا۔ جیسا کہ مرشد المتاہلین میں ہے
اور فرمایا نیک عورت اللہ کے نزدیک ہزار مرد سے
بہتر ہے۔ اور جو عورت سات دن اپنے خاوند کی خدمت
کرے اور وہ اس سے خوش ہو۔ خدا تبارک و
تعالیٰ اس سے سات دروازے آتش کے بند
کریگا۔ اور اللہ تبارک و تعالیٰ اس کے
لئے آٹھ دروازے بہشت کے کھولیگا وہ جس سے چاہے

وَلَا عَذَابٍ -

(دقائق الاخبار)

وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا کَانَ فِی الْبَلْدَۃِ رَجُلٌ صَالِحٌ اَوْ اِمْرَاَۃٌ صَالِحَۃٌ دَفَعَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا الْبَلَاءَ بِدُعَاءِ اَیِّہِمَا -

وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَکْرَمَ جَارَہٗ وَجَبَتْ لَہُ الْجَنَّۃُ وَمَنْ اٰذٰی جَارَہٗ لَعَنَہُ اللّٰہُ وَالْمَلٰئِکَۃُ وَالنَّاسُ اَجْمَعِیْنَ

(دقائق الاخبار)

بلاحساب وعذاب داخل ہوگی -

(دقائق الاخبار)

نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب شہر میں کوئی مرد یا عورت نیک ہو خدا تعالیٰ ان میں سے کسی کی دعا کے ساتھ بلا ٹال دیتا ہے -

اور آپ نے فرمایا جس شخص نے اپنے ہمسایہ کی عزت کی - اس کے لئے جنت واجب ہوتی ہے - اور جس نے ایذا دی - اس پر خدا تعالیٰ اور ملائکہ اور تمام لوگ لعنت کرتے ہیں - (دقائق الاخبار)

حقوق والدین تعظیم مہمان و ہمسایہ و صدقہ فطر وغیرہ

وَاعْبُدُوا اللّٰہَ وَلَا تُشْرِکُوْا بِہٖ شَیْئًا وَّبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِی الْقُرْبٰی وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسٰکِیْنِ وَالْجَارِ ذِی الْقُرْبٰی وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَابْنِ السَّبِیْلِ وَمَا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ مَنْ کَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرًا

پروردگار کی عبادت کرو - اور کسی کو اس کا شریک کرو اور والدین قریبی رشتہ دار اور یتیم و مسکین اور قریب کے ہمسایہ اور دور کے پڑوسی اور رفیق اور مسافر اور لونڈی غلاموں کے ساتھ نیک سلوک کرو - بے شک پروردگار عالم متکبر اور بڑائی بیان کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا -

وَقَضٰی رَبُّکَ اَلَّا تَعْبُدُوْا اِلَّا اِیَّاہُ وَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا اِمَّا یَبْلُغَنَّ عِنْدَکَ الْکِبَرَ اَحَدُہُمَا اَوْ کِلٰہُمَا فَلَا تَقُلْ لَّہُمَا اُفٍّ وَّلَا تَنْہَرْہُمَا وَقُلْ لَّہُمَا قَوْلًا کَرِیْمًا وَاخْفِضْ لَہُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ

تیرے پروردگار نے قطعی حکم کر دیا ہے کہ اسکے سوا کسی کی عبادت مت کرو - اور والدین کے ساتھ سلوک کرتے رہو اگر ان میں سے ایک یا دونوں بوڑھے ہو جائیں - تو انکے سامنے اُف نہ کرو - اور جھڑکو - بلکہ نرمی سے ان سے بات کرو - اور انکے سامنے -

ےل رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ ہمسایہ تین طرح کا ہوتا ہے - اول طرح کے ہمسایہ کے تین حق ہیں ہمسائگی کا حق - قرابت کا حق اور اسلام کا حق - دوسری طرح کے دو حق ہیں ایک ہمسائگت دوسرا اسلام - تیسری طرح کے ہمسایہ کا ایک ہی حق یعنی ہمسائگت کا - اور وہ مشرک ہیں یا اہل کتاب ۱۲ ےلہ یعنی جو کسی حسن امر میں رفیق ہو - مثلاً تعلیم و تعلم یا صناعت یا سفر یا کسی دیگر کام میں - اور بعض نے صاحب جنب سے مراد عورت بیان کی ہے -

مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيرًا ٥

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ اعْبُدُوا الرَّحْمٰنَ اَيْ اَفْرِدُوهُ بِالْعِبَادَةِ لِاَنَّ الْمُسْتَحِقَّ لِلْعِبَادَةِ هُوَ اللهُ تَعَالٰى فَمَنْ اَشْرَكَ فِي عِبَادَةِ رَبِّهِ شَيْئًا لَا يُقْبَلُ مِنْهُ عَمَلٌ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ كَمَا قَالَ اللهُ تَعَالٰى لَئِنْ اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ۔ فَعَلَى الْعَاقِلِ اَنْ يُّخْلِصَ فِي عِبَادَةِ رَبِّهِ كَمَا قَالَ اللهُ تَعَالٰى فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَاءَ رَبِّهِ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖ اَحَدًا (زبدۃ الواعظین)

يُقَالُ لِلْوَالِدِ عَلَى الْوَلَدِ عَشَرَةُ حُقُوْقٍ اَلطَّعَامُ اِنِ احْتَاجَ وَالْخِدْمَةُ اِنِ احْتَاجَ وَالْاِجَابَةُ اِنْ دَعَا وَالْاِطَاعَةُ اِنْ اَمَرَ فِي غَيْرِ مَعْصِيَةٍ وَّالتَّكَلُّمُ مَعَهُمَا بِاللِّيْنِ دُوْنَ الْغِلْظَةِ وَاِنِ احْتَاجَ اِلَى الْكِسْوَةِ كَسَاهُمَا اِنْ قَدَرَ عَلَيْهَا وَالْمَشْيُ خَلْفَهُ وَالْاِرْضَاءُ لَهُ بِمَا رَضِيَ لِنَفْسِهٖ وَالْاِكْرَاهُ لَهُ بِمَا يَكْرَهُ لِنَفْسِهٖ وَالدُّعَاءُ لَهُ بِالْمَغْفِرَةِ كَمَا يَدْعُوْ لِنَفْسِهٖ (تنبیہ الغافلین)

عَنِ الْفَقِيْهِ اَنَّهُ قَالَ سُئِلَ عَنِ الْوَالِدَيْنِ اِذَا مَاتَا سَاخِطَيْنِ عَلَى الْوَلَدِ هَلْ يُمْكِنُ اَنْ يُّرْضِيَهُمَا بَعْدَهُ فَاِنَّهُمَا قِيْلَ يُمْكِنُ بِثَلَاثَةِ اَشْيَاءَ اَوَّلُهَا اَنْ يَّكُوْنَ صَالِحًا وَالثَّانِي اَنْ يَّصِلَ قَرَابَتَهُمَا وَاَصْدِقَاءَهُمَا وَالثَّالِثُ اَنْ يَّسْتَغْفِرَ لَهُمَا وَ

خاکساری کا بازو جھکاؤ اور دعا کرو الٰہی انکی حالت پر رحم کر جیسا کہ انہوں نے لڑکپن میں مجھپر کیا۔

ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا خالص اللہ کی عبادت کرو کیونکہ مستحق عبادت وہی ہے۔ جو شخص عبادت میں اس کے ساتھ کسیکو شریک کریگا اسکے عمل قبول نہ ہونگے اور وہ آخرت میں زیان کار رہیگا۔ جیسا کہ پروردگار نے فرمایا اگر تو شرک کرے گا۔ تو تیرے عمل ضائع ہوجائیں گے اور نقصان اٹھائیگا پس عقلمند کو چاہیے کہ وہ خالص اسکی عبادت کرے جیسا کہ پروردگار نے فرمایا جو اپنے پروردگار کی ملاقات کا امیدوار ہو اسے چاہیئے کہ وہ نیک عمل کرے اور اپنے پروردگار کی عبادت میں کسیکو شریک نہ کرے (زبدۃ الواعظین)

علمائے کہا ہے باپ کے بیٹے پر دس حق ہیں محتاج ہو تو کھانا پلانا۔ ضرورت ہو تو خدمت کرنا پکارتے وقت جواب دینا جائز امور میں کہا ماننا سختی چھوڑکر نرمی سے کلام کرنا محتاج ہو تو کپڑا پہنانا اگر اسے میسر ہو اور راستہ میں اسکے پیچھے چلنا۔ اور اپنی پسند شی کو اسکے لئے پسند کرنا۔ اور جس چیز کو خود برا جانے اسے اسکے لئے برا جاننا جب اپنے لئے دعا کرے تو اس کے لیے بھی مغفرت کرنا۔ (تنبیہ الغافلین)

فقیہ ابو اللیث سے پوچھا گیا۔ اگر والدین بیٹے پر ناخوش ہوکر وفات پاجائیں تو کیا بیٹا انکو راضی کرسکتا ہے آپ نے فرمایا تین طرح سے (اول) یہ کہ بیٹا خود صالح ہو (دوم) والدین کے رشتہ داروں اور دوستوں سے احسان کرتا رہے (سوم) یہ کہ ان کے لئے

يدعوا لهما ويتصدق لهما۔ تنبيه الغافلين

عن انس بن مالك ان النبي عليه السلام قال لا يستقيم ايمان العبد حتى يستقيم قلبه ولا يستقيم قلبه حتى يستقيم لسانه ولا يدخل المؤمن الجنة حتى يامن جاره من لسانه وقال عليه السلام من اكرم جاره وجبت له الجنة ومن دخل جاره لعنه والملئكة والناس اجمعون ۔ (حياة القلوب)

عن النبي عليه السلام انه قال من انفق على الضيف درهما فكانما انفق الف درهم في سبيل الله فقال النبي عليه السلام ما من احد ياتيه الضيف فاكرمه الا فتح الله له بابا من الجنة ۔

حكي ان عمر بن الخطاب رضي الله تعالى عنه كان اذا جاءه ضيف قام بنفسه بخدمته فقيل له في ذلك فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول الملئكة يقومون في منزل فيه ضيف فانا استحي ان اجلس والملائكة قائمون

(اعرجيه)

عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال اخبرني جبرائيل عليه السلام انه قال ان الضيف اذا دخل على اخيه المسلم دخلت معه الف بركة والف رحمة وغفر الله ذنوب اهل ذلك البيت ولو كان ذنوبهم اكثر من زبد البحر وورق الاشجار واعطاه الله تعالى ثواب الف شهيد

دعاء اور استغفار کرے اور خیرات کرے (تنبیہ الغافلین)

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بندہ کا ایمان درست نہیں ہوتا جبتک کہ اسکا دل درست نہ ہو اور دل درست نہیں ہوتا جبتک کہ زبان درست نہ ہو اور مومن جنت میں داخل نہیں ہوتا تاوقتیکہ ہمسایہ ایمن نہ ہے اور آپ نے فرمایا جو اپنے ہمسایہ کی عزت کرے اس کے لئے جنت واجب ہے اور جو اپنے ہمسایہ کو ایذا دے اللہ اور فرشتے اور تمام لوگ اس پر لعنت کرتے ہیں (حیات القلوب)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت ہے آپ نے فرمایا جس نے مہمان کی تواضع میں ایک درہم خرچ کردیا گویا اس نے اللہ کے رستے میں ایک درہم خرچ کردیا۔ اور نبی علیہ السلام نے فرمایا جس کے پاس مہمان آئے اور وہ اسکی عزت کرے اللہ تعالیٰ اسکے لئے جنت کا دروازہ کھول دیتا ہے۔

عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی نسبت روایت ہے کہ جب مہمان آتا تب خود خدمت کیلئے کھڑے رہتے اسکا سبب پوچھا گیا فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا فرماتے تھے جس گھر میں مہمان اترتا ہے اسمیں فرشتے کھڑے رہتے ہیں مجھے شرم ہوتی ہے کہ فرشتے کھڑے ہوں اور میں بیٹھا رہوں۔ (اعرجیہ)

پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ حضرت جبرائیل نے مجھے خبر دی جب کسی مسلمان کے ہاں کوئی مہمان آتا ہے تو اسکے ساتھ ہزار رحمتیں اور ہزار برکتیں داخل ہوتی ہیں اور خدا تعالیٰ اس گھر والوں کے گناہ بخشدیتا ہے اگرچہ وہ دریاؤں کی جھاگ اور درختوں کے پتوں کے برابر ہوں اور اللہ تعالیٰ اسے ہزار شہید کا ثواب دیتا ہے

وَكُتِبَ لَهُ بِكُلِّ لُقْمَةٍ اَكَلَهَا الضَّيْفُ ثَوَابُ حَجَّةٍ مَبْرُورَةٍ وَعُمْرَةٍ مَقْبُولَةٍ وَبَنَى اللّٰهُ لَهُ مَدِيْنَةً فِي الْجَنَّةِ وَمَنْ اَكْرَمَ ضَيْفًا فَكَاَنَّمَا اَكْرَمَ سَبْعِيْنَ نَبِيًّا (كنز الاخبار)

اور ہر لقمہ کے بدلے جو مہمان کھائے حج اور عمرہ کا ثواب ملتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں شہر بناتا ہے اور جس نے مہمان کی عزت کی گویا اس نے ستر نبیوں کی عزت کی (کنز الاخبار)

رُوِيَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ اِذَا مَاتَ ابْنُ اٰدَمَ انْقَطَعَ عَمَلُهُ اِلَّا مِنْ ثَلَاثٍ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ وَوَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُوْ لَهُ بِالْمَغْفِرَةِ وَعِلْمٍ يَنْتَفِعُ بِهِ بَعْدَهٗ (تنبيه الغافلين)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا جب ابن آدم مر جاتا ہے تو اس کے تمام عمل منقطع ہو جاتے ہیں سوائے صدقہ جاریہ کے اور ولد صالح کے جو اس کے لئے دعا کرے اور نفع دینے والے علم کے (تنبیہ الغافلین)

قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ تَصَدَّقُوْا فَاِنَّ الصَّدَقَةَ فِكَاكٌ مِنَ النَّارِ وَرُوِيَ عَنْ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّهُ قَالَ اَفْضَلُ الْاَعْمَالِ الْجَاعَةُ بِبَطْنٍ شَبْعَانٍ بِالصِّيَامِ وَتَطْهِيْرِ الْجِمَالِ الصَّدَقَةُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ لَمَّا حَثَّ النَّاسَ عَلَى الصَّدَقَةِ حِيْنَ اَرَادَ الْخُرُوْجَ اِلٰى غَزْوَةِ تَبُوْكَ جَاءَهٗ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ بِاَرْبَعَةِ اٰلَافِ دِرْهَمٍ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَانَتْ لِيْ ثَمَانِيَةُ اٰلَافِ دِرْهَمٍ فَاَمْسَكْتُ مِنْهَا لِنَفْسِيْ وَعِيَالِيْ اَرْبَعَةَ اٰلَافِ دِرْهَمٍ وَاَقْرَضْتُ مِنْهَا لِرَبِّيْ اَرْبَعَةَ اٰلَافِ دِرْهَمٍ فَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بَارَكَ اللّٰهُ فِيْمَا اَمْسَكْتَ وَفِيْمَا اَعْطَيْتَ وَقَالَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلَيَّ جِهَازُ مَنْ لَا جِهَازَ لَهٗ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِيْ كُلِّ سُنْبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ وَاللّٰهُ يُضَاعِفُ ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ خیرات کیا کرو کیونکہ صدقہ دوزخ سے آزاد کرتا ہے اور بعض اہل علم کا قول ہے کہ بھرے ہوئے پیٹ کو روزے رکھ کر بھوکا رکھنا سب عملوں سے افضل ہے روایت ہے جب پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام صدقہ پر ابھارا جبکہ غزوہ تبوک کا ارادہ کیا تو عبد الرحمٰن چار ہزار درہم لایا اور کہا یا رسول اللہ میرے پاس آٹھ ہزار درہم تھے ان میں سے چار ہزار اپنے اہل عیال کے لئے رکھ لئے ہیں اور چار ہزار اللہ تعالیٰ کو بطور قرض حسنہ کے دیتا ہوں۔ آپ نے فرمایا اے عبد الرحمٰن جو تو نے رکھا اس میں بھی برکت ہے اور جو دیا اس میں بھی برکت ہو۔ اور عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ جس کے پاس سامان جہاد نہ ہو اس کا سامان میرے ذمہ ہے یہ آیت نازل ہوئی جو لوگ اللہ کے رستے میں اپنا مال خرچ کرتے ہیں ان کی مثال ایک دانہ کی سی ہے کہ سات خوشے نکالے اور ہر خوشے میں سو دانہ ہو اور اللہ تعالیٰ جس کے لئے چاہتا ہے بڑھاتا ہے

لِمَنْ یَشَاءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ۔
قَالَ الْفَقِیْهُ الْمُتَصَدِّقُ كَمَثَلِ الزَّرَّاعِ فَاِنْ كَانَ الزَّرَّاعُ حَاذِقًا فِیْ عَمَلِهٖ وَیَكُوْنُ الْبَذْرُ جَیِّدًا وَتَكُوْنُ الْاَرْضُ عَامِلَةً یَكُوْنُ الزَّرْعُ طَیِّبًا كَثِیْرًا وَكَذٰلِكَ اِذَا كَانَ الْمُتَصَدِّقُ صَالِحًا وَالْمَالُ طَیِّبًا حَلَالًا وَوَضَعَ مَوْضِعَهٗ فَیَكُوْنُ الثَّوَابُ اَكْثَرَ۔
وَقَالَ الْفَقِیْهُ اَبُو اللَّیْثِ قَدْ ذَكَرَ اللّٰهُ تَعَالٰی فِی التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِیْلِ وَالزَّبُوْرِ وَالْفُرْقَانِ وَجَمِیْعِ كُتُبِهٖ فَاَمَرَ فِیْ جَمِیْعِهَا وَاَوْحٰی اِلٰی جَمِیْعِ رُسُلِهٖ بِجَعْلِ رِضَاهُ فِیْ رِضَی الْوَالِدَیْنِ وَسَخَطِهٖ فِیْ سَخَطِ الْوَالِدَیْنِ وَسُئِلَ النَّبِیُّ عَلَیْهِ السَّلَامُ اَیُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ فَقَالَ عَلَیْهِ السَّلَامُ الصَّلٰوةُ فِیْ وَقْتِهَا ثُمَّ بِرُّ الْوَالِدَیْنِ ثُمَّ الْجِهَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ (كَذَا فِی التَّنْبِیْهِ)
وَیُقَالُ ثَلٰثُ اٰیَاتٍ نَزَلَتْ مَقْرُوْنَةً بِثَلَاثٍ لَا یُقْبَلُ وَاحِدَةٌ مِنْهَا بِغَیْرِ الْاُخْرٰی اَلْاُوْلٰی قَوْلُهٗ تَعَالٰی اَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ فَمَنْ صَلَّی الصَّلٰوةَ وَلَمْ یُؤَدِّ الزَّكٰوةَ لَا تُقْبَلُ صَلٰوتُهٗ مِنْهُ وَالثَّانِیَةُ قَوْلُهٗ تَعَالٰی اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ فَمَنْ اَطَاعَ اللّٰهَ تَعَالٰی وَلَمْ یُطِعِ الرَّسُوْلَ لَا یُقْبَلُ طَاعَتُهٗ وَالثَّالِثُ قَوْلُهٗ تَعَالٰی اَنِ اشْكُرْ لِیْ وَلِوَالِدَیْكَ فَمَنْ شَكَرَ اللّٰهَ تَعَالٰی وَلَمْ یَشْكُرْ لِوَالِدَیْهِ لَا یُقْبَلُ شُكْرُهٗ لِلّٰهِ تَعَالٰی۔
وَالدَّلِیْلُ عَلٰی ذٰلِكَ قَوْلُ النَّبِیِّ عَلَیْهِ السَّلَامُ

ہے اور وہ کشادہ کرنے والا جاننے والا ہے۔
فقیہ ابو اللیث کہتے ہیں صدقہ دینے والا مثل کاشتکار کے ہے اگر وہ اپنے کام میں لائق ہو اور بیج اچھا ہو اور زمین قابل ہو تو کھیتی نہایت عمدہ اور کثرت سے ہوگی اسی طرح اگر صدقہ دینے والا نیک ہو اور مال طیب اور حلال ہو اور مصرف ٹھیک ہو تو اسکا بہت ثواب ہوگا
فقیہ ابو اللیث رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے توراۃ انجیل اور زبور اور قرآن مجید اور دیگر تمام کتب میں فرمایا۔ اور جملہ رسل علیہ السلام کی طرف وحی کی کہ خدا تعالیٰ کی رضا والدین کی رضامندی میں ہے اور اسکا غصہ انکی ناراضگی میں ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کونسا عمل افضل ہے آپ نے فرمایا نماز باوقت پھر والدین سے احسان پھر جہاد فی سبیل اللہ (کذا فی تنبیہ)
علماء کا قول ہے کہ تین آیتیں تین چیزوں سے ملکر نازل ہوئیں ایک پر عمل بغیر دوسرے کے قبول نہیں ہوتا۔ اول خدا تعالیٰ کا قول (نماز پڑھو اور زکوۃ ادا کرو) پس جو نمازی باوجود قدرت زکوۃ نہ دے اسکی نماز قبول نہیں ہوتی دوم خدا تعالیٰ کا قول (خدا اور رسول کی فرمانبرداری کرو) پس فرمانبرداری خدا تعالیٰ کی بدون رسول خدا کے نامقبول ہے سوم خدا تعالیٰ کا قول (میرا اور والدین کا شکریہ ادا کرو) جس نے اللہ تعالیٰ کا شکریہ بغیر والدین کے ادا کیا اسکا شکریہ قبول نہ ہوگا۔
اور اس امر پر نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان دلیل ہے

مَنْ أَرْضَى وَالِدَيْهِ فَقَدْ أَرْضَى خَالِقَهُ وَمَنْ
أَسْخَطَ وَالِدَيْهِ فَقَدْ أَسْخَطَ خَالِقَهُ
(تنبیہ الغافلین)

حُكِيَ أَنَّ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ إِلٰهِي
أَرِنِي جَلِيسِي فِي الْجَنَّةِ فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالَى اذْهَبْ
إِلَى الْبَلَدِ الْفُلَانِي إِلَى السُّوقِ الْفُلَانِي فَهُنَالِكَ
رَجُلٌ قَصَّابٌ وَجْهُهُ كَذَا فَهُوَ جَلِيسُكَ فِي الْجَنَّةِ
فَذَهَبَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ إِلَى ذٰلِكَ الدُّكَّانِ
فَوَقَفَ هُنَالِكَ إِلَى وَقْتِ الْغُرُوبِ فَأَخَذَ الْقَصَّابُ
قِطْعَةَ لَحْمٍ وَطَرَحَهَا فِي زَنْبِيلٍ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ
مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ هَلْ لَكَ فِي ضَيْفٍ قَالَ نَعَمْ
فَمَضَى مَعَهُ حَتَّى دَخَلَ دَارَهُ فَقَامَ الرَّجُلُ وَطَبَخَ
مِنْ ذٰلِكَ اللَّحْمِ مَرَقَةً طَيِّبَةً ثُمَّ أَخْرَجَ مِنْ دَارِهِ
زَنْبِيلًا فِيهِ عَجُوزٌ ضَعِيفَةٌ كَأَنَّهَا فَرْخُ حَمَامَةٍ
فَأَخْرَجَهَا مِنْهُ فَأَخَذَ مِلْعَقَةً وَكَانَ يَضَعُ الطَّعَامَ
فِي فِيهَا حَتَّى شَبِعَتْ وَغَسَلَ أَثْوَابَهَا وَجَفَّفَهُ وَ
أَلْبَسَهَا ثُمَّ وَضَعَهَا فِي الزَّنْبِيلِ فَحَرَّكَتِ الْعَجُوزُ
شَفَتَيْهَا قَالَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ قَدْ رَأَيْتُ شَفَتَيْهَا
قَالَتِ اللّٰهُمَّ اجْعَلِ ابْنِي جَلِيسَ مُوسَى فِي
الْجَنَّةِ ثُمَّ أَخَذَهَا الرَّجُلُ فَعَلَّقَهَا عَلَى الْوَتَدِ
فَقَالَ مُوسَى مَا الَّذِي صَنَعْتَ قَالَ إِنَّ هٰذِهِ وَالِدَتِي
قَدْ ضَعُفَتْ حَتَّى لَا تَقْدِرُ عَلَى الْقُعُودِ فَقَالَ مُوسَى
عَلَيْهِ السَّلَامُ لَكَ الْبِشَارَةُ أَنَا مُوسَى وَأَنْتَ
جَلِيسِي فِي الْجَنَّةِ بَشَّرَهَا اللّٰهُ لَنَا بِحُرْمَةِ أَسْمَائِهِ
الطَّيِّبَةِ وَبِحُرْمَةِ مَنْ هُوَ أَفْضَلُ الْبَرِيَّةِ هٰذِهِ

جس شخص نے والدین کو راضی رکھا اس نے خدا تعالیٰ کو راضی رکھا
اور جس نے والدین کو ناراض کیا اُس نے خدا تعالیٰ کو
ناراض کیا۔ (تنبیہ الغافلین)

حکایت ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے دعا کی الٰہی
مجھے اُس شخص سے ملا جو جنت میں میرا رفیق ہوگا۔ خدا تعالیٰ
نے فرمایا فلاں شہر کے فلاں بازار کی طرف جاؤ وہاں ایک
قصاب اس حلیہ کا ہے وہ تیرا جنت میں رفیق ہوگا پس موسیٰ
علیہ الصلوٰۃ والسلام اس دکان کی طرف گئے اور مغرب کے وقت
تک وہاں کھڑے رہے۔ اس وقت قصاب نے گوشت
کا ٹکڑا لیکر زنبیل میں ڈال لیا اور گھر جانے لگا موسیٰ علیہ
السلام نے فرمایا کیا تم کسی مہمان کو رکھ سکتے ہو
اس نے کہا ہاں پس اس کے گھر گئے۔ اس نے گوشت
پکایا۔ اور گھر سے ایک زنبیل نکال لایا۔ اس میں ایک
بہت ضعیف بڑھیا کبوتر کے بچہ کی طرح تھی اسے نکالا
اور ایک چمچہ میں شوربا لیکر اسے خوب کھلایا حتیٰ کہ وہ
سیر ہوگئی۔ اور اُس کے کپڑے دھوئے اور سکھا کر
اسے پہنائے پھر اُسے زنبیل میں رکھ دیا۔ بڑھیا نے
ہونٹوں میں کچھ دعا دی موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا میں نے
اس کے ہونٹوں کو دیکھا کہتی تھی الٰہی میرے بیٹے کو حضرت
موسیٰ کا جنت میں رفیق بنا پھر اس نے اس زنبیل کو پکڑا اور میخ
پر لٹکا دیا۔ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا یہ کیا معاملہ ہے اس نے
کہا یہ میری والدہ ہے بیچاری ضعیفہ ہوگئی ہے اٹھ بیٹھ نہیں
سکتی موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا مبارک ہو کہ میں موسیٰ ہوں
اور تو جنت میں میرا رفیق ہے خدا تعالیٰ نے اپنے اسماء پاک اور افضل
مخلوقات محمد رسول اللہ علیہ وآلہ کی طفیل ہمیں بھی جنت

حِکَایَۃٌ لَطِیْفَۃٌ فِیْ زُبْدَۃٍ فَعَلَیْھَا بِالصِّدْقِ وَ الْعُھْدَۃِ

حُکِیَ اَنَّ مَجُوْسِیًّا اَتٰی اِبْرَاھِیْمَ عَلَیْہِ السَّلَامُ فَاسْتَضَافَہٗ فَقَالَ لَہٗ اِبْرَاھِیْمُ عَلَیْہِ السَّلَامُ مَا اُضِیْفُکَ حَتّٰی تَخْرُجَ عَنْ دِیْنِکَ وَتَتْرُکَ الْمَجُوْسِیَّۃَ فَقَالَ لَا وَانْصَرَفَ فَاَوْحَی اللّٰہُ اِبْرَاھِیْمَ عَلَیْہِ السَّلَامُ مَا تُضِیْفُہٗ حَتّٰی یَخْرُجَ عَنْ دِیْنِہٖ مَا ضَرَّکَ لَوْ اَضَفْتَہٗ ھٰذِہِ اللَّیْلَۃَ وَنَحْنُ نُطْعِمُہٗ وَنُسْقِیْہِ سَبْعِیْنَ سَنَۃً وَھُوَ یَکْفُرُ بِنَا فَلَمَّا اَصْبَحَ اِبْرَاھِیْمُ عَلَیْہِ السَّلَامُ طَلَبَ الْمَجُوْسِیَّ فَوَجَدَہٗ فَحَلَفَ عَلَیْہِ فَقَالَ لَہُ الْمَجُوْسِیُّ مَا اَعْجَبَ اَمْرَکَ بِالْاَمْسِ طَرَدْتَنِیْ وَالْیَوْمَ تَطْلُبُنِیْ فَاَخْبَرَہٗ اِبْرَاھِیْمُ عَلَیْہِ السَّلَامُ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی اَوْحٰی اِلَیَّ فِیْ اَمْرِکَ کَذَا وَکَذَا فَقَالَ الْمَجُوْسِیُّ اَیُعَامِلُنِیْ رَبُّ الْاَرْبَابِ بِھٰذِہِ الْمُعَامَلَۃِ وَاَنَا اَکْفُرُ اُمْدُدْ یَدَکَ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ کَذَا فِیْ بَعْضِ کُتُبِ الْمَوْعِظَۃِ وَذَکَرَھَا اَیْضًا الشَّیْخُ السَّعْدِیُّ فِیْ بُسْتَانِہٖ

قَالَ النَّبِیُّ عَلَیْہِ السَّلَامُ اِنَّ فِی الصَّدَقَاتِ خَمْسَ خِصَالٍ اَلْاُوْلٰی تَزِیْدُھُمْ فِیْ اَمْوَالِھِمْ وَالثَّانِیَۃُ دَوَاءٌ لِلْمَرَضِ وَالثَّالِثَۃُ یَرْفَعُ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمُ الْبَلَاءَ وَالرَّابِعُ یَمُرُّوْنَ عَلَی الصِّرَاطِ کَالْبَرْقِ الْخَاطِفِ وَالْخَامِسُ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّۃَ بِغَیْرِ حِسَابٍ وَّلَا عَذَابٍ

وَقَالَ النَّبِیُّ عَلَیْہِ السَّلَامُ اَفْضَلُ الْاَعْمَالِ

کا راستہ آسان کر دیا ۔ یہ حکایت لطیف زبدۃ الواعظین میں ہے اسکی صداقت اسکے ذمہ ہے ۔

حکایت ہو کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس ایک مجوسی آیا اور اس نے کھانا مانگا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا جبتک تو اپنا دین مجوسیہ چھوڑے میں تجھے نہیں کھلا سکتا وہ مایوس ہو کر واپس ہوا اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرف وحی کی کہ تم اسے جبتک اپنا دین نہ چھوڑے ایک وقت نہیں کھلا سکے اگر ایک رات مہمان لیتے تو تمہارا کیا نقصان تھا ہم ستر برس سے اسکو کھلا پلا رہے ہیں اور وہ منکر ہی ہے جب صبح ہوئی آپ نے اسکو تلاش کے بعد پایا اور قسم دیکر اپنی ہمراہ لیگئے مجوسی نے کہا کہ عجیب معاملہ ہے کل مجھے نکال دیا اور آج ڈھونڈتے ہو ۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے میری طرف تیری بابت وحی بھیجی جو ایسی ہے مجوسی نے کہا افسوس کہ رب ارباب مجھ سے ایسا معاملہ کرے اور میں کفر کرتا رہوں اپنے ہاتھ پھیلائیے میں گواہی دیتا ہوں کہ سوائے خدا تعالیٰ کے کوئی معبود نہیں اور بیشک تو اللہ کا رسول ہے یہ حکایت بعض کتب وعظ میں ہے ۔ اور سعدی نے بھی بوستاں میں ذکر کی ہے

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا صدقہ میں پانچ خصلتیں ہیں (اول) مال کی زیادتی (دوم) مرض کی دوا (سوم) اللہ تعالیٰ ان سے بلا کو رفع کرتا ہے (چہارم) وہ پلصراط سے بجلی کیطرح گذر یں گے (پنجم) جنت میں بلا حساب وعذاب داخل ہونگے ۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا افضل اعمال

اَلصَّلٰوۃُ الْخَمْسُ وَاَفْضَلُ الْاَخْلَاقِ التَّوَاضُعُ

(دقائق الاخبار)

پانچوں وقت نماز ہے اور افضل اخلاق سے تواضع ہے

(دقائق الاخبار)

خدا تعالیٰ اور اسکے رسول فرمانبرداری اور محبت وغیرہ

مَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِکَ مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْہِمْ مِّنَ النَّبِیّٖنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّہَدَآءِ وَالصّٰلِحِیْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِکَ رَفِیْقًا

عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا قَالَتْ مَنْ اَحَبَّ اللّٰہَ تَعَالٰی اَکْثَرَ ذِکْرَہٗ وَثَمَرَتُہٗ اَنْ یَّذْکُرَہُ اللّٰہُ فِیْ رَحْمَتِہٖ وَمَغْفِرَتِہٖ وَیُدْخِلَہُ الْجَنَّۃَ مَعَ اَنْبِیَآئِہٖ وَاَوْلِیَآئِہٖ وَیُکْرِمَہٗ بِرُؤْیَۃِ جَمَالِہٖ وَمَنْ اَحَبَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَکْثَرَ مِنَ الصَّلٰوۃِ عَلَیْہِ وَثَمَرَتُہٗ

جو شخص خدا تعالیٰ اور رسول اللہ صلعم کی اطاعت کریگا وہاں ان لوگوں کے ساتھ ہوگا جن پر خدا تعالیٰ نے مہربانی کی وہ نبی اور صدیق اور شہیداء اور صالح لوگ ہیں کیا اچھی جماعت ہے ہمنشینوں کی حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ جو شخص خدا تعالیٰ سے محبت رکھے اسے زیادہ ذکر کرنا چاہیئے اسکے ثمرہ میں خدا اسے اپنی رحمت اور مغفرت سے یاد کرتا ہے اور اسے نبیوں اور ولیوں کے ساتھ جنت میں داخل کرتا ہے اور اسے اپنا جمال پاک دکھا کر اسکی عزت بڑھاتا ہے اور جو نبی صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کی محبت رکھتا ہے اسے زیادہ درود پڑھنا چاہیئے۔ اسکا ثمرہ یہ ہے

ف۱ انس بن مالک رضی اللہ عنہ اس آیت شریف کے نزول کے سبب میں فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک غلام ثوبان نامی تھا جو آپکے ساتھ کمال محبت رکھتا تھا اور آپکی مفارقت کی برداشت نہ کر سکتا ایک دن وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا کہ اسکا چہرہ بدلا ہوا تھا۔ اور بدن نحیف اور چہرے پر غم کے آثار تھے آپنے اس کے حال سے پوچھا اس نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم مجھکو کوئی بیماری وغیرہ نہیں سوائے اسکے کہ میری حالت سوائے آپکی ملاقات کے وحشیانہ ہو جاتی ہے ابھی اس امر نے غمناک کیا ہے کہ میں آپکو آخرت میں کس طرح دیکھوں گا کہ آپ نبیوں کے ساتھ ہونگے اور میری منزل کہاں کی ہوگی تب یہ آیت نازل ہوئی ۱۲ ف۲ منعم علیہم کا بیان ہے یعنے خدا تعالیٰ نے جن پر انعام کیا ہے وہ نبی یا صدیق یا شہداء یا صالحین ہیں نبیین کے لفظ میں اشارہ ہے کہ جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت تمام نبیوں کی اطاعت پر مشتمل ہے اور نبی وہی شخص ہے جو کمال علم اور عمل کے سبب حد کمال سے درجہ تکمیل پر پہنچا ہو ۱۲ ف۳ صدیق وہ شخص ہے جو کبھی حجتوں اور آیتوں پر نظر ڈالنے اور کبھی تصفیہ باطن اور ریاضت کی سیڑھیوں پر چڑھنے کے سبب اوج معرفت تک جا پہونچا ہو یہاں تک کہ اسکو تمام اشیاء کا علم اور ہر چیز کی حقیقت معلوم ہو گئی ہو۔

ف۴ شہید وہ شخص ہے جو طاعت کا اسقدر حریص اور اظہار حق میں کسقدر کوشاں ہو کہ اپنی جان اللہ کے راہ میں دیدے ۱۲

ف۵ صالح وہ شخص ہے جسنے اپنی عمر اللہ کی اطاعت اور مال اس کی رضا میں خرچ کیا (منہ)

الوصول علی شفاعتہٖ وصحبتہٖ فی الجنۃ

(کذا فی جامع الصغیر)

عن انس رضی اللہ تعالی عنہ عن النبی علیہ السلام انہ قال من احب سنتی فقد احبنی ومن احبنی کان معی فی الجنۃ فمن اراد ان ینال رؤیۃ النبی علیہ السلام فلیحب حبا شدیدا وعلامۃ الحب الاطاعۃ فی سنتہ السنیۃ واکثار الصلوۃ علیہ لان النبی علیہ السلام قال من احب شیئا اکثر من ذکرہٖ

(رواہ فی الفردوس)

عن عمرو بن مرۃ الجہنی رضی اللہ تعالی عنہ انہ قال جاء رجل من قضاعۃ الی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقال یا رسول اللہ رأیت ان شہدت ان لا الہ الا اللہ وانک رسول اللہ وصلیت الصلوات الخمس وصمت رمضان وقمت لیالیہ وادیت الزکوۃ فممن انا فقال النبی علیہ السلام من مات علی ہذا کان مع النبیین والصدیقین والشہداء ہکذا ونصب اصبعیہ ما لم یعق والدیہ لان عاق الوالدین بعید من الرحمن

(مشکوۃ الانوار)

عن عائشۃ رضی اللہ عنہا عن النبی علیہ السلام انہ قال اذا اراد اللہ تعالی ان یدخل المؤمنین الجنۃ بعث الیہم ملکا ومعہ ہدیۃ وکسوۃ من الجنۃ فاذا۔

آپ کی شفاعت اور جنت میں آپ کی معیت اور صاحبت حاصل ہوگی (جامع صغیر)

انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں میری سنت کو دوست رکھنے والا میرا دوست ہے اور میرا دوست جنت میں میرے ساتھ ہوگا جو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت چاہے اُسے چاہیے کہ وہ محبت رکھے آپکی سنت پر عمل کرنا اور بکثرت درود شریف پڑھنا محبت کی علامت ہے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قول ہے کہ جو شخص کسی کو چاہتا ہے اسکا ذکر زیادہ کرتا ہے

(رواہ فی الفردوس)

عمر بن مرۃ جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی خدمت شریف میں بنی قضاعہ سے آیا۔ اور کہا یا رسول اللہ اگر میں لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہہ دوں۔ اور پانچ وقتی نماز پڑھوں اور رمضان شریف کے روزے رکھوں۔ راتوں کو عبادت کروں اور زکوۃ ادا کرتا رہوں تو میں کن لوگوں میں شمار ہو جاؤں آپ نے فرمایا جو اس حال میں وفات پائے وہ قیامت کے دن نبیوں اور صدیقوں اور شہیدوں کے ساتھ اسطرح ہوگا اور اپنی دو انگلیاں اٹھا کر کھڑی کیں بشرطیکہ والدین کا نافرمان نہ ہو کیونکہ والدین کا نافرمان خدا تعالیٰ کی رحمت سے دور ہوتا ہے

(مشکوۃ الانوار)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب خدا تعالیٰ مومنوں کو جنت میں داخل کرنیکا ارادہ کریگا تو ان کی طرف فرشتے کو تحفے اور خلعت دیکر بھیجے گا۔ جب وہ۔

لا ادْ والی تقول لهم الملک نفوا فان معی هدیۃ من رب العالمین فقالوا اما لک الهدیۃ فیقول الملک هی عشرۃ خواتیم مکتوب فی احدها۔ سلام علیکم طبتم فادخلوها خالدین وفی الثانی ادخلوها بسلام آمنین وفی الثالث اذهبت عنکم الاحزان والهموم والرابع البسناکم الحلل وفی الخامس زوجناکم بحور عین وفی السادس انی جزیتهم الیوم بما صبروا انهم هم الفائزون وفی السابع صرتم شبابا لا تهرمون ابدا وفی الثامن صرتم آمنین لا تخافون ابدا وفی التاسع رفیقکم الانبیاء والصدیقون والشهداء والصالحون وفی العاشر کنتم فی جوار الرحمن ذی العرش الکریم العظیم فیدخلون الجنۃ فیقولون الحمد للہ الذی اذهب عنا الحزن ان ربنا لغفور شکور

(سفینۃ الابرار)

عن ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم من تمسک بسنتی عند فساد امتی فلہ اجر مائۃ شہید۔

عن یزید بن طلحۃ عن ابیہ عن جدہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال ان الدین بدء غریبا وسیرجع غریبا فطوبی للغرباء الذین یصلحون ما افسد الناس من بعدی من سنتی

(الطریقۃ المحمدیۃ)

قال مقاتل عشرۃ من الحیوانات یدخلون

جنت میں داخل ہونے لگیں گے تو فرشتہ کہیگا ٹھہر جاؤ۔ کیونکہ میرے پاس پروردگار عالم کی طرف سے ہدیہ ہے وہ پوچھینگے کیا ہے فرشتہ کہیگا دس انگوٹھیاں ہیں ایک میں لکھا ہے (تم پر سلام ہمیشہ کے لئے جنت میں اچھی حالت میں داخل ہوجاؤ) دوسری میں (جنت میں سلامتی کیساتھ داخل ہوجاؤ) تیسری میں (ہم نے تمہارے سب رنج و غم دور کردیئے) چوتھی میں (ہم نے تمہیں جنتی لباس پہنا دیئے ہیں) پانچویں کو ہم نے تمہارے نکاح بڑی بڑی آنکھوں والی عورتوں سے کردیئے) چھٹی میں (ہم نے انکے صبر کا انکو یہ جزا دی کہ وہ اپنی مراد کو پہنچ گئے) ساتویں میں (تم ایسے نوجوان ہوگئے کہ کبھی بوڑھے نہ ہوگے) آٹھویں میں (تم امن دیئے گئے ہو کبھی تمکو خوف نہ ہوگا) نانویں میں پیغمبر اور صدیق اور شہید اور صالح لوگ تمہارے رفیق ہیں) دسویں میں (تم خدائے مہربان کی ہمسائگی میں ہو جو بہت بڑے اور بزرگ عرش کا مالک ہے پھر وہ جنت میں داخل ہونگے اور کہینگے سب تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے ہم سے رنج و غم دور کیا بیشک ہمارا پروردگار بخشنے والا اور قدردان ہے (سفینۃ الابرار

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص میری سنت پر عمل کریگا اس کے لئے سو شہید کا ثواب ہے۔

یزید بن طلحہ اپنے باپ اور وہ انکے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ دین ابتداء میں غریب تھا اخیر میں بھی غریب ہوگا غرباکو مبارک ہو میری سنت کی جو لوگوں نے بگاڑ رکھی ہوگی اصلاح کرینگے (طریقہ محمدیہ)

مقاتل کا قول ہے کہ جانوروں میں بھی دس جانور جنت

الجنۃ عجل ابراھیم وکبش اسمٰعیل و
ناقۃ صالح وحوت یونس وبقرۃ موسیٰ
وحمار عزیر ونملۃ سلیمان وھدھد
بلقیس وکلب اصحاب الکھف وناقۃ محمد
علیہ السلام فکلھم یصیرون علی صورۃ
الکبش ثم یقضی بین العباد فلا یبقی یومئذ
ملک ولا نبی مرسل ولا شھید الا ظن ان لا
ینجو لما یری من شدۃ العذاب فی الحساب الا من
عصمہ اللہ (مشکوۃ الانوار)

اعلم ان للعبد ثلاثۃ امور ھی اصناف
حسناتہ احدھا عمل قلبہ وھو التصدیق
وھو لا یری ولا یسمع بل یعلم وعمل لسانہ
وھو یسمع وعمل اعضائہ وھو یری فاذا
اتی العبد بھذہ الاشیاء عملا صالحا یجعل
اللہ ثوابہ ما لا اذن سمعت ولم یسمع ولا
عین رأت لعمل قلبہ ما لا خطر علی قلب
بشر فعلی العبد ان یواظب علی الطاعات
لان اللہ لا ینقص شیئا من اجور الحسنات
بل یعطی الجنۃ والدرجات (سنانیہ)

روی عن حاتم الزاھدی انہ قال من
ادعی حب مولاہ من غیر ورع فھو
کذاب ومن ادعی دخول الجنۃ من غیر
انفاق مال فھو کذاب ومن ادعی حب النبی علیہ
السلام من غیر اتباع السنۃ فھو کذاب ومن
ادعی الدرجات من غیر صحبۃ مع الفقراء

میں داخل ہونگے (۱) حضرت ابراہیم کا بچھڑا (۲) حضرت
اسمٰعیل کا دنبہ (۳) حضرت صالح کی اونٹنی (۴) حضرت
یونس کی مچھلی (۵) حضرت موسیٰ کی گائے (۶) حضرت عزیر کا گدھا
(۷) حضرت سلیمان کی چیونٹی (۸) بلقیس کا ہدہد (۹) اصحاب
کہف کا کتا (۱۰) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ناقہ یا براق یہ سب کے
سب دنبہ کی صورت ہوجائینگے پھر بندوں کے درمیان فیصلہ کیا
جاویگا۔ اسوقت ہر شخص بادشاہ یا نبی یا شہید کو یہی گمان
ہوگا کہ اب نجات نہیں بسبب دیکھنے شدت عذاب و
حساب کے مگر جسے خدا محفوظ رکھیگا۔ (مشکوۃ الانوار)

واضح ہو کہ بندہ کیلئے تین باتیں حسنات ہیں اول
عمل قلب اور وہ تصدیق ہے وہ نہ دیکھی جاتی ہے۔ اور نہ
سنی جاتی ہے اور دوم زبان کا عمل اور وہ سنا جاتا
ہے (سوم) عمل اعضاء وہ دیکھا جاتا ہے۔ جب بندہ ان
چیزوں سے عمل کرے گا اللہ تعالیٰ اسکے زبانی عمل کے بدلے
وہ چیز دیگا جسے کان نے سنا ہو اور ہاتھ پاؤں کے بدلے
وہ چیز دیگا جو کسی نے نہ دیکھی ہوگی۔ اور دل کے عمل کے بدلے
وہ شے دیگا جو کسی کے دل میں گذری ہو اس لئے ہر بندے پر
واجب ہے کہ وہ طاعتیں معروف رہے کیونکہ اللہ تعالیٰ
نیکو کے مزدوری سے کم نہیں کرتا بلکہ جنت اور درجات دیتا ہے

حاتم زاہدی سے مروی ہے کہ جو شخص محبت الٰہی کے
بغیر اتقا کا دعوی کرے وہ کذاب ہے۔ اور جو بغیر مال
کے خرچ کئے جنت کا دعویٰ کرے وہ بھی جھوٹا ہے
اور جو بغیر اتباع سنت کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت
کا دعوی کرے وہ جھوٹا ہے اور جو فقراء کی محبت
کے بغیر بلندی درجہ کا دعوی کرے وہ بھی جھوٹا ہے

وَالْمَسَاكِيْنِ فَهُوَ كَذَّابٌ (تنبیہ الغافلین)

عَنْ سَعِيْدِ الْمَجْنُوْنِ اَنَّهُ يَكْتُبُ فِيْ كَفِّهِ اللّٰهُ فَقَالَ
لَهُ السَّرِيُّ السَّقَطِيُّ مَا تَصْنَعُ يَا مَجْنُوْنُ فَقَالَ
اَنَا اُحِبُّ اللّٰهَ تَعَالٰى وَقَدْ كَتَبْتُ اِسْمَ رَبِّيْ
فِيْ قَلْبِيْ حَتّٰى لَا يَسْكُنَهُ غَيْرُهُ وَكَتَبْتُهُ عَلٰى
لِسَانِيْ حَتّٰى لَا يَذْكُرَ غَيْرَهُ وَالْاٰنَ كَتَبْتُهُ عَلٰى
كَفِّيْ حَتّٰى اَنْظُرَ اِلَيْهِ بِعَيْنِيْ فَيَكُوْنَ
نَظَرِيْ مَشْغُوْلًا بِهٖ (مشکوٰۃ الانوار)

حُكِيَ اَنَّ سَمْنُوْنَ تَزَوَّجَ بِامْرَاَةٍ فِيْ اٰخِرِ عُمْرِهٖ
فَوَلَدَتْ بِنْتًا فَلَمَّا بَلَغَتْ ثَلٰثَ سِنِيْنَ
وَجَدَ فِيْ قَلْبِهٖ تَعَلُّقًا بِهَا فَرَاٰى فِيْ مَنَامِهٖ كَاَنَّ
الْقِيَامَةَ قَدْ قَامَتْ وَنُصِبَتْ بِمَلَاۗمٍ لِكُلِّ نَبِيٍّ
وَوَلِيٍّ وَرَاٰى عَلَمًا رَفِيْعًا نُوْرُهٗ قَدْ سَدَّ الْاُفُقَ
فَسَاَلَ عَنْهُ فَقَالُوْا هُوَ عَلَمُ الْمُحِبِّيْنَ الْخَالِصِيْنَ
فَرَاٰى سَمْنُوْنُ نَفْسَهٗ بَيْنَهُمْ فَجَاۗءَ وَاحِدٌ مِّنَ الْمَلٰۗئِكَةِ
فَاَخْرَجَهٗ مِنْ بَيْنِهِمْ فَقَالَ سَمْنُوْنُ اَنَا
مُحِبُّ اللّٰهِ تَعَالٰى وَهٰذَا عَلَمُ الْمُحِبِّيْنَ فَلِمَ
تُخْرِجُنِيْ قَالَ نَعَمْ اَنْتَ مِنَ الْمُحِبِّيْنَ لِلّٰهِ تَعَالٰى
فَلَمَّا اَحْلَلْتَ مَحَبَّةَ بِنْتِكَ فِيْ قَلْبِكَ مَحَوْنَا
اِسْمَكَ مِنَ الْمُحِبِّيْنَ لِلّٰهِ تَعَالٰى فَبَكٰى سَمْنُوْنُ وَتَضَرَّعَ فِيْ
نَوْمِهٖ فَقَالَ اِلٰهِيْ اِنْ كَانَ الْوَلَدُ قَاطِعًا لِيْ عَنْكَ
فَاقْطَعْهُ عَنِّيْ حَتّٰى اَقْرُبَ اِلَيْكَ بِلُطْفِكَ
وَكَرَمِكَ فَسَمِعَ صَائِحًا يَقُوْلُ وَاوَيْلَاهُ
فَانْتَبَهَ فَقَالَ مَا هٰذِهِ الصَّيْحَةُ قَالُوا الصَّبِيَّةُ
سَقَطَتْ مِنَ السَّطْحِ فَمَاتَتْ فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَذْهَبَ

(تنبیہ الغافلین)

سعید مجنونؒ سے مروی ہے کہ انہوں نے اپنے ہاتھ
میں لفظ اللہ لکھا ہوا تھا۔ کہ سریؒ سقطی نے پوچھا یہ کیا
معاملہ ہے کہا میں اللہ کو دوست رکھتا ہوں اسلئے
میں نے اللہ کا نام دل میں لکھا ہوا ہے۔ کہ اس میں
غیر نہ سمائے اور زبان پر لکھا ہے کہ غیر کا ذکر نہ ہو اب
میں نے ہاتھ میں لکھ لیا ہے کہ آنکھ سے دیکھوں اور
میری نظر مشغول رہے (مشکوٰۃ الانوار)

حکایت ہے کہ سمنونؒ نے بڑھاپے میں نکاح کیا
ایک لڑکی پیدا ہوئی جب وہ تین سال کی ہوئی تو اس کے
دل میں لڑکی کی محبت رہنے لگی۔ اور خواب میں دیکھا گویا کہ
قیامت قائم ہو گئی اور ہر نبی و ولی کیلئے انکے نورانی جھنڈے
نصب کیے گئے ہیں۔ انہوں نے کیفیت پوچھی انہوں
نے جواب دیا کہ خدا کے خالص دوستوں کا جھنڈا
ہے اور سمنون نے اپنے آپ کو انہیں دیکھا اچانک
ایک فرشتہ آیا اور اس نے انہیں سے نکالدیا سمنون
نے کہا یا اللہ کے دوستوں کا جھنڈا ہے اور میں بھی اللہ
کا دوست ہوں مجھے مت نکالو۔ فرشتے نے کہا ہاں
تو اللہ کے دوستوں میں تھا لیکن جب تجھے بیٹی کی محبت
ہو گئی تو ہم نے تیرا نام اللہ کے دوستوں میں سے مٹا دیا سمنون
رو پڑا اور خواب میں سخت عاجزی ہو کر کہا الٰہی اگر تیری محبت سے روکتا
ہے تو اسے مجھ سے الگ کر دیں تیرے لطف سے مقرب ہو
جاؤں اتنے میں انہوں نے بیٹی کی آواز سنی اور جاگ اٹھا پوچھا
کیا ہے جواب ملا تیری لڑکی کوٹھے سے گر کر مر گئی اس نے کہا
سب تعریف اللہ کیلئے ہے جس نے مجھ سے مانع کو دور کیا

الْمَانِعِ عَنِّی (مشکوٰۃ الانوار)

عَنْ ذِی النُّونِ الْمِصْرِیْ رح اَنَّہٗ قَالَ رَأَیْتُ رَجُلًا فِی الْھَوَاءِ جَالِسًا مُتَرَبِّعًا وَھُوَ یَقُوْلُ اللّٰہُ فَقُلْتُ مَنْ اَنْتَ قَالَ اَنَا عَبْدٌ مِنْ عِبَادِ اللّٰہِ فَقُلْتُ بِمَ وَجَدْتَ ھٰذِہِ الْکَرَامَۃَ قَالَ تَرَکْتُ ھَوَایَ لِھَوَاہُ فَاَجْلَسَنِی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَی الْھَوَاءِ وَکَذَا رُوِیَ عَنْ سَمْنُوْنِ الْمَجْنُوْنِ وَسَمَّاہُ الْخَوَاصُّ سَمْنُوْنَ الْمُحِبَّ وَھُوَ یُسَمِّیْ نَفْسَہٗ الْکَذَّابَ فَرَقٰی یَوْمًا عَلَی الْمِنْبَرِ لِیَعِظَ النَّاسَ فَلَمْ یَلْتَفِتُوْا اِلٰی قَوْلِہٖ فَتَرَکَ النَّاسَ وَالْتَفَتَ اِلٰی قَنَادِیْلِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ اسْمَعُوْا اَنْتُمْ یَا قَنَادِیْلُ خَبَرًا عَجَبًا مِنْ لِسَانِ سَمْنُوْنَ فَرَءَوْا اَنَّ الْقَنَادِیْلَ قَدْ دَخَلُوْا فِی الرَّقْصِ وَتَقَطَّعُوْا وَتَسَاقَطُوْا لِتَاْثِیْرِ کَلَامِ الْمَجْنُوْنِ (کذا فی زبدۃ الواعظین)

فَالْحَاصِلُ اَنَّ الْاِطَاعَۃَ لِلّٰہِ تَعَالٰی وَلِرَسُوْلِہٖ سَبَبٌ لِمُوَافَقَۃِ النَّبِیِّیْنَ وَالْاَوْلِیَاءِ وَالصَّالِحِیْنَ

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ عَلَیْہِ السَّلَامُ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَیْفَ تَقُوْلُ فِیْ رَجُلٍ اَحَبَّ قَوْمًا اَلْحَقَ بِہِمْ قَالَ عَلَیْہِ السَّلَامُ اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ (کذا فی المصابیح)

فَمَنْ اَحَبَّ اللّٰہَ تَعَالٰی اَکْثَرَ ذِکْرَہٗ فَثَمَرَتُہٗ اَنْ یَذْکُرَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی بِرَحْمَتِہٖ وَمَغْفِرَتِہٖ وَیُدْخِلُہُ الْجَنَّۃَ مَعَ اَنْبِیَائِہٖ وَاَوْلِیَائِہٖ وَیُکْرِمُہٗ بِرُؤْیَۃِ جَمَالِہٖ وَمَنْ اَحَبَّ

(مشکوٰۃ الانوار)

ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا میں نے ایک شخص کو ہوا میں چار زانو بیٹھا ہوا دیکھا۔ اور وہ اللہ اللہ کہتا تھا میں نے کہا تو کون ہے اُس نے کہا میں اللہ کا بندہ ہوں میں نے کہا تو نے یہ کرامت کس سبب پائی اس نے کہا میں نے محبت الٰہی میں اپنی ہوا و ہوس چھوڑ دیا خدا نے مجھے ہوا پر بٹھا دیا اور اسیطرح سمنون سے روایت ہے کہ وہ سمنون کے نام سے مشہور تھے۔ اور وہ خود سمنون کذاب اپنے آپ کو کہتے تھے وہ ایکدن منبر پر چڑھے کہ لوگوں کو وعظ سنائیں لیکن کوئی نہ سنتا تھا۔ وہ لوگوں کو چھوڑ مسجد کی قندیلوں کی طرف متوجہ ہوا اور کہنے قندیلو سمنون سے ایک عجیب خبر سنو۔ اتنے میں لوگوں نے دیکھا کہ اس کے کلام کی تاثیر سے تمام قندیلیں ٹوٹ پھوٹ کر بحالت وجد گر پڑیں۔ (کذا فی زبدۃ الواعظین)

نتیجہ کلام یہ کہ خدا اور اُس کے رسول کی اطاعت انبیاء اور اولیاء اور صالحین کی معیت کا ذریعہ ہے

ابن مسعود رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آ کر عرض کیا کہ آپ اس شخص کے بارے میں کیا فرماتے ہیں کہ کسی قوم کو دوست رکھتا ہو کیا وہ اُس کے ہمراہ رہے گا۔ آپ نے فرمایا آدمی کا حشر اُس کے دوست کے ساتھ ہوگا۔ (کذا فی المصابیح)

حاصل کلام یہ کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کو دوست رکھتا ہے اکثر اسکو یاد کرتا ہے اسکا ثمرہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ اسے اپنی رحمت اور بخشش سے یاد کرتا ہے اور انبیاء اور اولیاء کے ساتھ اسے جنت میں داخل کرتا ہے اور اپنی زیارت

النبی صلی اللہ علیہ وسلم اکثر الصلوة علیہ فثمرتہ الوصول الی شفاعتہ وصحبتہ فی الجنة (غنانیہ)

نصیب کرتا ہے اور جو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دوست رکھے وہ بکثرت درود شریف پڑھا کرے اسکا ثمرہ یہ کہ آپکی شفاعت اور جنت میں ہمراہی نصیب ہوگی۔ (غنانیہ)

فضائل سلام وغیرہ

وَاِذَا حُیِّیْتُمْ بِتَحِیَّةٍ فَحَیُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَا اَوْ رُدُّوْهَا اِنَّ اللّٰهَ کَانَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ حَسِیْبًا

عن عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہما عن النبی علیہ السلام انہ قال السلام اسم من اسماء اللہ تعالی فافشوہ بینکم وفی روایة اذا اسلم المسلم علی المسلم فردہ علیہ صلت علیہ الملئکة سبعین مرة فان لم یرد علیہ رد علیہ من ھم معہ ثم یلعنون سبعین مرة وکان ابو مسلم الخولانی رحمة اللہ علیہ یمر علی قوم فلا یسلم علیھم ویقول لا یمنعنی من السلام علیھم الا انی اخشی ان لا یردوا علی فتلعنھم الملئکة (بحر العلوم)

وذکر فی بستان العارفین اذا مررتم بقوم فسلموا علیھم فاذا اسلمتم علیھم وجب علیھم الرد وقال یسلم الماشی علی القاعد والصغیر علی الکبیر والراکب علی الماشی والراکب الفرس علی راکب الحمار ویسلم الذی یاتیک من خلفک ویسمع الراد جوابہ لانہ اذا لم یسمع لم یکن جوابا ویسلم علی اھل بیتہ حین یدخلہ فان دخل بیتا لیس

جب کوئی تمہیں کسیطرح کی دعا دے تو تم اسے اچھی دعا دو یا اسیطرح کی اللہ تعالی ہر شے کا حساب لینے والا ہے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپنے فرمایا السلام اللہ تعالے کے اسماء میں سے ایک اسم ہے اسے آپس میں رواج دو اور ایک روایت میں ہے کہ جب ایک مسلمان دوسرے مسلمان کو سلام کہے اور وہ اسکا جواب دے تو فرشتے اسکے لئے ستر دفعہ رحمت طلب کرتے ہیں اگر وہ جواب نہ دے اسکے ساتھ والے فرشتے جواب دیتے ہیں پھر اسے ستر دفعہ لعنت کرتے ہیں۔ اور ابو مسلم خولانی ؒ مجلس میں جاکر سلام نہ کرتے تھے اور کہتے تھے میں اسلئے سلام نہیں کرتا کہ شاید دوسرا جواب نہیں دے اور فرشتے اسپر لعنت کرتے ہیں (بحر العلوم)

بستان العارفین میں ذکر ہے کہ جب تم کسی قوم پر گزرو اسپر سلام کرو جب تم سلام کرو تو انپر جواب واجب ہوگیا اور کہا چلنے والا بیٹھنے والے کو اور چھوٹا بڑے کو۔ اور سوار پیدل کو اور گھوڑے کا سوار گدھے کے سوار کو پہلے سلام کہے اور پیچھے سے آنیوالے کو سلام کہنا چاہیے اور جواب دینے والے پر واجب ہے کہ ذرا آواز سے جواب دے کیونکہ اگر سلام کرنے والے تک آواز نہ گئی تو یہ جواب نہ ہوگا۔ اور جب گھر جائے تو گھر والوں پر سلام کہے اور اگر ایسے مکان میں

رَفِيهِ أَحَدٌ فَلْيَقُلِ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ فَإِنَّ الْمَلٰئِكَةَ يَرُدُّوْنَ سَلَامَهٗ وَتَحْصُلُ تِلْكَ الْبَرَكَةُ أَزْيَدَ دَائِمًا

وَاخْتَلَفَ الْعُلَمَاءُ فِي التَّسْلِيْمِ عَلَى الصِّبْيَانِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ يُسَلِّمُ عَلَيْهِمْ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا يُسَلِّمُ عَلَيْهِمْ وَقَالَ بَعْضُهُمُ التَّسْلِيْمُ أَفْضَلُ مِنْ تَرْكِهٖ وَبِهٖ نَأْخُذُ ۔

وَفِي زُبْدَةِ الْمَسَائِلِ إِنْ قَالَ رَجُلٌ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا زَيْدُ فَرَدَّ عَلَيْهِ عُمَرُ فَلَا يَسْقُطُ عَنْ زَيْدٍ

وَفِي رَوْضَةِ الْعُلَمَاءِ إِذَا اسْتَقْبَلَ وَاحِدٌ لِوَاحِدٍ اخْتَلَفَ الْفُقَهَاءُ فَقَالَ بَعْضُهُمْ يُسَلِّمُ الَّذِي جَاءَ مِنَ الْمِصْرِ عَلَى الَّذِي جَاءَ مِنَ الْقَرْيَةِ لِأَنَّهُ جَاءَ مِنَ الْأَمَانِ فَيُسَلِّمُ عَلَى الَّذِي جَاءَ مِنَ الْقَرْيَةِ لِيَكُوْنَ أَخْبَارًا عَنْ سَلَامَةِ حَالِ الْمِصْرِ

وَقَالَ بَعْضُهُمْ يُسَلِّمُ الَّذِي جَاءَ مِنَ الْقَرْيَةِ عَلَى الَّذِي جَاءَ مِنَ الْمِصْرِ لِأَنَّ الَّذِي جَاءَ مِنَ الْمِصْرِ جَاءَ مِنْ أَفْضَلِ الْمَوَاضِعِ كَفٰى هٰذَا هَادِيًا إِنْ كُنْتَ مِنَ الْهَارِعِ وَالشَّرْبِيْنَ النَّارِ ضِيَاءٌ لِطَالِعٍ وَلَنْ تُحَوِّفُ الْعُلَمَاءَ بِالسَّيْفِ اللَّامِعِ

وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ فِي كِتَابٍ لَمْ تَزَلِ الْمَلٰئِكَةُ يَسْتَغْفِرُوْنَ لَهٗ مَادَامَ اِسْمِيْ فِي ذٰلِكَ الْكِتَابِ قِيْلَ إِنَّ الْإِبْتِدَاءَ بِالسَّلَامِ قَبْلَ الْكَلَامِ لَوِ الْحَاجَةِ سُنَّةٌ مُسْتَحَبَّةٌ لَيْسَ بِوَاجِبٍ فِي اسْتِمَاعِهٖ مُسْتَحَبٌّ بَلْ وَاجِبٌ

داخل ہو۔ جہاں کوئی نہ ہو تو کہے اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ، فرشتے اسکا جواب دیتے ہیں۔ اور اس سے بڑی برکت حاصل ہوتی ہے۔

لڑکوں کو سلام کہنے میں اختلاف ہے بعض کہتے کہ انپر سلام کیا جائے اور بعض کہتے ہیں نہ کیا جائے اور بعض کہتے ہیں۔ سلام کرنا ترک سے افضل ہے اور ہم اسی قول کو لیتے ہیں۔

اور ایسا ہی زبدۃ المسائل میں ہے مگر کسی نے کہا اے زید سلام علیک جواب میں عمر نے کہا وعلیک السلام تو زید کی طرف سے یہ جواب نہ ہوگا اور روضۃ العلماء میں ہے جب کوئی کسی سے ملے تو ابتداء سلام علیکم سے ہو۔ بعض کہتے ہیں جو شہر سے آیگا وہ گاؤں سے آنیوالے پہ سلام کہے کیونکہ وہ امن کی جگہ سے آیا ہے تاکہ وہ شہر کے حال کی سلامتی کی خبر ہو۔

اور بعض کہتے ہیں کہ گاؤں سے آنیوالا شہر والے کو سلام کہے کیونکہ شہر سے آنیوالا افضل جگہہ سے آیا ہے اگر تو مانے تو اسیقدر کافی ہے۔ دیکھنے والے کے لئے جہاں میں روشنی پھیلا اور علماء کی چمکتی ہوئی تلوار سے ڈرتا رہو۔ (شرح)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص میرے نام کے بعد درود لکھدیگا فرشتے اسپر رحمت بھیجتے ہیں جبتک وہ لکھا رہیگا۔ علماء کہتے ہیں کلام یا اظہار حاجت سے پہلے سلام کہنا سنت مستحب ہے واجب نہیں ہے اگرچہ سلام کا سننا مستحب ہے بلکہ صحیح مذہب کے مطابق ہے

عَلَى الصَّحِيحِ وَهُوَ سُنَّةٌ عَلَى الْكِفَايَةِ وَرَدُّهُ فَرْضُ كِفَايَةٍ فَإِنْ كَانُوا جَمَاعَةً فَسَلَّمَ وَاحِدٌ مِنْهُمْ كَفَى عَنْ جَمِيعِهِمْ وَسَلَامُ كُلِّهِمْ أَفْضَلُ وَأَكْمَلُ وَكَذَا رَدُّهُ وَاجِبٌ بِحَيْثُ لَوْ لَمْ يَسْمَعْهُ يَسْقُطُ عَنْهُ هٰذَا الْفَرْضُ حَتّٰى قِيلَ لَوْ كَانَ الْمُسَلَّمُ عَلَيْهِ أَصَمَّ يَجِبُ عَلَى الرَّادِّ أَنْ يُحَرِّكَ شَفَتَيْهِ وَيُرِيَهُ بِحَيْثُ لَوْ لَمْ يَكُنْ أَصَمَّ يَسْمَعُهَا (انتهى)

وَقِيلَ إِذَا قَالَ الرَّجُلُ السَّلَامُ عَلَيْكَ بِالْإِفْرَادِ فَقُلْ عَلَيْكُمُ السَّلَامُ بِالْجَمْعِ لِأَنَّ الْمُؤْمِنَ لَا يَكُونُ وَحْدَهُ بَلْ مَعَهُ الْمَلَكُ فَلَا يَنْبَغِي أَنْ يَقُولَ الْمُسْلِمُ عَلَيْكَ بِالْإِفْرَادِ لِأَنَّهُ إِذَا قَالَ لَكَ فَقَدْ حَرَمَ الْمَلَائِكَةَ وَحَرَمَ نَفْسَهُ مِنْ جَوَابِ الْمَلَائِكَةِ وَإِنْ كَانُوا مُسْتَغْنِينَ عَنْ تَسْلِيمِنَا فَلَسْتَ بِمُسْتَغْنٍ عَنْ جَوَابِهِمْ بِالرَّحْمَةِ وَأَمَّا صِفَةُ الرَّدِّ فَالْأَفْضَلُ أَنْ تَقُولَ وَعَلَيْكُمُ السَّلَامُ بِالْوَاوِ فَلَوْ حَذَفَهَا جَازَ وَكَانَ تَارِكًا لِلْأَفْضَلِ ۔

وَمَنْ أَرَادَ أَنْ يُسَلِّمَ إِنْ شَاءَ يُسَلِّمُ بِالتَّعْرِيفِ وَإِنْ شَاءَ بِالتَّنْكِيرِ وَأَمَّا فِي سَلَامِ الصَّلٰوةِ فَالتَّعْرِيفُ وَبِشَرْطِ أَنْ يَكُونَ الرَّدُّ عَلَى الْفَوْرِ فَإِنْ أَخَّرَهُ الرَّدُّ لَمْ يُعَدَّ جَوَابًا وَكَانَ آثِمًا بِتِلْكَ التَّأْخِيرِ لِأَنَّ فِي تَرْكِهِ إِهَانَةَ الْمُسْلِمِ وَلَوْ أَتَى سَلَامٌ مِنْ غَائِبٍ مَعَ رَسُولِهِ أَوْ فِي وَرَقَتِهِ وَجَبَ الرَّدُّ عَلَى الْفَوْرِ وَالسَّلَامُ عَلَى

اور وہ سُنت علی الکفایہ ہے اور اُسکا جواب فرض کفایہ ہے اگر جماعت میں سے ایک شخص نے سلام کیا تو سب کی طرف سے کافی ہے اور سب کا سلام کہنا افضل ہے اور اسیطرح جواب دینا واجب ہے اور یہہ وجوب سلام کے نہ سننے سے بھی ساقط نہیں ہوتا یہانتک کہ اگر کسی نے بہرے کو سلام کیا تو اسپر واجب ہے کہ اپنے ہونٹ ہلاکر سلام کہنے والے کو جتلائے کہ اگر میں بہرا نہ ہوتا تو سلام کا جواب دیتا۔ (انتہی)

کہتے ہیں کہ جب کوئی السلام علیک کہے (یعنی ضمیر واحد سے) تو تو جواب دے وعلیکم السلام (یعنے جمع کی) کیونکہ مومن اکیلا نہیں ہوتا بلکہ اُسکے ساتھ فرشتے ہوتے ہیں۔ مسلمانوں کو ضمیر واحد سے کہنا لائق نہیں۔ کیونکہ جب اُس نے تجھے سلام کہا۔ تو تو نے فرشتوں کو محروم کیا اور فرشتوں کے جواب سے اپنے کو محروم کیا۔ اگرچہ وہ ہمارے سلام سے بے پرواہ ہے مگر ہم اُنکے جواب سے بے پرواہ نہیں جواب میں افضل وعلیکم السلام ہے۔ واؤ کے ساتھ۔ اگر واؤ نہ ملاوے تو بھی جائز ہے۔ مگر تارک فضیلت ہوگا۔

اور ہر شخص سلام کہنے کا ارادہ کرے اگر چاہے تو السّلام علیکم کہے اور اگر چاہے تو سلامٌ علیکم کہے لیکن نماز کی سلام معرفہ شرط ہے سلام کا جواب فی الفور دینا چاہیے اگر ٹھیر کر دیا تو یہہ درست ہوگا۔ اور یہہ شخص گنہگار رہوگا اور اس کے ترک میں ایک مسلمان کی اہانت ہے۔ اور اگر خط میں یا قاصد کی زبان سے سلام آیا تو جواب فی الفور واجب ہے عنیوں کا فرق اور کھیل

اَهْلِ الْبِدْعَةِ وَالْكَفَرَةِ وَاللَّعِبِ
وَاخْتَلَفَ الْعُلَمَاءُ فِيْ رَدِّ السَّلَامِ عَلَى الْكُفَّارِ
وَابْتِدَاءِهِمْ بِهٖ فَمَذْهَبُنَا تَحْرِيْمُ ابْتِدَاءِهِمْ وَ
وُجُوْبُ رَدِّهٖ عَلَيْهِمْ بِاَنْ يَّقُوْلَ عَلَيْكَ بِلَا وَاوٍ وَ
عَلَيْكَ مِثْلُ مَا قُلْتَ وَ بِهٖ دَلِيْلُنَا فِيْ عَدَمِ الْاِبْتِدَاءِ
قَوْلُهٗ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَا تَبْدَؤُا الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى
بِالسَّلَامِ وَاِذَا لَقِيْتُمْ اَحَدَهُمْ فِيْ طَرِيْقٍ فَاضْطَرُّوْهُ
اِلٰى اَضْيَقِهٖ لِاَنَّ الْاِبْتِدَاءَ بِالسَّلَامِ اِعْزَازٌ لَّهُمْ
وَلَا يَجُوْزُ اِعْزَازُ الْكُفَّارِ ۔
عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ عَلَيْهِ
السَّلَامُ لَا تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ حَتّٰى تُؤْمِنُوْا اِيْمَانًا
كَامِلًا وَلَا تُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى تَحَابُّوْا اَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰى
شَيْءٍ اِذَا فَعَلْتُمُوْهُ تَحَابَبْتُمْ اَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ
(رواہ ابوداؤد و مسلم)
وَفِيْهِ الْحَثُّ الْعَظِيْمُ عَلٰى اِفْشَاءِ السَّلَامِ وَ
بَذْلِهٖ لِلْمُسْلِمِيْنَ كُلِّهِمْ مَنْ عَرَفَ وَمَنْ لَّمْ تَعْرِفْ الخ
وَقَالَ فِي التَّاتَارْخَانِيَّةِ وَيُكْرَهُ السَّلَامُ
تَحْرِيْمًا عِنْدَ قِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ جَهْرًا لٰكِنْ يَرُدُّ جَوَابَهٗ
لِكَوْنِهٖ قَادِرًا عَلٰى تَحْصِيْلِ فَضِيْلَتَيِ الْقُرْاٰنِ وَرَدِّ السَّلَامِ
وَعَلٰى مُسْتَمِعِ الْقُرْاٰنِ وَكَذٰلِكَ عِنْدَ مُذَاكَرَةِ
الْعِلْمِ وَلَا يُسَلِّمُ عَلٰى اَحَدٍ مِّمَّنْ تَذَاكَرُوا الْعِلْمَ فَاِنْ
سَلَّمَ فَهُوَ اٰثِمٌ وَكَذَا عِنْدَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ
وَالصَّحِيْحُ اَنَّهٗ لَا يَرُدُّ السَّلَامَ اَيْضًا فِيْ هٰذِهِ
الْمَوَاضِعِ وَاِنْ كَانَ بِالْاِخْفَاءِ اِنْتَهٰى
عَنْ ابْنِ سَلَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ

میں مشغول رہنے والوں کو سلام نہ کہنا چاہئے۔
کفار کو سلام کا جواب دینے اور انہیں ابتداً سلام کرنے میں
اختلاف ہے۔ ہمارے مذہب میں انکو پہلے سلام کہنا حرام
ہے۔ اور جواب دینا واجب ہے۔ بایں طور کہ بلا واؤ کہا جائے
مگر اس طرح بھی جائز ہے۔ ہمارے قول کی دلیل
حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے کہ یہود و نصاریٰ
کو پہلے سلام نہ کہو۔ جب تم کسی کو راستہ میں ملو تو
اُسے ایک طرف ہو جانے پر مجبور کرو۔ کیونکہ ابتداءً سلام
اعزاز ہے اور کفار کا اعزاز ناجائز ہے۔
ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جبتک تم کامل ایمان نہ
لاؤ جنت میں داخل نہیں ہو سکتے اور کامل مومن نہیں ہو سکتے
جبتک آپس میں الفت نہ رکھو کیا ہم تمہیں ایسا عمل نہ بتائیں جو کرو تو
آپس میں محبت بڑھے وہ یہ کہ باہم سلام کو رواج کرو۔
اسمیں سلام کے رواج پر ترغیب ہے اور مسلمان کو سلام
کرنیکی ترغیب ہے خواہ واقف ہو یا نہ ہو۔ (انتہیٰ)
تاتارخانیہ میں مذکور ہے کہ سلام کرنا قرآن مجید
جہر پڑھنے والے یا سننے والے کو مکروہ تحریمی ہے لیکن
جواب دینا چاہیے کیونکہ یہ شخص دونوں فضیلتیں قراءت
قرآن اور جواب سلام پر قادر ہے اور ایسا ہی درس
تدریس کے وقت مشغول ہونے والے پر اگر کرے گا تو
گنہگار ہوگا۔ ایسا ہی اذان اور اقامت کے
وقت اور صحیح یہ ہے کہ ان مواقع پر آہستہ بھی
جواب نہ دے (انتہیٰ)
ابن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے

سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول يا
ايها الناس افشوا السلام واطعموا الطعام
وصلوا بالليل والناس نيام تدخلوا الجنة
وروى عن رسول الله صلى الله عليه وآله
وسلم انه قال ان في الجنة غرفا من الوان كلها
يرى ظاهرها من باطنها وباطنها من ظاهرها فيها من
النعيم ما لا عين رأت ولا اذن سمعت ولا خطر على
قلب بشر قالوا يا رسول الله لمن تلك الغرف
قال لمن افشى السلام واطعم الطعام وادام
الصيام وصلى بالليل والناس نيام قلنا ومن
يطيق ذلك يا رسول الله قال ساخبركم
عن ذلك من لقي اخاه وسلم عليه فقد افشى
السلام ومن اطعم اهله وعياله من الطعام
حتى يشبعهم فقد اطعم الطعام ومن صام
رمضان وستا من شوال فقد ادام الصيام
ومن صلى العشاء الاخيرة والغداة اي الفجر
مع جماعة فقد صلى بالليل والناس نيام وهم
اليهود والنصارى والمجوس كما صرح به الامام
الاندلسي رحمه الله (انتهى)
ويكره السلام عند رواية الحديث وعند
الاذان وعند الاقامة اذا كان القوم مشغولين
بتلك الاذان او الاقامة والمسلم يأثم ولكن
يردون جوابه على من كان في الخلاء فعند
ابي حنيفة رحمه الله عليه يرده بقلبه لا
بلسانه وقال ابو يوسف لا يرده اصلا وعند محمد

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا
اے لوگو سلام کا رواج کرو۔ اور بھوکوں کو کھلاؤ اور رات
کو لوگوں کے سونے کے وقت نماز پڑھو جنت میں داخل ہو گے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جنت میں
بالاخانے رنگ برنگ کے ہیں اور اسقدر صاف ہیں کہ انکا باہر
کا حصہ اندر سے اور اندر کا باہر سے نظر آتا ہے ان میں ایسی نعمتیں ہیں
جو نہ کسی آنکھ نے دیکھی اور نہ کسی کان نے سنی اور نہ کسی شخص کے دل پر
گذری ہیں انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ بالاخانے کن لوگوں
کے واسطے ہیں فرمایا جو سلام کا رواج دے اور بھوکوں کو کھلائے
اور ہمیشہ روزے رکھے اور راتوں کو لوگوں کے سونے کے وقت نماز
پڑھے عرض کیا یا رسول اللہ کون ایسی طاقت رکھتا ہے
فرمایا جو اپنے بھائی کو ملے اور سلام کرے گویا اس نے سلام کا
رواج دیا اور جو اپنی اہل و عیال کی پرورش کرے گویا اس نے
محتاجوں کو کھانا دیا اور جس نے رمضان شریف اور چھ شوال
کے روزے رکھے گویا اس نے ہمیشہ روزے رکھے اور
جس نے صبح و عشاء کی نماز با جماعت پڑھی اس نے ساری
رات عبادت کی والناس نیام وہ یہود اور نصاری
اور مجوس ہیں جیسا کہ امام اندلسی وغیرہ نے بیان
کیا ہے۔ (انتہی)
اور حدیث کی روایت اور اذان اور اقامت کے وقت
سلام منع ہے جبکہ لوگ اذان اور اقامت کے کلمات
دھرانے میں مشغول ہوں اور اس وقت سلام کہنے والا گنہگار
ہوتا ہے لیکن جواب دینا درست ہے اسیطرح پاخانہ بیٹھنے
والے کو نہ کہنا چاہیے۔ امام صاحب کے نزدیک زبان سے
نہیں بلکہ دل سے جواب دے۔ ابو یوسف نے فرمایا اسکا جواب نہ دے امام محمد

يَرُدَّهُ بَعْدَ الْفَرَاغِ مِنَ الْحَاجَةِ
وَعَلَى الْمُصَلِّي وَالْمُسْلِمِ يَا نُعْرِ لَا يَرُدُّهُمَا جَوَابَهُ وَ
عَلَى السَّائِلِ فَإِنْ سَلَّمَ السَّائِلُ فَلَا يَجِبُ رَدُّهُ
وَعَلَى الْقَاضِي فِي الْمَحْكَمَةِ وَلَا يَجِبُ الرَّدُّ عَلَيْهِ وَعَلَى
أُسْتَاذِهِ عِنْدَ الدَّرْسِ وَلَوْ سَلَّمَ لَا يَجِبُ رَدُّهُ وَ
عَلَى لَاعِبِ الشِّطْرَنْجِ وَعَلَى لَاعِبِ النَّرْدِ وَغَيْرِهِ
وَعَلَى الْمُبْتَدِعَةِ وَعَلَى الْمَلَاحِدَةِ وَعَلَى الزَّنَادِقَةِ
وَعَلَى الْمُضْحِكِ وَعَلَى قَارِي الْقِصَصِ الْكَاذِبَةِ وَ
وَعَلَى أَهْلِ اللَّهْوِ وَعَلَى أَهْلِ السَّبِّ وَعَلَى أَهْلِ الْهَجْرِ
وَعَلَى الْقَاعِدِ عَلَى رَأْسِ الطَّرِيقِ يَنْظُرُ إِلَى الْمَرْأَةِ
الْحَسَنَةِ أَوْ إِلَى الْأَمْرَدِ الْقَبِيحِ وَعَلَى الْعُرْيَانِ سَوَاءٌ
كَانَ فِي الْحَمَّامِ أَوْ غَيْرِهِ وَعَلَى الْمَمَازِحِ وَعَلَى الْكَذَّابِ
وَعَلَى مَنْ يَسُبُّ النَّاسَ وَعَلَى الْمُشْتَغِلِ فِي السُّوقِ
وَعَلَى أَكْلِ الطَّعَامِ فِي السُّوقِ أَوْ عَلَى الدُّكَّانِ
وَالنَّاسُ يَنْظُرُونَ وَعَلَى الْمُغَنِّي وَعَلَى
مُطَيِّرِ الْحَمَامِ وَعَلَى الْكَافِرِ قَالَهُ ابْنُ
كَمَالٍ بَاشَا يَسَّرَ اللّٰهُ لَهُ فِي شَرْحِ
الْحَدِيثِ السَّلَامُ قَبْلَ الْكَلَامِ ۔
وَقَالَ النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَنْ تَكَلَّمَ قَبْلَ
السَّلَامِ فَلَا تُجِيبُوهُ ۔
وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ
إِبْلِيسَ عَلَيْهِ اللَّعْنَةُ يَبْكِي عِنْدَ سَلَامِ
الْمُؤْمِنِ فَيَقُولُ وَاوَيْلَاهُ لَا يَفْتَرِقُ
هٰذَانِ الْمُؤْمِنَانِ حَتّٰى يُغْفَرَ لَهُمْ
(الحديث)

نے فرمایا ہے کہ بعد فراغت کے جواب دے۔
علی ہذا القیاس مسلمان کسی ایسے شخص کو جو نماز پڑھتا ہو
سلام کہے تو گنہگار ہو گا۔ اسیطرح بھیک مانگنے والے کو
سلام نہ کہے اگر سائل سلام کہے تو جواب واجب نہیں دار العدالت
میں قاضی کو اور پڑھاتے وقت استاد کو سلام نہ کرنا
چاہیئے۔ اگر کسی نے کر لیا تو جواب واجب نہیں شطرنج
چوسر کھیلنے والے بدعتی ملحد مرتد نقال داستان گو گندہ کلام
کرنیوالے صحابہ کو برا کہنے والے لوگوں کی ہجو کرنیوالے
عورتوں یا خوبصورت لونڈوں کو تاکنے والے شارع عام پر
بیٹھنے والے۔ حمام وغیرہ میں غیروں کے سامنے ننگا
ہونے والے ہنسی مذاق کرنے والے۔ جھوٹے
لوگوں کو گالیاں دینے والے۔ بازاری
خرید و فروخت میں مصروف ہونے والے
بازار میں یا دکان میں کھانے والے جہاں
کہ لوگ دیکھتے ہوں۔ گانے بجانے والے
کبوتر باز اور کافر کو سلام کرنا جائز نہیں
چنانچہ شرح حدیث السلام قبل الکلام میں ابن
کمال پاشا نے بھی یہی تصریح کی ہے۔
حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو سلام سے
پہلے کلام کرے اوسے جواب مت دو۔
ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ابلیس
علیہ اللعنۃ مومن کے سلام کے وقت روتا ہے
اور کہتا ہے افسوس جبتک یہ مومن بخشے نہ
جائیں جدا نہ ہونگے۔
(الحدیث)

قالوا تحية النصارى وضع اليد على الفم وتحية اليهود الإشارة بالإصبع وتحية المجوس الانحناء وتحية العرب حياك الله وتحية المسلمين السلام عليكم ورحمة الله وبركاته وهي أشرف التحيات من المنقولات

علماء نے بیان کیا ہے نصاری کا سلام منہ پر ہاتھ رکھنا۔ اور یہود کا انگلیوں سے اشارہ کرنا۔ اور مجوس کا جھک جانا۔ اور حیاک اللہ کہنا عرب کا اور السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ مسلمانوں کا سلام ہے۔ اور سب مذکورہ بالا تحیات سے افضل ہے۔

وعن عمران بن الحصين رضي الله عنه أن رجلا جاء إلى النبي عليه السلام فقال السلام عليكم فرد عليه فقال لك عشر حسنات ودخل آخر فقال السلام عليكم ورحمة الله فرد عليه فقال لك عشرون حسنة ودخل آخر فقال السلام عليكم ورحمة الله وبركاته فرد عليه فقال لك ثلثون حسنة ثم أتى آخر فقال السلام عليكم ورحمة الله وبركاته ومغفرته فرد عليه فقال لك أربعون حسنة (كذا في المشكوة المصابيح)

عمران بن حصین ؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آیا۔ اور السلام علیکم کہا۔ آپ نے جواب دیا۔ اور فرمایا تیرے لیے دس نیکیاں ہیں پھر دوسرا شخص آیا اس نے کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ آپ نے جواب دیکر فرمایا تیرے لئے تین نیکیاں ہیں پھر کوئی تیسرا شخص آیا اس نے کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ آپ نے جواب دیکر فرمایا تیرے لیے تین نیکیاں ہیں پھر چوتھا شخص آیا اسنے کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ومغفرتہ آپ نے جواب دیکر فرمایا تیرے لئے چالیس نیکیاں ہیں (کذا فی مشکوۃ المصابیح)

آیت اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ کا شان نزول وغیرہ

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا

آج ہمنے تمہارا دین تمہارے لئے کامل اور تم پر اپنی نعمت تمام کردی۔ اور تمہارے لئے اسلام کو پسند کیا۔

رُوِيَ اَنَّهُ كَمَا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ بَكٰى عُمَرُ

مروی ہے جب یہ آیت اتری حضرت عمر رضی اللہ عنہ بہت

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ یعنے اسلام کو ہمنے کامل کردیا کہ اس کے احکام منسوخ نہ ہونگے یا باعتبار طاقت کے ہوا اس لیے کہ خدا تعالیٰ کا نور اب روشن ہوگیا جسے کفار مٹانا چاہتے تھے۔ اور پروردگار کا وعدہ تھا کہ وہ اسے پورا کریگا۔ کما قال اللہ تعالیٰ یریدون لیطفؤا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ یا یہ کہ قواعد عقائد وغیرہ کامل طور پر بیان ہوگئے ہیں کہ اب اجتہاد وغیرہ پر توفیق ہوگئی ہے۔

رضی اللہ عنہ فقال لہ النبی علیہ السلام
ما یبکیک یا عمر قال ابکانی انا کنا فی زیادۃ
دیننا فاذا اکمل فانہ لا یکمل شیء الا نقص
فقال علیہ السلام صدقت۔
وقد روی ان ہذہ الآیۃ نزلت بعد
عصر یوم الجمعۃ بعرفات فی حجۃ الوداع
وکان النبی علیہ السلام واقف بعرفۃ علی الابلۃ
ولم ینزل بعدہا شیء من الفرائض وحین
نزلت لم یطق النبی علیہ احتمال معانیہا
فاتکأ علی ناقتہ فبرکت ناقتہ فنزل
جبرائیل علیہ السلام فقال یا محمد
قد تم الیوم امر دینکم وانقطع ما
امرک ربک وما نہاک فاجمع اصحابک
واخبرہم بانی لم انزل علیک بعد ہذا
الیوم فرجع النبی علیہ السلام من مکۃ
والی المدینۃ فجمع اصحابہ وقرء علیہم
الآیۃ واخبرہم بما قال جبرائیل
علیہ السلام ففرح اصحابہ وقالوا قد تم
دیننا الا ابابکر رضی اللہ عنہ فانہ قد
اغتم والی منزلہ وعلق الباب و
اشتغل بالبکاء فی اللیل والنہار فسمع
الاصحاب ذلک فاجتمعوا واتوا منزل
ابی بکر رضی اللہ عنہ وقالوا یا ابا بکر
لم تبکی فی موضع الفرح والسرور اما
لان اللہ تعالیٰ قد اتم دیننا فقال یا اصحاب انتم

روئے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسکا سبب دریافت
کیا عرض کیا یا رسول اللہ ہم کمال اسلام پہلے ترقی کرتے
تھے اب کامل ہوگیا مجھے اسلئے غم ہوا کہ کامل ہونے کے
بعد ہر شے ناقص ہونی شروع ہوتی ہے کمال کے زوال کے آپ نے فرمایا
روایت ہے کہ یہ آیت شریف حجۃ الوداع کے موقع پر عرفات
میں جمعہ کے دن عصر کے بعد نازل ہوئی اسوقت نبی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عرفات میں اونٹ پر کھڑے ہوئے
تھے بعدہ کوئی فرض نازل نہیں ہوا۔ اسکے نزول کے
وقت آپ میں اسکے مطالب بیان کرنے کی طاقت
نہ رہی۔ آپ نے اونٹ پر تکیہ لگایا۔ اور اونٹ فوراً بیٹھ گیا
کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے۔ اور
فرمایا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آج آپکا دین پورا
ہوگیا اور امر و نواہی تمام ہوگئے آپ اپنے اصحاب کو
جمع کرکے انہیں بتا دیجئے کہ آج کے بعد آپ پر احکام
نازل ہونگے پس آپ مکہ سے مدینہ منورہ میں تشریف
لائے اور اصحاب کو جمع کیا اور یہ آیت پڑھی اور حضرت
جبرائیل علیہ السلام کے فرمودہ سے مطلع فرمایا۔ صحابہ
رضوان اللہ علیہم نے خوش ہوکر فرمایا شکر ہے آج ہمارا
دین کامل ہوگیا مگر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فکر مند
ہوئے۔ اور گھر تشریف لائے اور دروازے بند
کرکے رونا شروع کر دیا جب اصحاب نے یہ سنا تو
جمع ہوکر آپکے پاس آئے اور کہنے لگے ابوبکر رضی اللہ عنہ
آپ خوشی کے موقع پر کیوں روتے ہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ
نے ہمارا دین تمام کیا۔
آپ نے فرمایا تم آنے والی مصائب کا

تعلمون ما يصيبكم من المصائب اما سمعتم
انه اذا تم امر بدء نقصه وهذه الاية
تخبر عن افتراقها وعن كون الحسن والحسين
يتيمين وعن كون ازواج النبي عليه السلام
ارامل فوقع الصراخ بين الاصحاب بكوا
جميعا وسمع غيرهم البكاء من حجرة ابي
بكر رضي الله عنه وجاؤا الى النبي عليه
السلام وقالوا يا رسول الله لا ندري ما حال
الاصحاب غير انا سمعنا بكاءهم ودعاهم
تتغير لون النبي عليه السلام وقام مسرعا
حتى انتهى الى الاصحاب فراهم في ذلك
الحال فقال ما يبكيكم فقال علي رضي
الله عنه ان ابا بكر رض يقول اني شممت
من هذه الاية رائحة وفاتك فقال
النبي صلى الله عليه واله وسلم صدق
ابوبكر فيما قال قد قرب ان يحال
من بينكم وحال وقت فراقي منكم وهذا
اشارة الى ان ابا بكر رض اعلم الصحابة فلما
سمع ابوبكر رض صاح صيحة وخر مغشيا
عليه وارتعد علي رضي الله عنه واهتز
الاصحاب وخافوا باجمعهم وبكوا بكاء
شديدا حتى بكت الجبال والاحجار ثم
الملائكة في السموات وبكت الدود و
الحيوانات في البراري والبحار ثم صافح
النبي عليه السلام كل واحد من الاصحاب

حال نہیں جانتے کیا تم نے سنا کہ جب کوئی امر تمام ہو جائے
تو نقص ہونا شروع ہو جاتا ہے نیز یہ آیت ہمارے متفرق
ہونے اور امام حسنؓ اور امام حسین کے یتیم رہ جانے اور
ازواج مطہرات سرور کائنات کے بیوہ ہو جانے کی
خبر دی رہی ہے پس تمام صحابہ میں فی معانی پڑ گئی
اور سب بڑے لوگوں نے حضرت ابوبکر کے حجرے سے
گریہ زاری کی آواز سنی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم
کے پاس آ کر عرض کیا یا رسول اللہ آپکے اصحابؓ کا
رونا چیخنا سنا ہے سوا اس کے اور کوئی بات معلوم
نہیں ہوتی۔ آپکا رنگ متغیر ہو گیا اور جلدی سے اٹھے
اور وہاں پہنچے اور انہیں اس حال میں دیکھ کر فرمایا
تمہیں کس چیز نے رولایا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے
فرمایا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ میں اس
آیت سے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کی ہوا
پاتا ہوں۔ آپ نے فرمایا سچ ہے میرے تم سے
کوچ کرنے اور تم سے جدا ہونے کا وقت قریب آ
پہنچا ہے۔ اس میں اشارہ ہے کہ حضرت ابوبکر رضی
اللہ تعالیٰ عنہ تمام صحابہ رضی اللہ عنہم سے عالم تھے
جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے سنا چیخ ماری اور غش
کھا کر گر پڑے اور حضرت علی اللہ عنہ کانپ گئے اور
تمام اصحاب رضوان اللہ علیہم لرز اٹھے پھر سب کے سب
خوف زدہ ہو کر اس قدر روئے کہ انکے ساتھ پہاڑ پتھر
آسمانوں کے فرشتے بحری اور بری حیوانات اور کیڑے
مکوڑے سب رو پڑے پھر حضور علیہ الصلوٰۃ و
السلام نے سب سے مصافحہ کیا۔

ردد عمر و بکی و وصی لهم ثم عاش بعد نزول
هذه الآية احدا و ثمانين يوما وقيل لما
نزل قوله تعالى يستفتونك قل الله يفتيكم
في الكلالة عاش بعدها خمسين يوما ولما
نزل قوله لقد جاءكم رسول
من انفسكم عاش بعدها خمسة وثلثين
يوما ولما نزل قوله تعالى واتقوا يوما
ترجعون فيه الى الله عاش بعدها احدا و
عشرين يوما وهذه الآية اخر ما نزل من
القرآن وكان رسول الله عليه السلام بعد
نزولها صعد يوما المنبر فخطب خطبة بكت
منها العيون ووجلت منها القلوب واقشعرت
منها الابدان وانقطعت منها الاجساد و
بشر وانذر۔

قال ابن مسعود رضي الله عنه لما دنا
فراق النبي عليه السلام جمعنا في بيت
امنا عائشة رضي الله عنها ثم نظر الينا
فدمعت عيناه وقال مرحبا بكم رحمكم الله
تعالى اوصيكم بتقوى الله وطاعته قد دنا
الفراق وقرب المنقلب الى الله تعالى والى
الجنة المأوى فليغسلني علي وليصب الماء
ابن عباس واسامة بن زيد يعينهما و
كفنوني في ثيابي هذه

عن ابن عباس رضي الله تعالى عنهما انه لما قرب
وفات النبي عليه السلام امر بلالا ان ينادي

اور انہیں وداع کیا اور روئے اور وصیت کی
پھر آپ اس آیت کے نزول کے بعد اکاسی دن
زندہ رہے اور بعض کا قول ہے یستفتونک الآیۃ
نازل ہوئی اس کے بعد پچاس روز اور جب آیت
لقد جاءکم رسول الآیۃ نازل ہوئی اسکے بعد
پینتیس دن اور جب آیت واتقوا یوما الآیۃ
نازل ہوئی اس کے بعد اکیس دن زندہ رہے
اور یہ آیت قرآن مجید سے سب کے
بعد نازل ہوئی ہے اور آپ اس کے نزول
کے بعد منبر پر چڑھے۔ اور خطبہ
پڑھا۔ کہ آنکھیں بہ نکلیں۔ دل ڈر
گئے۔ بدن کے رونگٹے کھڑے ہونے
لگے۔ اجسام کے ٹکڑے ہو گئے خطبہ ہذا میں
آپنے بشارت بھی دی۔ اور ڈرایا بھی۔

ابن مسعودؓ نے فرمایا جب حضور علیہ السلام کی
وفات قریب ہوئی تو ہم ام المومنین عائشہ کے گھر میں
جمع ہوئے آپنے ہماری طرف دیکھا تو دونوں آنکھوں سے آنسو
نکل پڑے پھر آپنے فرمایا تم کو مرحبا خدا تم پر مہربان ہو
میں تمہیں خوف خدا اور اسکی اطاعت کی وصیت کرتا
ہوں فراق کا زمانہ اور اللہ کیطرف رجوع اور جنت الماویٰ
کی جانب کوچ کرنیکا وقت آگیا حضرت علیؓ مجھے غسل
دیں اور ابن عباسؓ پانی ڈالیں اور اسامہ بن زید ان
دونوں کو مدد دیں اور انہی کپڑوں میں مجھے دفن کر دینا
ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے جب آپکی
وفات قریب ہوئی تو آپ نے حضرت بلال رضی اللہ

النّاس للصلوٰة فنادى فاجتمع المهاجرون و
الانصار في مسجد رسول الله صلى الله تعالى
عليه وسلم وصلى ركعتين خفيفتين ثم
صعد منبر فحمد الله واثنى عليه وخطب
خطبة بليغة وجلت منها القلوب وبكت منها
العيون ثم قال يا معاشر المسلمين اني كنت
لكم نبيا وناصحا وداعيا الى الله باذنه و
كنت لكم كالاخ المشفق الا والرجل من
كانت لكم مظلمة فليقم وليقتص مني اليوم القصاص
القيامة فلم يقم اليه احد حتى قال ثلثا
وثالثا فقام رجل يقال له عكاشة بن محصن
فوقف بين يدي النبي عليه السلام فقال
فداك ابي وامي يا رسول الله لولا انك
ناشدتنا مرة بعد مرة ما كنت اقدم على
شيء من ذلك ولقد كنت معك في غزوة بدر
حاذت ناقتي ناقتك فنزلت عن الناقة و
دنوت منك حتى اقبل فخذك فرفعت
القضيب الذي تضرب به الناقة والفرس
المسرعة في المشي فضربت به خاصرتي فلا ادري
اعمدا كان منك يا رسول الله ام اردت به ضرب
ناقتك فقال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم
حاش يا عكاشة ان يتعمد لك رسول الله بالضرب
فقال النبي صلى الله عليه وسلم لبلال يا بلال
انطلق الى منزل فاطمة فأتني بالقضيب
فخرج بلال من المسجد ويده في راسه فقال

عنہ کو حکم دیا کہ لوگوں کو نماز کیلئے بلائیں (یعنی آواز دیں) جب
اُن کی اذان سے تمام مہاجر اور انصار مسجد نبوی میں جمع ہو گئے
آپ نے ہلکی ہلکی دو رکعتیں پڑھیں پھر منبر پر چڑھے
خدا تعالیٰ کی حمد وثنا کی اور خطبہ پڑھا۔ کہ اس
سے دل ڈر گئے اور آنکھیں بہ نکلیں۔ پھر
فرمایا اے مسلمانوں کے گروہ میں تمہارے
لئے نبی اور ناصح اور بحکم الٰہی تمکو خدا کی طرف
بلانے والا ہوں میں تمہارے بھائی مہربان اور
مشفق ہا۔ پس جسطرح ہو جس پر میں نے کبھی زیادتی کی
ہو وہ کھڑا ہو جائے اور جزائے قیامت سے پہلے آج
اپنا بدلہ لے لے پس جب کوئی کھڑا نہ ہوا۔ تو پھر آپ نے
دو تین دفعہ دہرایا تو عکاشہ بن محسن کھڑے ہوئے اور کہا
یا رسول اللہ میرے والدین آپ پر قربان۔ اگر حضور بار بار تاکید نہ
فرماتے تو ہرگز اس امر پر اقدام نہ کرتا اور نہ کھڑا ہوتا میں
جنگ بدر میں آپ کے ہمراہ تھا اتفاقاً میری ناقہ
آپکی ناقہ کے برابر آگئی۔ میں اونٹ سے اترا اور
آپکے قریب آیا تاکہ رگڑ لگجانے کے سبب آپ کی
ران کو بوسہ دوں۔ آپنے وہ قمچی جس سے اونٹ اور
اور گھوڑے کو تیز رفتاری سے ہانکا جاتا ہے میری
کوکھ میں ماری نا معلوم آپنے عمداً ماری یا ارادہ ناقہ کو
مارنے کا تھا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہرگز
نہیں پیغمبر علیہ السلام نے ہرگز مارنیکا ارادہ نہیں
کیا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اے بلال
حضرت فاطمہؓ کے گھر جا اور قمچی لا حضرت بلال
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سر پر ہاتھ رکھے ہوئے مسجد نبوی سے نکلے اور کہا

هٰذَا رَسُولُ اللّٰهِ اَعْطَى الْقِصَاصَ مِنْ نَفْسِهٖ
فَقَرَعَ بَابَ فَاطِمَةَ رض فَقَالَتْ مَنْ هُوَ عَلَى الْبَابِ
فَقَالَ جِئْتُكِ بِقَضِيْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ عَلَيْهِ
السَّلَامُ فَقَالَتْ فَاطِمَةُ رض يَا بِلَالُ لِمَا يَصْنَعُ
اَبِيْ بِالْقَضِيْبِ فِيْ لَيْسَ وَقْتُ الْحَجِّ وَالْغَزَاءِ فَقَالَ
يَا فَاطِمَةُ مَا اَغْفَلَكِ اَنَّ اَبَاكِ يُفَارِقُ الدُّنْيَا
وَيُوَدِّعُنَا وَيُعْطِي الْقِصَاصَ مِنْ نَفْسِهٖ فَقَالَتْ
فَاطِمَةُ رض يَا بِلَالُ مَنِ الَّذِيْ يَطِيْبُ قَلْبُهٗ اَنْ
يَقْتَصَّ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ فَاَخَذَ بِلَالُ الْقَضِيْبَ
وَدَخَلَ الْمَسْجِدَ وَدَفَعَ الْقَضِيْبَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ
وَالرَّسُوْلُ دَفَعَ اِلٰى عُكَاشَةَ فَلَمَّا نَظَرَ اَبُوْ بَكْرٍ
وَعُمَرُ ثَمَّ فَقَالَا يَا عُكَاشَةُ نَحْنُ بَيْنَ يَدَيْكَ
فَاقْتَصَّ مِنَّا وَلَا تَقْتَصَّ مِنَ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ
فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ اُقْعُدْ فَقَدْ عَرَفَ اللّٰهُ
مَكَانَكُمَا فَقَامَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ يَا عُكَاشَةُ اَنَا
فِي الْحَيَاتِ بَيْنَ يَدَيِ الرَّسُوْلِ عَلَيْهِ السَّلَامُ
لَا يَطِيْبُ قَلْبِيْ اَنْ تَقْتَصَّ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ عَلَيْهِ
السَّلَامُ هٰذَا ظَهْرِيْ وَبَطْنِيْ فَاقْتَصَّ مِنِّيْ بِيَدِكَ
وَاجْلِدْنِيْ بِيَدِكَ فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَا عَلِيُّ
قَدْ عَرَفَ اللّٰهُ مَكَانَكَ وَنِيَّتَكَ فَقَامَا الْحَسَنُ
وَالْحُسَيْنُ فَقَالَ يَا عُكَاشَةُ اَلَسْتَ اَنْتَ
تَعْرِفُنَا اِنَّا سِبْطَا رَسُوْلِ اللّٰهِ فَالْقِصَاصُ مِنَّا
كَالْقِصَاصِ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُقْعُدْ يَا قُرَّةَ عَيْنِيْ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَا عُكَاشَةُ اِضْرِبْ

حضور علیہ السلام تم نے آپ سے قصاص لینا چاہتے ہیں حضرت
بلال نے حضرت فاطمہ کا دروازہ کھٹکھٹایا انہوں نے فرمایا
کون ہے حضرت بلال نے فرمایا میں آپ کے پاس حضور علیہ السلام
کی چھڑی لینے آیا ہوں حضرت فاطمہ رض نے فرمایا اے بلال
چھڑی منگا کر میرے والد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کیا
کریں گے حج یا جہاد کا وقت نہیں ہے حضرت بلال نے کہا کیا
آپ معلوم نہیں کہ آپ کے والد دنیا چھوڑنے والے ہیں اور ہمیں وداع
کر رہے ہیں اور قصاص دے رہے ہیں انہوں نے بلال کون
شخص پسند کرتا ہے کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام سے قصاص
لے حضرت بلال نے چھڑی لی اور مسجد میں گئے اور حضور علیہ السلام کو
چھڑی دی اور آپ نے عکاشہ کو دی جب حضرت ابوبکر و عمر رضوان
اللہ علیہم نے دیکھا تو کہا اے عکاشہ ہم تمہارے سامنے
ہیں تو ہم سے قصاص لے لے۔ اور حضور علیہ السلام سے نہ لے
حضور علیہ السلام نے فرمایا بیٹھ جاؤ خدا تعالے نے تمہارا مرتبہ
معلوم کر لیا پھر حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے کھڑے ہو کر فرمایا
اے عکاشہ میں حضور علیہ السلام کے روبرو ہوں
مجھے تیرا حضور علیہ السلام سے قصاص لینا پسند نہیں
یہ میری کمر اور پیٹھ ہے مجھ سے اپنے
ہاتھ سے قصاص لے اور کوڑے مار آپ نے فرمایا اے
علی خدا تعالی کو تیرا مرتبہ اور نیت معلوم ہو گئی۔ پھر
حضرت امام حسن اور حسین کھڑے ہوئے اور کہا اے عکاشہ
کیا تو ہمیں نہیں جانتا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے نواسے ہیں ہم سے قصاص لینا مثل رسول اللہ علیہ وسلم
کے قصاص کے ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا بیٹھ جاؤ اے میری آنکھوں کی ٹھنڈک
پھر حضور علیہ السلام نے فرمایا اے عکاشہ اگر تو چاہتا ہے

إِنْ كُنْتَ ضَارِبًا فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ تَحْتِي وَ
أَنْتَ بَادٍ عَنْ ثَوْبِكَ فَكَشَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ عَنْ ثَوْبِهِ
فَصَاحَ الْمُسْلِمُوْنَ الْبُكَاءَ فَلَمَّا نَظَرَ عُكَّاشَةُ
إِلَى بَيَاضِ بَطْنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ إِنْكَبَّ عَلَيْهِ وَقَبَّلَ
بَطْنَهُ وَقَالَ فِدَاكَ رُوْحِي يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ مَنْ يُطِيْبُ قَلْبُهُ أَنْ يَقْتَصَّ مِنْكَ فَقَالَ
عَلَيْهِ السَّلَامُ يَا عُكَّاشَةُ إِمَّا أَنْ تَضْرِبَ وَ
إِمَّا أَنْ تَعْفُوَ عَنِّي فَقَالَ عَفَوْتُ عَنْكَ رَجَاءَ
أَنْ يَعْفُوَ اللّٰهُ عَنِّي ذُنُوْبِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ
عَلَيْهِ السَّلَامُ أَلَا مَنْ يُحِبُّ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى رَفِيْقِي فِي
الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى هٰذَا الشَّخْصِ فَقَامَ الْمُسْلِمُوْنَ
يُقَبِّلُوْنَ بَيْنَ عَيْنَيْهِ وَيَقُوْلُوْنَ طُوْبٰى لَكَ
نِلْتَ الدَّرَجَاتِ الْعُلٰى وَمُرَافَقَةَ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ
السَّلَامُ فِي الْجَنَّةِ (اِنْتَهٰى)

اَللّٰهُمَّ يَسِّرْ لَنَا شَفَاعَتَهُ بِعِزَّتِكَ وَجَلَالِكَ

(ومن الموعظة الحسنة)

قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ لَمَّا
دَنَا فِرَاقُ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ جَمَعَنَا فِي بَيْتِ أُمِّنَا
عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ثُمَّ نَظَرَ إِلَيْنَا فَدَمَعَتْ
عَيْنَاهُ وَقَالَ مَرْحَبًا بِكُمْ رَحِمَكُمُ اللّٰهُ أُوْصِيْكُمْ
بِتَقْوَى اللّٰهِ وَطَاعَتِهِ قَدْ دَنَا الْفِرَاقُ وَقَرُبَ
الْمُنْقَلَبُ إِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى إِلَى جَنَّةِ الْمَأْوٰى
فَلْيُغَسِّلْنِي عَلِيٌّ وَلْيَصُبَّ الْمَاءَ ابْنُ عَبَّاسٍ
وَأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ يُعِيْنُهُمَا وَكَفِّنُوْنِي إِلَى ثِيَابِي
إِنْ شِئْتُمْ أَوْ حُلَّةٍ يَمَانِيَّةٍ بَيْضَاءَ فَإِذَا

تو بار عکاشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا آپنے میرے
ننگے بدن پر مارا تھا آپ کپڑے اُتار دیجئے۔
اسوقت تمام مسلمان رو پڑے جب عکاشہ نے حضور علیہ
الصلوٰۃ والسلام کے پیٹ کی سفیدی دیکھی تو جھکا اور بوسہ
دیا۔ اور عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری جان
آپ پر فدا ہو کون آپ سے قصاص لینا پسند کرتا ہے
آپنے فرمایا اے عکاشہ مارلے یا معاف کر دے اس
نے کہا میں نے آپکو معاف کیا اس امید پر کہ خدا تعالیٰ قیامت
کے دن میرے گناہ بخشدے آپ نے فرمایا جو میرا
جنت میں رفیق دیکھنا چاہے وہ اسے دیکھ لے
پھر مسلمان کھڑے ہوگئے اور عکاشہ کی پیشانی
کو بوسہ دیا۔ اور کہا مبارک ہو تجھے بلند مرتبے ملے
اور جنت میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رفاقت
نصیب ہوئی ✤ (انتہیٰ)

الٰہی اپنی عزت اور جلال کی طفیل ہمیں نبی کی شفاعت
نصیب کر۔ (موعظہ حسنہ)

ابن مسعود رضی اللہ عنہا نے فرمایا جب حضور علیہ السلام
کے فراق کا وقت قریب پہونچا ہم ام المومنین حضرت عائشہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر جمع ہوئے۔ آپنے ہماری طرف
دیکھا کہ آپ کی آنکھیں بھر آئیں اور فرمایا مرحبا خدا
تعالیٰ تم پر رحم کرے میں تمہیں خوف الٰہی اور اسکی اطاعت
کی وصیت کرتا ہوں تم سے جدائی اور جنت الماویٰ و
اللہ تعالیٰ کیطرف رجوع کا زمانہ آگیا ہے حضرت علی مجھے
غسل دیں اور ابن عباس پانی ڈالیں اور اسامہ بن زید ان دونو
کو مدد دیں مجھے اپنی کپڑوں میں کفن دیں یا یمن کی سفید چادر میں جب

غسّلتموني فكفّنوني وضعوني على سريري في بيتي هذا
على شفير لحدي ثم اخرجوا عني ساعة
فاول من يصلي عليّ الله عز وجل ثم
جبرائيل ثم ميكائيل ثم اسرافيل ثم
ملك الموت مع جنوده ثم سائر الملائكة
ثم ادخلوا عليّ فوجا فوجا وصلوا عليّ
فلما سمعوا ان النبي عليه السلام صاحوا
وبكوا وقالوا يا رسول الله انت رسولنا
وجامع شملنا وسلطان امرنا اذا ذهبت عنا
فالى من نرجع قال عليه السلام تركتكم على
المحجة على الشريعة البيضاء وتركت لكم
واعظين ناطقا وصامتا فالناطق القرآن
والصامت الموت اذا اشكل عليكم امر
فارجعوا الى القرآن والسنة واذا قست
قلوبكم فلينوها بالاعتبار باحوال الموت
ثم مرض رسول الله عليه السلام في آخر
شهر صفر وكان مرضها ثمانية عشر يوما
يعوده الناس وكان ابتداء مرضه الذي
مات فيه صداعا عرض له عليه السلام و
بعث عليه السلام يوم الاثنين مات فيه
فلما كان يوم الاثنين ثقل مرضه فأذن
بلال اذان الصبح وقام بباب رسول الله
فقال السلام عليك يا رسول الله فقالت
فاطمة ان رسول الله مشغول بنفسه فدخل
بلال المسجد لم يفهم كلامها فلما اصفر

غسل دے چکو پھر جنازہ کو میرے اسی گھر میں لحد کے
کنارے پر رکھ دینا اور ایک گھڑی کے لئے باہر نکل جانا
جب پہلے اللہ مجھ پر اپنی رحمت نازل کرے گا۔ پھر
جبرئیل پھر میکائیل پھر اسرافیل ۲ پھر ملک
الموت مع اپنے لشکر پھر تمام ملائکہ نماز ادا کریں گے
پھر تم سب گٹھے ہو کر جماعت کی نماز پڑھنا لوگوں
نے جب یہ سنا چلا اٹھے اور رو پڑے اور کہا یا رسول
اللہ آپ ہمارے رسول اور ہماری جماعت کے جمع کرنے والے
اور ہمارے حاکم ہیں آپ کے بعد ہم کس کی طرف
رجوع کریں گے آپ نے فرمایا میں تم کو ایک صاف اور
سیدھے راستے پر چھوڑتا ہوں اور اپنے بعد دو واعظ
چھوڑے جاتا ہوں۔ ایک ناطق اور ایک صامت لیں
ناطق قرآن ہے اور صامت موت ہے جب تمہیں کوئی مشکل
پیش آئے تو قرآن مجید اور سنت نبویہ کی طرف رجوع کرو
اور جب تمہارے دل سخت ہو جائیں۔ پس موت کے
حالات سے عبرت حاصل کرو۔ حضور علیہ السلام ماہ صفر کے
آخر میں بیمار ہوئے اور اٹھارہ دن بیمار رہے کہ لوگ عیادت
کو آیا کرتے۔ ابتداء مرض جس سے آپ نے وفات پائی درد سر تھی
اور آپ پیر ہی کے دن رسول ہوئے اور اسی دن
وفات پا گئے۔

پیر کے دن آپ کا مرض بڑھ گیا حضرت بلال رضی اللہ
عنہ نے صبح کی اذان دی اور رسول علیہ السلام کے
دروازے پر کھڑا ہو کر السلام علیک کہا حضرت فاطمہ
بولیں۔ آپ تکلیف میں ہیں حضرت بلال انکا کلام نہ سمجھے
اور مسجد میں داخل ہوئے جب صبح روشن ہوئی

الصبح جاء بلال ثانیا وقام بالباب فقال کذلک
فسمع رسول اللہ صوتہ فقال ادخل یا بلال انی
مشغول بنفسی ثقل علی مرضی یا بلال مر ابا بکر
ان یصلی بالناس فخرج بلال باکیا و وضع
یدہ علی راسہ وھو ینادی وامصیبتاہ و
انقطاع رجاءاہ وانکسار ظھراہ یا لیتنی لم
تلدنی امی فدخل المسجد فقال یا ابا بکر ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یامرک ان تصلی
بالناس وھو مشغول بنفسہ فلما رای ابو بکر
محراب رسول اللہ خالیا منہ لم یتمالک نفسہ
فصاح صیحۃ وخر مغشیا علیہ فضج المسلمون
فسمع النبی علیہ السلام ضجیجھم فقال
یا فاطمۃ ما ھذہ الصیحۃ والضجیج فقالت
ضجیج المسلمین لفقدک بینھم فدعا علی بن ابی طالب
وابن عباس رضی اللہ عنھما واتکاء علیھما
فخرج الی المسجد فصلی بھم رکعتی الفجر من
یوم الاثنین ثم ولی بوجھہ الی الناس
فقال یا معشر المسلمین انتم فی وداع اللہ
وکنفہ ان ابا بکر رضی اللہ تعالی عنہ خلیفتی
من بعدی علیکم بتقوی اللہ وطاعتہ فانی
مفارق الدنیا وھذا اول یومی من الآخرۃ
وآخر یومی من الدنیا فقام وذھب الی
بیتہ فاوحی اللہ تعالی الی ملک الموت ان
اھبط الی حبیبی باحسن صورۃ وارفق بہ
فی قبض روحہ فان اذن لک ان

حضرت بلال دوسری دفعہ آئے اور دروازے پر کھڑے
ہوئے اور پہلے کی طرح کہا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے
آواز سنکر فرمایا اے بلال اندر جاؤ میں تکلیف میں ہوں اور
زیادہ بیمار ہوگیا ہوں اے بلال ابوبکر صدیق کو کہو لوگوں کو
نماز پڑھائیں حضرت بلال سر پر ہاتھ رکھے روتے ہوئے نکلے اور کہتے
تھے ہائے مصیبت ہائے ناامیدی ہائے میری کمر ٹوٹ گئی کاش
کہ میری ماں مجھے نہ جنتی پھر مسجد میں پہنچکر ابوبکر صدیق سے
کہا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آپکو نماز پڑھانے کا حکم
دیا ہے اور خود تکلیف میں ہیں جب ابوبکر رضی اللہ عنہ
نے آپکی محراب کو خالی دیکھا تو نہ رہ سکے ایک چیخ
ماری اور غش کھا کر گرے تمام مسلمان بھی رونے لگے
حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سنکر فرمایا اے فاطمہ
یہ لوگ کیوں رو رہے ہیں انہوں نے عرض کیا۔ آپکے
ان میں موجود نہ ہونے کے سبب سے پھر آپ
نے حضرت علی رض اور ابن عباس کو بلایا اور انپر ٹیک لگاکر
مسجد کی طرف تشریف لے گئے اور ان کے ساتھ پیر
کے دن صبح کی نماز کی دو رکعت پڑھیں پھر
لوگوں کی طرف متوجہ ہوکر فرمایا اے مسلمانوں کے
گروہ تم خدا کے سپرد ہو تمہیں اللہ کی امان میرے بعد ابوبکر رض
میرے خلیفہ ہیں۔ اللہ سے ڈرو اور اسکی اطاعت کرو
کیونکہ میں دنیا کو چھوڑنے والا ہوں اور یہ میرا آخرت کا
پہلا دن ہے اور دنیا سے آخری دن پھر اٹھ کھڑے ہوئے
اور گھر کی طرف تشریف لے گئے خدا تعالیٰ نے ملک الموت
کو حکم دیا میرے حبیب کے پاس اچھی صورت میں جاؤ اور اسکی
روح آسانی سے قبض کرو اگر تمہیں اجازت دیں تو

يَدْخُلُ فَادْخُلْ وَإِنْ لَمْ يَأْذَنْ فَلَا تَدْخُلْ وَارْجِعْ
فَهَبَطَ مَلَكُ الْمَوْتِ عَلَىٰ صُورَةِ الْأَعْرَابِيِّ فَقَالَ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَهْلَ بَيْتِ النُّبُوَّةِ وَمَعْدَنِ
الرِّسَالَةِ أَأَدْخُلُ فَخَرَجَتْ فَاطِمَةُ فَقَالَتْ
يَا عَبْدَ اللّٰهِ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ مَشْغُوْلٌ بِنَفْسِهِ
فَدَخَلَتْ فَاطِمَةُ ثُمَّ نَادَى الثَّانِيَةَ فَقَالَ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَيَا أَهْلَ بَيْتِ
النُّبُوَّةِ أَأَدْخُلُ وَلَا بُدَّ لِيْ مِنَ الدُّخُوْلِ فَسَمِعَ
عَلَيْهِ السَّلَامُ صَوْتَهُ فَقَالَ يَا فَاطِمَةُ مَنْ عَلَى الْبَابِ
فَقَالَتْ رَجُلٌ أَعْرَابِيٌّ نَادَى فَقُلْتُ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ
مَشْغُوْلٌ بِنَفْسِهِ ثُمَّ نَادَى الثَّانِيَةَ وَالثَّالِثَةَ
فَقُلْتُ مِثْلَهُ فَنَظَرَ إِلَيَّ نَظْرَةً فَاقْشَعَرَّ
جِلْدِيْ وَخَافَ قَلْبِيْ وَارْتَعَدَتْ فَرَائِصِيْ
وَتَغَيَّرَ لَوْنِيْ فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَتَدْرِيْنَ مَنْ
هُوَ يَا فَاطِمَةُ قَالَتْ لَا قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ هُوَ
هَادِمُ اللَّذَّاتِ وَقَاطِعُ الشَّهَوَاتِ وَمُفَرِّقُ الْجَمَاعَاتِ
وَمُخَرِّبُ الدُّوْرِ وَمُعَمِّرُ الْقُبُوْرِ فَبَكَتْ فَاطِمَةُ
بُكَاءً شَدِيْدًا فَقَالَتْ وَاوَيْلَتَاهُ لِمَوْتِ خَاتَمِ
الْأَنْبِيَاءِ وَامُصِيْبَتَاهُ لِمَمَاتِ خَيْرِ
الْأَنْبِيَاءِ وَاحَسْرَتَاهُ لِانْقِطَاعِ سَيِّدِ الْأَصْفِيَاءِ
وَاحَسْرَتَاهُ لِانْقِطَاعِ الْوَحْيِ مِنَ السَّمَاءِ فَقَدْ
حُرِمْتُ الْيَوْمَ مِنْ كَلَامِكَ وَلَا أَسْمَعُ بَعْدَ
الْيَوْمِ سَلَامَكَ فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَا تَبْكِيْ
فَإِنَّكِ أَوَّلُ أَهْلِيْ لُحُوْقًا بِيْ ثُمَّ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ
اُدْخُلْ يَا مَلَكَ الْمَوْتِ فَدَخَلَ فَقَالَ السَّلَامُ

تو اُن کے پاس جانا۔ اگر اذن نہیں تو چلا آنا بلکہ واپس آجانا
ملک الموت اعرابی کی صورت میں تشریف لائے۔ اور کہا
اے اہل بیت نبوت اور معدن رسالت تم پر سلام
کیا مجھے اندر آنے کی اجازت ہے حضرت فاطمہؓ نے
جواب دیا اے بندۂ خدا حضور بڑی سخت تکلیف میں
ہیں پھر ملک الموت نے دوبارہ کہا اے رسول
خدا اور اہل بیت نبوت کیا میں داخل ہوں مجھے حضور
کے پاس آنا ضرور ہے حضور علیہ السلام نے
اسکی آواز سنی اور پوچھا۔ فاطمہؓ دروازے پر کون ہے
انہوں نے عرض کیا ایک عربی آواز دے رہا ہے
میں نے اسے کہا ہے کہ حضور تکلیف میں ہیں۔ اس نے
دوسری اور تیسری دفعہ آواز دی ہے اس نے میری
طرف دیکھا کہ میرے بدن کے رونگٹے کھڑے ہوگئے
اور دل لرزنے اور شانیکا گوشت پھڑکنے لگا اور میرا رنگ
متغیر ہوگیا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا فاطمہ کیا
تو جانتی ہے کہ وہ کون ہے وہ بولیں نہیں آپ نے فرمایا لذتوں
کو مٹانے والا۔ خواہشوں کو قطع کرنیوالا مجمعوں کو جدا کرنے
گھروں کو اجاڑنے اور قبروں کو آباد کرنیوالا ہے حضرت
فاطمہ سخت روئیں اور کہا افسوس خاتم الانبیاء کی وفات پر
خیر الانبیاء کی وفات پر افسوس سید الاصفیاء کی وفات پر
افسوس آسمانی وحی کو موقوف ہوجانے پر افسوس میں آپکا کلام
اور سلام سننے سے محروم ہوگئی اس کے جواب میں
حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا مت رو سب سے
پہلے تم مجھ سے ملوگی اسکے بعد آپ نے فرمایا اب ملک
الموت اندر آؤ وہ اندر داخل ہوا۔ اور کہا اے رسول اللہ

عليك يا رسول الله فقال عليه السلام وعليك
السلام يا ملك الموت أجئت زائرا أم
قابضا فقال جئت زائرا وقابضا إن أذنت لي
وإلا فأرجع فقال يا ملك الموت أين تركت
جبرائيل قال تركته في سماء الدنيا
والملائكة يعزونه فلم يمكث ساعة حتى
هبط جبرائيل عليه السلام وجلس عند
رأسه فقال عليه السلام أما علمت أن الأمر
قد اقترب فقال بلى يا رسول الله قال عليه
السلام بشرني ما لي عند الله من الكرامة
فقال إن أبواب السماء قد فتحت والملائكة
صفوا صفوفا ينظرون في السماء لروحك و
أبواب الجنان قد فتحت والحور كلها قد
تزين ينتظرن لروحك فقال عليه السلام
الحمد لله ثم قال بشرني يا جبرائيل كيف يكون
حال أمتي يوم القيامة قال أبشرك إن
الله تعالى قال إني حرمت الجنة على سائر
الأنبياء حتى تدخلها أنت وحرمتها على
سائر الأمم حتى تدخلها أمتك فقال عليه
السلام الآن طاب قلبي وزال غمي فقال
عليه السلام يا ملك الموت ادن مني فدنا
يعالج قبض روحه فلما بلغ الروح منها السرة
قال عليه السلام يا جبرائيل ما أشد مرارة الموت
فولى جبرائيل وجهه عنه فقال عليه السلام يا جبرائيل
أكرهت النظر إلى وجهي فقال يا حبيب الله

صلی اللہ علیہ وسلم السلام علیکم آپ نے فرمایا وعلیک السلام۔
اے ملک الموت کیا تو ملاقات کے لئے آیا ہے یا قبض روح کیلئے
انہوں نے کہا دونوں کاموں کے لئے آیا ہوں۔ اگر
آپ اجازت دیں ورنہ میں واپس چلا جاؤنگا آپ نے پوچھا تم
نے جبرائیل کو کہاں چھوڑا ہے کہا میں نے آسمان دنیا پر چھوڑا
ہے اور دیگر فرشتے تعزیت کر رہے ہیں تھوڑی دیر گذری تھی
کہ جبرائیل تشریف لائے اور آپ کے سرہانے بیٹھ گئے حضور
علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کیا آپ کو معلوم نہیں کہ
وقت قریب آ گیا ہے۔ جواب دیا۔ ہاں معلوم ہے پھر
فرمایا مجھے خوشخبری سناؤ کہ اللہ تعالیٰ نے میرے لئے کیا رکھا
ہے پھر فرمایا آسمان کے دروازے کھل گئے ہیں اور
فرشتے آسمانوں میں صفیں باندھے آپ کی روح کی انتظاری
کر رہے ہیں بہشت کے دروازے کھولے گئے ہیں اور تمام
حوریں بنی سنوری ہوئی آپ کی روح کی انتظاری کر رہی
ہیں آپ نے الحمد للہ کہا پھر فرمایا مجھے خبر دیجئے کہ میری
امت کا قیامت کے دن کیا حال ہوگا جواب دیا میں آپکو بشارت
دیتا ہوں اللہ نے فرمایا ہے میں نے جملہ انبیاء پر جنت کو حرام
کیا ہے تاوقتیکہ آپ اس میں داخل نہ ہوویں۔ اور تمام امتوں پر
حرام کیا ہے تاوقتیکہ تیری امت جنت میں داخل نہ ہو آپ نے
فرمایا میرا دل خوش ہو گیا اور میرا غم دور ہو گیا۔ پھر فرمایا
ملک الموت قریب آ جا وہ قریب آکر روح کو قبض کرنا شروع
کر دیا جب روح ناف تک آ پہونچی تو آپ نے فرمایا اے جبرائیل
موت کی تلخی کیسی سخت ہے جبرائیل نے منہ پھیر لیا
حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے منہ پھیرا دیکھکر فرمایا اے
جبرائیل کیا تم میرا منہ دیکھنا نہیں چاہتے انہوں نے فرمایا

مَنْ يَشُوْقُ قَلْبُهُ اَنْ يَنْظُرَ اِلٰى وَجْهِكَ وَاَنْتَ فِيْ
سَكَرَاتِ الْمَوْتِ قَالَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ وَكَانَ رَأْسُ
النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِيْ صَدْرِهِ وَهُوَ يَقُوْلُ
اُوْصِيْكُمْ بِالصَّلٰوةِ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ فَمَا
بَرِحَ يُوْصِيْهِمَا حَتّٰى انْقَطَعَ كَلَامُهُ وَقَالَ عَلِيٌّ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِيْ اٰخِرِ
نَفْسِهِ حَرَّكَ شَفَتَيْهِ مَرَّتَيْنِ فَاَلْقَيْتُ سَمْعِيْ فَسَمِعْتُهُ
يَقُوْلُ خُفْيَةً اُمَّتِيْ اُمَّتِيْ فَقُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ عَلَيْهِ
السَّلَامُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ مِنْ شَهْرِ الرَّبِيْعِ الْاَوَّلِ
صَدَقَ فَلَوْ كَانَتِ الدُّنْيَا تَدُوْمُ لِوَاحِدٍ لَكَانَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ فِيْهَا مُخَلَّدًا ۔

رُوِيَ اَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَضَعَ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّرِيْرِ لِيَغْسِلَهُ
اِذَا بِهَاتِفٍ يَهْتِفُ مِنْ زَاوِيَةِ الْبَيْتِ بِاَعْلٰى صَوْتِهِ
لَا تَغْسِلُوْا مُحَمَّدًا فَاِنَّهُ طَاهِرٌ مُطَهَّرٌ فَوَقَعَ فِيْ نَفْسِهِ
شَيْءٌ مِّنْ ذٰلِكَ فَقَالَ عَلِيٌّ مَنْ اَنْتَ فَاِنَّ النَّبِيَّ
عَلَيْهِ السَّلَامُ اَمَرَنَا بِذٰلِكَ فَاِذَا بِهَاتِفٍ اٰخَرَ
يُنَادِيْ يَا عَلِيُّ غَسِّلْهُ فَاِنَّ الْهَاتِفَ الْاَوَّلَ
كَانَ اِبْلِيْسَ عَلَيْهِ اللَّعْنَةُ حَسَدَ لِمُحَمَّدٍ وَقَصَدَ
اَنْ يَدْخُلَ مُحَمَّدٌ قَبْرَهُ مُغَسَّلًا فَقَالَ عَلِيٌّ
جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا اِذْ اَخْبَرْتَنِيْ اَنَّ ذٰلِكَ اِبْلِيْسُ
عَلَيْهِ اللَّعْنَةُ فَمَنْ اَنْتَ قَالَ اَنَا الْخَضِرُ حَضَرْتُ
جَنَازَةَ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَغَسَّلَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهُ وَصَبَّ الْمَاءَ فَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ وَاُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَجْمَعِيْنَ وَجِبْرَائِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی کی خواہش ہے کہ وہ سکرات
موت کے وقت آپکے چہرے کی طرف دیکھے حضرت
انس رضی اللہ عنہ نے کہا حضور علیہ السلام کے سینے میں
سر تھا اور فرماتے تھے میں تمہیں لونڈی غلاموں اور نماز کی
بابت وصیت کرتا ہوں تا انقطاع کلام آپ یہی فرماتے
ہے حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا حضور علیہ الصلوۃ
والسلام کے آخر وقت بھی نو دفعہ ہونٹ ہلے اور
میں نے کان لگائے تو سنا۔ وہ آہستہ کہتے تھے اُمتی اُمتی
تھی کہ آپ پیر کے دن ربیع الاول کے مہینے آپ کی
وفات ہو گئی سچ ہے اگر کوئی دنیا میں ہمیشہ رہنے کے
لیے آتا تو حضور علیہ السلام ابدالآباد تک یہیں رہتے
مروی ہے کہ جب حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے حضور
علیہ الصلوۃ والسلام کو نہلانے کے لئے تختہ پر لٹایا
تو کسی نے گھر کے ایک کونے میں سے آواز دی غسل نہ
دو کیونکہ وہ خود طاہر مطہر ہیں اس سے حضرت کے دل میں
ایک خیال سا پیدا ہوا اور کہا تو کون ہے کیونکہ یہ تو
حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے ہمیں خود حکم کیا تھا
اتنے میں دوسرے نے آواز دی اے علی حضور صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کو غسل دو کیونکہ پہلا منادی ابلیس تھا اس نے آپکا
حسد کیا اور چاہا کہ آپ بغیر نہلائے قبر میں داخل ہوں حضرت
علی نے فرمایا جزاک اللہ خیراً کہ تو نے بتایا کہ یہ ابلیس تھا
آپ کون ہیں کہا میں خضر ہوں آپکے جنازہ کے لیے
حاضر ہوا ہوں پس حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نہلایا
اور پانی فضل بن عباس رضی اللہ عنہ اور اسامہ بن زید
رضی اللہ عنہ نے ڈالا۔ اور حضرت جبرائیل علیہ السلام

جَاءَ بِحَنُوطٍ مِنَ الْجَنَّةِ وَكَفَّنُوهُ وَدَفَنُوهُ فِي حُجْرَةِ
عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا لَيْلَةَ الْأَرْبِعَاءِ وَسَطَ
اللَّيْلِ وَقِيلَ لَيْلَةَ الثُّلَثَاءِ وَهِيَ قَامَتْ عَلَى قَبْرِ النَّبِيِّ
عَلَيْهِ السَّلَامُ وَتَقُولُ يَا مَنْ لَمْ تَلْبَسِ الْحَرِيرَ
وَلَمْ يَنَمْ عَلَى الْفِرَاشِ الْوَثِيرِ وَيَا مَنْ خَرَجَ مِنَ الدُّنْيَا
وَلَمْ يَشْبَعْ بَطْنُهُ مِنْ خُبْزِ الشَّعِيرِ وَيَا مَنِ اخْتَارَ
الْحَصِيرَ عَلَى السَّرِيرِ وَيَا مَنْ لَمْ يَنَمْ طُولَ اللَّيَالِي
مِنْ خَوْفِ السَّعِيرِ ۔

جنت کی خوشبو لائے پھر آپ کو کفنا کر بدھ کی رات قریباً
حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ میں دفن کیا۔
نصف رات کے وقت اور بعض نے کہا ہے منگل کی رات بوقت
حضرت عائشہ صدیقہ حضور علیہ السلام کی قبر پر کھڑے ہو کر
فرمایا آپ وہ ہیں جنہوں نے کبھی ریشمی لباس نہیں
پہنا۔ اور نہ قیمتی فرش پر سوئے دنیا سے رخصت ہونے
تک کبھی جو کی روٹی سیر ہو کر نہ کھائی آپ نے ہمیشہ بوریئے کو تخت
پر ترجیح دی۔ اور دوزخ کے ڈر سے کبھی رات بھر آرام نہ کیا

مذمت شراب و جوا وغیرہ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ
وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ
فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۝
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ
رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَزْنِي
الزَّانِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ
السَّارِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَشْرَبُ

مسلمانو۔ شراب۔ جوا۔ اور بتوں کی تھان جو پوجا
کے لئے قائم کئے جاتے ہیں۔ اور فال دیکھنے کے تیر یہ سب
شیطانی کام ہیں۔ اس سے بچتے رہنا کہ مراد کو پہنچو۔
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ زناکار۔ زنا کرنے
کے وقت۔ اور چور چوری کرنے کے وقت اور
شرابی شراب پینے کے وقت۔

له جس شے کا پانی اگر کچا رکھنے سے نشہ لائے وہ شراب ہے۔ تھوڑا ہو یا بہت حرام نجس ناپاک ہے اور جو چیز نشہ لاوے
لیکن اس کی بو نہ ہو وہ حرام ہے نجس نہیں۔ اور جو کسی شے پر شرط باندھنا جس میں ادھر جیت ہو وہ محض حرام ہے
اور ایک طرف کی شرط حرام نہیں۔ اور جس کھیل میں شرط باندھنے کا رواج ہے اگر بغیر شرط کھیلے تو وہ جوا نہیں
لیکن لہو و لعب و ذکر خدا تعالیٰ سے مانع ہے اس لئے اس کا ترک بہتر ہے۔ ازلام اسے کہتے ہیں کہ سات آدمی مل کر زمانہ
جاہلیت میں سات حصے لکھے ہوئے لاکھتے تھے۔ اور سات تیروں پر کچھ علامات کرتے تھے۔ ایک ایک تیر نکالتے
تھے جو تیر جس کے نام نکلتا تھا وہ اتنے حصے کہ اس تیر کے نیچے مقرر ہوتے لیتا تھا۔ اس فعل کو بھی اللہ تعالیٰ
نے حرام کیا (منہ) امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نزدیک شرابی زانی اور چور مومن نہیں ہوتا۔ بخلاف
ائمہ حنفیہ رحمہم اللہ کے ۱۲

شارب الخمر حین یشرب وھو مومن

(رواہ البخاری)

وروی عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما
انہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
من کان یومن باللہ والیوم الآخر فلا یجلس
علی مائدۃ یشرب علیہا الخمر۔

(رواہ الطبرانی)

وروی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ
انہ قال قال علیہ السلام اذا زنی العبد
او شرب الخمر خرج منہ الایمان فکان فوق
راسہ کالظلۃ فاذا خرج من ذلک العمل رجع
الیہ الایمان

(رواہ البخاری)

قال الفقیہ ابو اللیث ایاک وشرب الخمر
فان فی شربھا عشر خصال مذمومۃ اولاھا
انہ اذا شرب الخمر یصیر بمنزلۃ المجنون یصیر
ضحکۃ للصبیان ومذموما عند العقلاء و
الثانیۃ انھا مذھبۃ للعقل متلفۃ للمال
والثالثۃ ان شربھا سبب للعداوۃ بین
الاخوان والاصدقاء والرابعۃ ان شربھا
یمنعہ ذکر اللہ وعن الصلوۃ والخامسۃ
ان شربھا یحملہ علی الزنی لانہ اذا شرب
الخمر یطلق امراتہ وھو لا یعلم والسادسۃ
انھا مفتاح کل شر لانہ اذا شرب الخمر
یسھل علیہ جمیع المعاصی والسابعۃ انہ

مومن نہیں رہتا۔

(رواہ البخاری)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص
اللہ تعالیٰ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو۔ تو وہ شراب
کے دسترخوان پر نہ بیٹھے

(رواہ الطبرانی)

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور علیہ
الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ جب بندہ زنا کرتا
ہے یا شراب پیتا ہے تو اسکا ایمان اس سے نکل جاتا ہے
اور سائبان کی طرح سر پر آجاتا ہے اور جب فارغ ہوتا
تو ایمان اسکی طرف رجوع کرتا ہے۔

(رواہ البخاری)

ابو اللیث فقیہ فرماتے ہیں شراب سے قطعاً پرہیز
کرنا چاہیئے اس لئے کہ اس کے استعمال میں دس خرابیاں
ہیں اول جبکوئی شراب پیتا ہے تو مجنون سا ہو جاتا ہے لڑکے
اس پر ٹھٹھے سے ہنستے ہیں اور عقلمند لوگ برا جانتے
ہیں (دوم) شراب عقل اور مال ضائع کرتی ہے (سوم)
اسکے پینے کے سبب دوستوں اور بھائیوں میں عداوت
ہو جاتی ہے (چہارم) اسکا پینا نماز اور اللہ کے ذکر سے
روکتا ہے (پنجم) اسکا پینا زناکاری پر برانگیختہ کرتا
ہے۔ کیونکہ جب کوئی شراب پیئے گا تو ممکن ہے کہ نشہ میں
عورت کو طلاق دیدے اور علم نہ ہو (ششم)
وہ ہر برائی کی چابی ہے۔ کیونکہ شراب کی حالت
میں گناہ آسان معلوم ہوا کرتے ہیں (ہفتم) شرابی

یؤذی حفظته باذی خالهم فی مجلس السوء
الثامنة انه وجب علیه الحد ثمانین
جلدة ان لم یضرب فی الدنیا یضرب فی
الآخرة بسوط من النار علی رؤس الناس ینظر
الیه الآباء والاصدقاء والتاسعة انه یغلق باب
السماء علی نفسه لانه لا یرفع حسناته ولا
دعاؤه اربعین یوما والعاشرة انه یخاطر
علی انه یخاف علیه ان ینزع منه الایمان
عند موته فهذه العقوبات کلها قبل
موته وقبل ان یکتب الی العقوبات الآخرة
فلا ینبغی للعاقل ان یختار لذة قلیلة
علی لذة طویلة

وروی عن ابی امامة عن النبی علیه
السلام انه قال ثلاثة لا یدخلون الجنة
مدمن الخمر وقاطع الرحم ومصدق السحر
من مات مدمن الخمر سقاه الله تعالی من
نهر الغوطة وهو نهر یخرج من فروج الزانیات
یؤذی اهل النار من نتن ریحه
(رواه احمد وابن عدی)

عن عائشة رضی الله عنها انها قالت قال
رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم من شرب
الخمر فلا تزوجوه وان مرض فلا تعودوه
وان مات فلا تصلوا علیه والذی بعثنی بالحق
نبیا ما شرب الخمر الا ملعون فی التوراة والانجیل
والزبور والفرقان ومن اطعمه لقمة سلط

کراماً کاتبین کو فسق کی مجلس میں داخل کرنے سے ایذا پہنچاتا ہے
(ہشتم) شرابی پر حد واجب ہے اور وہ اسی کوڑے ہیں
اگر دنیا میں نہ لگائے جائینگے تو قیامت کے دن آتش کے کوڑے
لوگوں کے سامنے لگائے جائینگے کہ اس کے باپ دادے
اور دوست دیکھتے ہونگے (نہم) شرابی اپنے آسمان
کے دروازے بند کر دیتا ہے کہ اسکی نیکیاں آسمان
کی طرف نہیں چڑھتیں اور نہ دعا قبول ہوتی ہے چالیس
دن تک (دہم) اسے موت کے دن ایمان کے جاتے
رہنے کا اندیشہ ہے۔ یہ دنیوی عذاب ہیں سے پہلے
اور اس سے پیشتر کہ عذاب آخرت پہونچیں عقلمند
کو لائق نہیں کہ دائمی لذتوں کے سامنے اس
تھوڑے سے مزہ لطف کو اختیار کرے۔

اور ابو امامہ رضی اللہ عنہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام
روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا تین شخص جنت میں داخل نہ
ہونگے۔ دائمی شرابی قطع رحم کرنیوالا اور جادو کو سچ سمجھنے
والا جو دائمی شرابی مریگا اللہ تعالیٰ اسے نہر غوطہ
سے پانی پلائے گا۔ اور وہ زانی عورتوں کی فروج سے
ایک نہر نکلتی ہے کہ تمام اہل نار کو اسکی بدبو سے تکلیف
پہونچے گی (رواہ احمد وابن عدی)

حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ الصلوۃ
والسلام نے فرمایا شرابی کا نکاح مت کرو۔ اور بوقت
مریض ہونیکے اسکی عیادت مت کرو اگر مرجائے اسکا جنازہ
نہ پڑھو۔ بخدا ملعون ہی شراب پیتا ہے۔
اسپر توریت انجیل زبور اور قرآن مجید
میں لعنت ہے اور جو شخص شرابی کو کھانا کھلاتا ہے

اللہ علی صدیحیئۃ وعفر ومن قضی حاجتہ
فقد اعان علی صدیم الاسلام ومن اقرضہ
فقد اعانہ علی قتل مؤمن ومن جانسہ حشرہ
اللہ یوم القیامۃ اعمی لاحجۃ لہ (الحدیث)
وقیل الکبائر الاشراک باللہ وقتل النفس
بغیر حق وشرب الخمر والزنی واللواطۃ وقذف
المحصنین والمحصنات بالزنی وعقوق الوالدین
المسلمین بقول او بفعل والفرار من الزحف
من رجل او رجلین فی الحرب واکل مال
الیتیم ظلما وشہادۃ الزور واکل الربوا و
اکل شہر رمضان نہارا بغیر عذر عمدا و
مقاطعۃ الرحم والیمین الفاجرۃ واکل اموال
الناس ظلما والنقص فی الکیل والمیزان وتقدیم الصلوۃ
عن وقتہا وضرب المسلم بغیر حق وشتم النبی علیہ
السلام والکذب علی النبی علیہ السلام متعمدا او
کتمان الشہادۃ بلاعذر واخذ الرشوۃ وقتل
نفسہ او قطع عضو من اعضائہ والدیاثۃ
والسعایۃ بین الرجل والمرءۃ والسعایۃ
عند الظالم والسحر ومنع الزکوۃ والامر
بالمنکر والنہی عن المعروف والوقیعۃ فی اہل
العلم واحراق الحیوان بالنار وامتناع المرءۃ
من زوجہا بلا سبب فکلہا کبائر
روی ان عبد الرحمن ابن عوف صنع
طعاما وشرابا فدعا نفرا من اصحاب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اسکے جسم پر سانپ اور بچھو مسلط کریگا۔ اور جو اس کی
حاجت روائی کرے گویا اس نے اسلام کی مدد دی اور جس نے
قرض دیا گویا اس نے مومن کو قتل پر مدد دی اور جو اس کے ساتھ
ہنسی کی اللہ تعالی اس کو قیامت کے دن اندھا اٹھائے گا اسکے پاس کوئی
کہتے ہیں کہ کبیرے گناہ یہ ہیں شرک قتل ناحق شراب خوری
زنا اور لواطت مسلمان مرد یا عورت پر زناکاری کی تہمت
اور مسلمان والدین کی نافرمانی قول یا فعل سے۔ اور
جہاد کے دن ایک دو آدمیوں کے مقابلہ سے بھاگ جانا یتیم
کا مال زبردستی کھانا۔ اور جھوٹی شہادت دینی۔ اور
سود کھانا بلا عذر رمضان شریف میں دن کو کھانا پینا
اور قطع رحم کرنا جھوٹی قسم کھانا ظلم سے لوگوں کا مال
ہضم کرنا۔ ناپ تول میں کمی کرنا نماز قبل از وقت
پڑھنا مسلمان کو ناحق قتل کرنا۔ نبی علیہ السلام
کو گالی دینا اور آپ پر عمداً جھوٹ کہنا۔ بلا عذر
شہادت کا چھپانا اور رشوت کھانا۔ خودکشی کرنا یا اپنا کوئی
عضو کاٹنا۔ کنجری کی وجہ سے حکومت جتانا۔ میاں بیوی
میں چغلی کھا کر لڑائی کرانا۔ کسی ظالم سے
کسی کی چغلی کرنا اور جادو کرنا اور زکوۃ
وغیرہ سے روکنا۔ نواہی کا امر اور معروف
سے منع کرنا۔ اہل علم میں لڑائی کرانا۔
جانور کو آگ میں جلانا۔ اور بلا سبب مرد
سے عورت کا رکنا۔ یہ سب کبیرہ گناہ ہیں۔

مروی ہے کہ عبد الرحمن بن عوف نے ایک
دفعہ طعام اور شراب تیار کی چند صحابہ کو آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب سے بلایا۔

حِيْنَ كَانَتِ الْخَمْرُ مُبَاحَةً فَاَكَلُوْا وَشَرِبُوْا فَلَمَّا ثَمِلُوْا اَيْ سَكِرُوْا جَاءَ وَقْتُ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ قَدَّمُوْا اَحَدَهُمْ يُصَلِّيْ بِهِمْ فَقَرَءَ قُلْ يٰاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ وَاَنْتُمْ عَابِدُوْنَ مَا اَعْبُدُ فَنَزَلَتْ لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكٰرٰى الْاٰيَةَ ثُمَّ كَانُوْا لَا يَشْرَبُوْنَ فِيْ اَوْقَاتِ الصَّلٰوةِ فَاِذَا صَلُّوا الْعِشَاءَ شَرِبُوْهَا فَلَا يُصْبِحُوْنَ اِلَّا وَقَدْ ذَهَبَ عَنْهُمُ السُّكْرُ وَعَلِمُوْا مَا يَقُوْلُوْنَ ثُمَّ نَزَلَ تَحْرِيْمُهَا بِقَوْلِهٖ اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ الْاٰيَةَ وَمَعْنٰى لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ لَا تَغْشَوْهَا وَلَا تَقُوْمُوْا اِلَيْهَا وَاجْتَنِبُوْهَا ۔

جبکہ شراب مباح تھی پس کھا پی کر نشہ میں ہوگئے اور نماز مغرب کا وقت آپہونچا۔ انہوں نے ایک کو امام کیا کہ وہ نماز پڑھائے پس اس نے پڑھا۔ قل یا ایہا الکفرون اعبد ما تعبدون وانتم عابدون ما اعبد تب یہ آیت نازل ہوئی لا تقربوا الصلوۃ وانتم سکاری۔ پھر وہ نماز کے وقتوں میں شراب نہ پیتے تھے بلکہ عشاء کے بعد پیتے تھے اور صبح تک انکا نشہ اتر جاتا اور اپنی بات سمجھنے لگ جاتے پھر اس کے حرام ہونے کی یہ آیت نازل ہوئی انما الخمر والمیسر الآیۃ معنے یہ کہ نہ نماز پڑھو اور نہ اس کے لئے کھڑے ہو بلکہ اس سے بچو۔

قصہ ہابیل وقابیل

وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ ابْنَيْ اٰدَمَ بِالْحَقِّ اِذْ قَرَّبَا قُرْبَانًا فَتُقُبِّلَ مِنْ اَحَدِهِمَا وَلَمْ يُتَقَبَّلْ مِنَ الْاٰخَرِ قَالَ لَاَقْتُلَنَّكَ قَالَ اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ ۔

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ عَنِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَنَّهٗ قَالَ لَقِيْتُ جِبْرَائِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ اِنِّيْ اُبَشِّرُكَ اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى ۔

اے پیغمبر لوگوں کو حضرت آدم کے دو بیٹوں کی سچی خبر بتاؤ جبکہ انہوں نے قربانی کی تو ایک کی قبول ہوئی اور دوسرے کی نہ ہوئی جسکی قبول نہ ہوئی اس نے دوسرے کو کہا میں تجھے قتل کروں گا ہابیل نے جواب دیا خدا تو پرہیزگاروں کی چیز قبول کرتا ہے عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا مجھے جبرائیل نے ملکر یہ فرمایا میں آپ کو بشارت دیتا ہوں کہ اللہ تعالی

لہ حضرت آدم علیہ السلام کے [illegible] تھے حضرت آدم علیہ السلام کو حکم ہوا کہ قابیل کا نکاح اس لڑکی سے جو ہابیل کے ساتھ اور ہابیل کا اس سے جو قابیل کے ساتھ پیدا ہوئی ہے کردیا جائے قابیل اس سے ناراض ہوگیا کیونکہ اس کے ساتھ کی جوڑواں نہایت حسین تھی آدم علیہ السلام نے فرمایا تم دونوں قربانی کرو جسکی قربانی قبول ہو جائے گی اس کے ساتھ نکاح ہوگا چنانچہ ہابیل کی قربانی قبول ہوئی کہ آگ اسے آکر کھا گئی۔ قابیل کو اس سے اور بھی زیادہ غصہ آیا اس نے ہابیل کو قتل کردیا۔ باقی قصہ متن میں مذکور ہے (منہ)

يَقُوْلُ مَنْ سَلَّمَ عَلَيْكَ سَلَّمْتُ عَلَيْهِ وَمَنْ صَلّٰى عَلَيْكَ صَلَّيْتُ عَلَيْهِ -

قِيْلَ قَرَّبَ هَابِيْلُ اِلٰى كَبْشٍ حَسَنٍ كَانَ فِيْ غَنَمِهٖ تَقَرُّبَهٗ وَاَضْمَرَ فِيْ نَفْسِهٖ وَقَابِيْلُ قَرَّبَ اَرْدَءَ قَمْحٍ عِنْدَهٗ فَوَضَعَا قُرْبَانَهُمَا عَلٰى جَبَلٍ ثُمَّ دَعَا اٰدَمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَنَزَلَتْ مِنَ السَّمَاءِ نَارٌ فَاَكَلَتْ قُرْبَانَ هَابِيْلَ وَتَرَكَتْ قُرْبَانَ قَابِيْلَ فَغَضِبَ قَابِيْلُ عَلٰى هَابِيْلَ وَاَضْمَرَ لِاَخِيْهِ الْحَسَدَ اِلٰى اَنْ اَتٰى اٰدَمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِلٰى مَكَّةَ لِزِيَارَةِ الْبَيْتِ فَغَابَ عَنْهُمَا فَقَصَدَ قَابِيْلُ هَابِيْلَ وَهُوَ فِيْ غَنَمٍ قَالَ لَاَقْتُلَنَّكَ قَالَ هَابِيْلُ لِمَ تَقْتُلُنِيْ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَقَبَّلَ قُرْبَانَكَ وَرَدَّ قُرْبَانِيْ وَتُرِيْدُ اَنْ تَنْكِحَ اُخْتِيَ الْحَسْنَاءَ وَاَنْكِحَ اُخْتَكَ الدَّمِيْمَةَ فَيَتَحَدَّثَ النَّاسُ اَنَّكَ خَيْرٌ مِّنِّيْ وَيَفْتَخِرَ وَلَدُكَ عَلٰى وَلَدِيْ

وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ عَنْ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ بِالْكِتَابِ الْاَوَّلِ اِنَّ اٰدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَغْشٰى حَوَّاءَ فِي الْجَنَّةِ قَبْلَ اَنْ يُّصِيْبَ الْخَطِيْئَةَ فَحَمَلَتْ بِقَابِيْلَ وَاُخْتِهٖ فَلَمْ تَجِدْ عَلَيْهِمَا وَحَمًا وَلَا وَصَبًا وَلَا طَلْقًا وَلَمْ تَرَ دَمًا وَقْتَ الْوِلَادَةِ فَلَمَّا هَبَطَا اِلَى الْاَرْضِ تَغَشَّاهَا فَحَمَلَتْ بِهَابِيْلَ وَتَوْءَمَتِهٖ فَوَجَدَتِ الْوَحَمَ وَالْوَصَبَ وَالطَّلْقَ وَالدَّمَ وَكَانَ الرَّجُلُ مِنْهُمْ يُزَوِّجُ اُخْتَهٗ اَلَّتِيْ اُخْوَتِهَا شَاءَ غَيْرَ تَوْءَمَتِهَا الَّتِيْ وُلِدَتْ مَعَهٗ فَلَمَّا كَبِرَ قَابِيْلُ وَكَانَ بَيْنَهُمَا سَنَتَانِ

نے فرمایا ہے جو آپ پر سلام بھیجیگا میں اسپر سلام بھیجوں گا اور جو آپ پر درود بھیجیگا میں اسپر رحمت نازل کرونگا۔

بعض علماء کا قول ہے کہ ہابیل نے اپنے ریوڑ میں سے نہایت اچھا دنبہ چھانٹ کر قربانی کیلئے پیش کیا اور دل سے خدا تعالیٰ کی خوشنودی کا طالب ہے اور قابیل ردی گیہوں لایا پھر دونوں نے اپنی قربانی پہاڑ پر رکھ دی پھر حضرت آدم علیہ السلام کی دعا سے ایک آگ آسمان سے اتری اور ہابیل کی قربانی کو کھاگئی اور قابیل کی قبول نہ ہوئی اس لئے قابیل ہابیل پر غصہ ہوا۔ اور دل میں دشمن بن گیا یہاں تک کہ ایک دفعہ حضرت آدم علیہ السلام انہیں چھوڑ کر خانہ کعبہ کی زیارت کو گئے تو قابیل نے اس کو کہا جبکہ وہ اپنے ریوڑ میں تھا میں تجھے قتل کرنے آیا ہوں۔ ہابیل نے کہا کیوں جواب دیا خدا تعالیٰ نے تیری قربانی کو قبول کرلیا اور میری کو رد کیا۔ نیز تو میری حسین بہن سے نکاح کرنا چاہتا ہے اور اپنی بدصورت بہن مجھے دینا چاہتا ہے کہ اس سے لوگ تجھے اچھا کہیں اور تیری اولاد میری اولاد پر فخر کرے

محمد بن اسحاق بعض اہل کتاب سے روایت کرتے ہیں کہ آدم علیہ السلام پہلے جنت میں حوا سے صحبت کرتے تو قابیل اور اسکی بہن پیٹ میں پڑے اس سے حضرت حوا کو کسی قسم کی بدمزگی دکھ اور درد نہیں ہوا۔ اور جب معمول ولادت خون نفاس بھی نہ آیا پھر جب زمین پر اترے اسوقت حضرت حوا کو دکھ درد اور بدمزگی کی تکلیف ہوئی اور خون نفاس بھی آیا اور حضرت آدم علیہ السلام اپنی بیٹی کا نکاح غیر پیٹ کے بھائی سے کردیا کرتے تھے جب قابیل و ہابیل جوان ہوگئے اور ان میں دو برس کا فاصلہ [illegible] حضرت

أمر الله تعالى آدم عليه السلام أن يزوج
قابيل لبوذا ويزوج هابيل إقليميا أخت
قابيل وكانت إقليميا أحسن من لبوذا فذكر
آدم عليه السلام ذلك ورضي هابيل
وسخطه قابيل وقال هي أختي وأنا
أحق بها ونحن من أولاد الجنة وهما من
أولاد الأرض (تفسير الخازن)

ذكر في الأخبار أن حواء كانت تلد لآدم
عليه السلام في كل بطن غلاما وجارية
فكان جميع ما ولدته أربعين ولدا في عشرين
بطنا أولهم قابيل وتوأمته إقليميا وآخرهم
عبد المغيث وتوأمته أمة المغيث ثم
بارك الله تعالى في نسل آدم عليه
السلام

قال ابن عباس رضي الله عنه لم يمت
آدم عليه السلام حتى بلغ ولده وولد
ولده أربعين ألفا واختلفوا في مولد قابيل
وهابيل فقال بعضهم غشي آدم عليه السلام
حواء بعد مهبطهما إلى الأرض بمائة سنة
فولدت له قابيل وتوأمته إقليميا في
بطن ثم هابيل وتوأمته لبوذا في بطن۔
(تفسير الخازن)

قال ابن جريج لما قصد قابيل قتل هابيل
لم يدر كيف يقتله فتمثل له إبليس عليه
اللعنة وقد أخذ طيرا فوضع رأسه على حجر

آدم علیہ السلام کو حکم دیا کہ قابیل کا نکاح لیوذا سے اور
ہابیل کا اقلیمی سے کر دو۔ اقلیمی اس سے حسین تھی
جب آدم علیہ السلام نے ذکر کیا تو ہابیل راضی ہوا۔
اور قابیل غصہ ہو گیا۔ اور کہا یہ میری بہن ہے اس کا میں
میں حقدار ہوں علاوہ ازیں ہم جنت کی اولاد
ہیں اور وہ زمین کی -

(تفسیر خازن)

بعض روایات میں ہے کہ حضرت حوا آدم علیہ السلام
سے ہر پیٹ میں ایک لڑکا اور ایک لڑکی توام جنا
کرتی تھیں تمام اولاد چالیس تھی بیس بطون
میں سے سب سے پہلے قابیل اور اسکی جوڑوان اقلیما
تھے اور سب سے آخر عبد المغیث اور امۃ المغیث۔ پھر
خدا تبارک و تعالیٰ نے انکی نسل میں برکت دی

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا آدم
علیہ السلام کی وفات کے وقت آپ کی اولاد چالیس
ہزار تھی۔ قابیل و ہابیل کی مولد میں اختلاف
ہے بعض نے کہا ہے زمین پر اترنے سے
سو سال (۱۰۰) بعد اول قابیل اور اسکی
جوڑوان اقلیما۔ اور پھر ہابیل اور اس کی
جوڑوان لیوذا پیدا ہوئی -

(تفسیر خازن)

ابن جریج کا قول ہے کہ جب قابیل نے اپنے بھائی کے
قتل کا ارادہ کیا۔ نہ جانا کس طرح قتل کرے ابلیس اسکے
سامنے آیا اور ایک پرندہ پکڑا اور اس کے سر کو ایک پتھر پر رکھ

وَاَسْقَطَہٗ بِحَجَرٍ اٰخَرَ عَلَیْہِ وَقَابِیْلُ یَنْظُرُ فَعَلِمَ الْقَتْلَ فَفَعَلَ مِثْلَہٗ وَقِیْلَ تَعَلَّمَہَا مِنْ اِبْلِیْسَ ثُمَّ اخْتَلَفُوْا فِیْ مَوْضِعِ قَتْلِہٖ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَلٰی جَبَلِ ثَوْرٍ وَقِیْلَ عِنْدَ عَقَبِ جَبَلِ حَرَاءٍ وَقِیْلَ بِالْبَصْرَۃِ فِیْ مَوْضِعِ الْمَسْجِدِ الْاَعْظَمِ

(تفسیر خازن)

فَلَمَّا قَتَلَہٗ اَصْبَحَ مِنَ النّٰدِمِیْنَ عَلٰی قَتْلِہٖ لِمَا كَانَ مِنْہُ مِنَ التَّحَیُّرِ فِیْ اَمْرِہٖ وَحَمْلِہٖ عَلٰی رَقَبَتِہٖ سَنَۃً اَوْ اَكْثَرَ عَلٰی مَا قِیْلَ وَلِتَعَلُّمِہٖ مِنَ الْغُرَابِ وَاسْوِدَادِ لَوْنِہٖ وَتَبَرِّیْ اَبَوَیْہِ مِنْہُ

اِنَّہٗ رُوِیَ اَنَّہٗ لَمَّا قَتَلَہٗ اِسْوَدَّ جَسَدُہٗ فَسَاَلَہٗ اٰدَمُ عَلَیْہِ السَّلَامُ عَنْ اَخِیْہِ فَقَالَ مَا كُنْتُ عَلَیْہِ وَكِیْلًا قَالَ بَلْ قَتَلْتَہٗ فَلِذٰلِكَ اِسْوَدَّ جَسَدُكَ وَتَبَرَّاَ مِنْہُ وَمَكَثَ بَعْدَ ذٰلِكَ مِائَۃَ سَنَۃٍ لَا یَضْحَكُ وَعَدَمِ الظَّفَرِ لِمَا فَعَلَہٗ لِاَجْلِہٖ

(قاضی)

وَقِیْلَ ہَرَبَ بَعْدَہٗ اِلٰی عَدَنٍ مِنْ اَرْضِ الْیَمَنِ فَاَتَاہُ اِبْلِیْسُ عَلَیْہِ اللَّعْنَۃُ فَقَالَ اِنَّمَا اَكَلَتِ النَّارُ قُرْبَانَ ہَابِیْلَ لِاَنَّہٗ یَعْبُدُ النَّارَ فَاصْنَعْ اَنْتَ مِثْلَ ذٰلِكَ فَفَعَلَ فَہُوَ اَوَّلُ مَنِ اتَّخَذَ اٰلَاتِ اللَّہْوِ فَانْہَمَكَ فِی الْمَعَاصِیْ مِنْ شُرْبِ الْخَمْرِ وَعِبَادَۃِ الْاَوْثَانِ وَالزِّنٰی وَغَیْرِہَا مِنَ الْفَوَاحِشِ حَتّٰی غَرَّقَہُمُ اللّٰہُ بِالطُّوْفَانِ فِیْ اَیَّامِ نُوْحٍ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَمَنْ اِرْتَكَبَ مِثْلَ تِلْكَ الْاَفْعَالِ یُحْشَرُ مَعَ قَابِیْلَ وَاَوْلَادِہٖ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ

اُسپر دوسرا پتھر مارا اور قابیل دیکھ رہا تھا اس نے قتل کرنا سیکھا دیا پس اس نے اسیطرح کیا۔ بعض کہتے ہیں کہ اس نے ہابیل کو سوتے وقت پتھر سے کچلا ہے۔ موضع قتل میں اختلاف ہے ابن عباس رضی اللہ عنہا کہتے ہیں کہ جبل ثور ہے بعض کہتے ہیں عقبہ جبل حرا اور بعض کہتے ہیں بصرہ مسجد اعظم کی جگہ ہے (تفسیر خازن)

قابیل اپنے بھائی کو قتل کرکے نادم ہوا کیونکہ عرصہ تک اُسے حیرت رہی۔ ایک برس یا اس سے زیادہ اس کی لاش کندھے پر اٹھا پھرتا رہا پھر ایک کوے سے دفن کرنے کی تجویز سیکھنے کے سبب اسکا رنگ کالا پڑ گیا اور اس سے حضرت آدم سخت بیزار ہوئے کیونکہ روایت ہے کہ جب اس نے قتل کیا تو اسکا رنگ سیاہ ہو گیا آدم علیہ السلام نے اسکے بھائی کے متعلق پوچھا جواب پایا میں اسکا ذمہ دار نہ تھا حضرت آدمؑ نے فرمایا تو نے اُسے قتل کر دیا اسی لئے تیرا رنگ سیاہ ہوگیا چنانچہ آپ اس سے بیزار ہوئے اور اس رنج سے سو برس تک نہ ہنسے اور قابیل نے جس مراد کیلئے ہابیل کو مارا تھا وہ اس میں کامیاب ہوا (قاضی)

بیان کیا جاتا ہے کہ قابیل قتل کے بعد علاقہ یمن میں عدن کی طرف بھاگ گیا۔ اُس کے پاس شیطان آیا اور کہا ہابیل کی قربانی کو آگ اس لئے کھا گئی ہے کہ وہ آتش پرست تھا اسلئے تو بھی ایسا ہی کر اسکے کہنے کے مطابق کیا سب سے پہلے اسی نے لہو و لعب کے آلات بنائے اور شراب خوری بت پرستی اور زنا وغیرہ کبیرہ گناہوں میں پھنسا یہاں تک کہ حضرت نوح علیہ السلام کے زمانہ میں طوفان میں اللہ تعالیٰ نے غرق کیا۔ اور جو شخص اس قسم کے افعال کا مرتکب ہوگا وہ قیامت کے دن قابیل اور اس کی اولاد

(رونق المجالس)

وَفِي الْحَدِيْثِ لَا تُقْتَلُ نَفْسٌ ظُلْمًا اِلَّا وَعَلٰى قَابِيْلَ كِفْلٌ اَيْ نَصِيْبٌ مِّنْ دَمِهَا لِاَنَّهٗ اَوَّلُ مَنْ سَنَّ الْقَتْلَ وَكَذَا قِيْلَ اَوَّلُ مَنْ حَسَدَ فِي السَّمٰوٰتِ كَانَ اِبْلِيْسُ عَلَيْهِ اللَّعْنَةُ فَجُوْزِيَ عَلَيْهِ مَا جَرٰى وَيَكْفِيْنِيْ فِي النَّصِيْحَةِ بِلِعَانِ حَالِهِمَا قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِنَّ لِنِعَمِ اللّٰهِ تَعَالٰى اَعْدَاءً قِيْلَ مَنْ هُمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الَّذِيْنَ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ عَلٰى مَا اٰتَاهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ قَالَ بَعْضُ الْحُكَمَاءِ اُمَّهَاتُ الْخَطَايَا ثَلَاثَةٌ اَلْحَسَدُ وَالْحِرْصُ وَالْكِبْرُ فَكَانَ اَصْلُهٗ مِنْ اِبْلِيْسَ حَيْثُ تَكَبَّرَ وَاَبٰى مِنَ السَّجْدَةِ فَلُعِنَ وَاَمَّا الْحِرْصُ فَكَانَ اَصْلُهٗ مِنْ اٰدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ حَيْثُ قِيْلَ لَهُ الْجَنَّةُ كُلُّهَا مُبَاحٌ لَكَ اِلَّا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَحَمَلَهُ الْحِرْصُ فَاُخْرِجَ مِنْهَا وَاَمَّا الْحَسَدُ فَكَانَ اَصْلُهٗ مِنْ قَابِيْلَ حَيْثُ قَتَلَ اَخَاهُ هَابِيْلَ فَصَارَ كَافِرًا بِسَبَبِ حَسَدِهٖ

وَكَذَا قَالَ الْفَقِيْهُ اَبُو اللَّيْثِ ثَلٰثَةٌ لَا تُسْتَجَابُ لَهُمْ دَعْوَتُهُمْ اٰكِلُ الْحَرَامِ وَمِكْثَارُ الْغِيْبَةِ وَمَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ غِلٌّ اَوْ حَسَدٌ لِلْمُسْلِمِيْنَ -

اِعْلَمْ اَنَّ لِلْحَاسِدِ ثَمَانِيَ اٰفَاتٍ اَلْاُوْلٰى اِفْسَادُ الطَّاعَاتِ لِمَا رُوِيَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَنَّهٗ قَالَ اِيَّاكُمْ وَالْحَسَدَ فَاِنَّ الْحَسَدَ يَاْكُلُ الْحَسَنَاتِ كَمَا

کے ساتھ اُٹھے گا (رونق المجالس)

حدیث شریف میں ہے کہ قتل ناحق چاہے کیسا ہی ہو۔ مگر ایک خون قابیل کی گردن پر ضرور رہتا ہے کیونکہ پہلے اس نے خون کا طریقہ نکالا اور اسی طرح بعض نے کہا ہے کہ سب سے پہلا حاسد آسمان پر شیطان ہے اسپر اسی سبب لعنت ہوئی۔ اور زمین پر قابیل تھا ان دونوں کے حال سے عبرت کافی ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا خدا تعالیٰ کی نعمتوں کے لئے دشمن ہیں عرض کیا گیا وہ کون ہیں یا رسول اللہ فرمایا جو لوگ فضل الٰہی کے عطیہ پر لوگوں سے حسد رکھتے ہیں بعض حکما کا قول ہے کہ گناہوں کی جڑ تین چیزیں ہیں حسد حرص تکبر۔ تکبر کی ابتداء شیطان سے ہوئی کہ اس نے تکبر کی وجہ سے سجدہ سے انکار کیا۔ اس لئے ملعون ہوا لیکن حرص کی اصل آدم علیہ السلام سے ہے جبکہ انہیں کہا گیا کہ تمام جنت تمہارے لئے مباح ہے مگر درخت لیکن بوجہ حرص انہوں نے دانہ کھا لیا۔ اور بہشت سے نکلے گئے لیکن حسد کی ابتداء قابیل سے کہ اپنے بھائی ہابیل کو قتل کیا پس حسد کے سبب کافر ہو گیا اسیطرح ابو اللیث فقیہ نے کہا ہے کہ تین شخصوں کی دعا نہیں قبول ہوتی ہے۔ حرام خور غیبت کرنے والا۔ اور جس کے دل میں مسلمانوں کا کینہ یا حسد ہو۔

جاننا چاہیے کہ حاسد کے لئے آٹھ طرح کی آفتیں ہیں اول طاعت کا ضائع ہونا۔ کیونکہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا حسد سے بچو کیونکہ حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جیسا کہ

تأكل النار الحطب في العطب و يؤديه الى الكفر
والثانية الافضاء الى فعل المعاصي فان الحاسد
لا يخلو عن الغيبة و الكذب في السب و
الشماتة عادة (طبرانی)

عن ضمرة ابن ثعلبة انه قال لا يزال
الناس بخير ما لم يتحاسدوا والثالثة حرمان
الشفاعة (طبرانی)

عن عبد الله بن بشر عن النبي عليه السلام
انه قال ليس مني ذو حسد و لا ذو نميمة و
لا كهانة و لا انا منه ثم تلا عليه السلام
هذه الآية والذين يؤذون المؤمنين
والمؤمنات بغير ما اكتسبوا فقد احتملوا
بهتانا و اثما مبينا والرابعة دخول
النار (دیلمی)

عن ابن عمر و انس بن مالك رضي الله
عنهم انه قال عليه السلام ستة يدخلون
النار قبل الحساب بستة قيل من هم يا رسول
الله قال الامراء بالجور والعرب بالعصبية
والدهاقين بالكبر والتجار بالخيانة واهل
الرساتيق بالجهل والعلماء بالحسد و
الخامسة الافضاء الى اضرار الغير فلذا
امر الله تعالى بالاستعاذة من شر الحاسد
كما امرنا بالاستعاذة من شر الشيطان
الرجيم حيث قال ومن شر حاسد اذا حسد
وقال النبي عليه السلام استعينوا على

لکڑی یا گھاس خشک کو اور کفر تک پہنچا دیتا ہے (دوم)
حسد کے برے کاموں کی طرف مفضی ہوتا ہے اسلئے
کہ حاسد غیبت جھوٹ گالی اور دوسروں کی برائی سے
عادتاً نہیں بچ سکتا (طبرانی)

ضمرہ بن ثعلبہ کہتے ہیں۔ لوگ جبتک حسد نہ کرینگے
اچھی حالت میں رہیں گے (سوم) حاسد شفاعت
سے محروم رہے گا۔ (طبرانی)

عبداللہ بن بشر رض نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت
کرتے ہیں آپ نے فرمایا حاسد چغلخور۔ کاہن کا مجھ سے
کسی قسم کا علاقہ نہیں پھر آپنے یہ آیت شریف پڑھی
یعنی جو لوگ مسلمان مردوں اور عورتوں کو بغیر کچھ کیے
ایذا دیتے ہیں اور بہتان اور صریح گناہ اپنے ذمے
لیتے ہیں (چہارم) دوزخ میں پڑنا

(دیلمی)

ابن عمر اور انس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ
حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا چھ طرح کے آدمی چھ
طرح کی خصلتوں کے باعث حساب سے پہلے دوزخ میں جائینگے
عرض کیا گیا وہ کون ہیں یا رسول اللہ فرمایا حاکم ظلم کے
سبب عرب بیجا قوم کی حمایت کے باعث زمیندار
تکبر کے باعث تاجر خیانت کے سبب گنوار جہل کے
باعث علماء حسد کے باعث (پنجم) اور دوسروں کو ضرر پہنچانا
اللہ تعالیٰ نے جسطرح شیطان کی شر سے پناہ مانگنے کا
حکم کیا ہے اسیطرح حاسد کی شر سے جیسا کہ فرمایا
ومن شر حاسد اذا حسد۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا لوگوں کی حاجتیں

تضاء الحوائج بالکتمان فان کل ذی نعمۃ
محسود والسادسۃ التعب والھم من غیر
فائدۃ معروفۃ ومغضبۃ
قال ابن السماک لم ار ظالما اشبہ بالمظلوم
من الحاسد تعبہ دائم وعقل ھائم وغمہ لازم
والسابعۃ عمی القلب حتی یکاد لا یتفھم
حکما من احکام اللہ تعالی وقال سفیان رض
لا تکن حاسدا تکن سریع الفھم والثامنۃ
الحرمان والخذلان فلا یکاد یظفر بمرادہ
وینصر علی عدوہ لذا قیل الحسود لا یسود
الطریقۃ المحمدیۃ

پوشیدہ پوری کر لیا کرو کیونکہ ہر ذی نعمت محسود ہے
(ششم) بلا فائدہ رنج و غم اٹھانا بلکہ گناہ کا بوجھ سر
پر لینا۔
ابن سماک نے کہا ہے کہ میں نے حاسد سے زیادہ کسی
کو نہیں دیکھا جو ظالم ہو کر مظلوم نہ ہو۔ کیونکہ یہ دائمی
رنج پریشانی عقل اور لازمی غم میں گرفتار رہتا ہے (ہفتم)
دل کا اندھا ہو جاتا۔ یہاں تک کہ خدا کے احکام میں سے
کسی کو پہچان نہیں سکتا سفیان نے کہا ہے حاسد مت ہو بلکہ
سریع الفہم بن (ہشتم) محرومی و پریشانی اسکو کبھی مراد
نہیں ملتی اور دشمنی پر فتح پاتا ہے اس لیے کہا جاتا ہے
کہ حاسد کسی قوم کا سردار نہیں ہوتا۔ (طریقہ محمدیہ)

حضرت عیسیٰ کی دعا سے آسمان سے خوان کا نازل ہونا

واذ اوحیت الی الحواریین ان امنوا بی وبرسولی
قالوا امنا واشھد باننا مسلمون اذ قال الحواریون
یعیسی ابن مریم ھل یستطیع ربک ان ینزل
علینا مائدۃ من السماء قال اتقوا اللہ ان
کنتم مؤمنین قالوا نرید ان ناکل منھا و
تطمئن قلوبنا ونعلم ان قد صدقتنا ونکون
علیھا من الشاھدین قال عیسی ابن مریم
اللھم انزل علینا مائدۃ من السماء تکون
لنا عیدا لاولنا واخرنا وایۃ منک وارزقنا
وانت خیر الرازقین قال اللہ انی منزلھا
علیکم فمن یکفر بعد منکم فانی اعذبہ
عذابا لا اعذبہ احدا من العالمین

جب میں نے اپنے رسولوں کی زبانی حواریوں کو حکم دیا کہ مجھ پر اور میرے رسول پر
ایمان لاؤ انہوں نے کہا ہم ایمان لائے آپ گواہ رہیے کہ ہم مسلمان ہیں جب حواریوں
نے کہا اے عیسیٰ بن مریم کیا تمہارا پروردگار آسمان سے ہم پر خوان اتار سکتا ہے
عیسیٰ علیہ السلام نے کہا اللہ سے ڈرو اگر تم مومن ہو حواریوں
نے کہا ہم چاہتے ہیں کہ اس سے کھائیں اور ہمارے دل مطمئن ہو
جائیں اور ہم جانتے ہیں کہ تو نے سچ کہا ہے ہم اس پر
شہادت دے سکتے ہیں عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نے کہا
الٰہی ہم پر آسمان سے مائدہ نازل کر کہ اس کے اترنے کا دن ہمارے پہلوں
اور پچھلوں کے لیے عید کا دن ہو جائے ہمیں یہ نصیب ہو اور اس پر
شکر کی توفیق ہو تو بہتر روزی دینے والوں میں بہتر ہے خدا نے فرمایا میں
اتارنے والا ہوں جو شخص تم میں سے اس کے بعد کفر کریگا
اسے ایسا عذاب دونگا کہ تمام جہان میں کسی کو نہ دیا ہو

عن ابن عباس رضی اللہ عنہ ان عیسٰی علیہ السلام قال لهم صوموا ثلاثين يوما ثم اسئلوا الله ما شئتم يعطكم فصاموا فلما فرغوا قالوا لو عملنا لاحد فقضينا لاطعمنا سئلوا الله تعالى المائدة فاقبلت الملئكة بمائدة يحملونها عليها سبعة ارغفة وسبعة احوات حتى وضعتها بين ايديهم فاكل منها اخر الناس كما اكل اولهم وقال كعب نزلت منكوسة تطير بها الملائكة بين السماء والارض عليها كل الطعام الا اللحم -

وقال قتادة كان عليها ثمر من اثمار الجنة وقال عطية العوفي نزلت من السماء سمكة فيها طعم كل شئ واختلف في ان عيسى عليه السلام سئل المائدة لنفسه او سئلها لقومه فان كان اضافها الى نفسه في الظاهر ولكن كلاهما يحتمل طلب نزولها (نيشاپوری)

قصة عجيبة يا ايها الاخوان سئل قوم عيسى من عيسى عليه السلام طعاما فاسئلوا عقيب صومكم رحمة الله ومغفرته وانما سمى العيد عيدا لانه يعود في السنة مرتين وبهذا روى عن ابن مسعود رضي الله عنه انه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا صاموا شهر رمضان وخرجوا الى عيدهم يقول الله تعالى يا ملئكة

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ عیسٰی علیہ السلام نے کہا تیس روزے رکھو۔ پھر جو چاہو اللہ تعالیٰ سے طلب کرو دیئے جاؤ گے جب وہ روزے پورے کر چکے تو کہا اگر ہم کسی کا کام کرتے تو وہ کھانا کھاتا اس لئے اللہ تعالےٰ سے مائدہ طلب کیا۔ پس فرشتے مائدہ اٹھائے ہوئے آئے کہ اسمیں روٹیاں اور سات مچھلیاں تھیں جب یہ اُن کے آگے رکھا گیا تو سب نے خوب کھایا اور کھانا باقی رہ گیا کعب کا قول ہو کہ اس خوان کو فرشتے اوندھا کئے ہوئے اور زمین و آسمان کے درمیان اڑتے نظر آتے تھے اس میں سوائے گوشت کے ہر طرح کا کھانا تھا قتادہ کہتے ہیں کہ اس پر جنت کے پھل ہوتے تھے عطیہ عوفی کا قول ہے کہ آسمان سے مچھلی اتری کہ جسمیں ہر طرح کا گوشت تھا۔ اس امر میں اختلاف ہو کہ عیسٰی علیہ السلام نے مائدہ اپنے لئے طلب کیا تھا یا اپنی طرف مضاف کر کے اپنی قوم کے لئے طلب کیا تھا آیت میں طلب نزول کے متعلق دو احتمال ہیں (نیشاپوری)

قصہ عجیبہ بھائیو قوم نے حضرت عیسٰی علیہ السلام سے کھانا طلب کیا تم روزہ رکھنے کے بعد اللہ کی رحمت اور مغفرت طلب کیا کرو۔

عید کا نام اس لئے عید رکھا گیا ہے کہ وہ سال بھر میں دو دفعہ لوٹتی ہے اسی لئے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا جب لوگ رمضان شریف کے روزے رکھ کر عیدگاہ کی طرف نکلتے ہیں تو خدا تعالیٰ فرشتوں کو فرماتا ہے

يا ملائكتي ان كل عامل يطلب اجره وعبادي الذين صاموا شهرهم وخرجوا الى عيدهم يطلبون اجورهم اشهدوا اني قد غفرت لهم ثم ينادي المنادي يا امة محمد ارجعوا الى منازلكم فقد بدلت سيئاتكم بحسنات بفضل الله تعالى كما قال عليه السلام اذا كان يوم الفطر وخرج الناس الى المصلى وسجدوا لربهم يقول الله تعالى يا عبادي لي صمتم ولي افطرتم ولي صليتم فقوموا مغفورا لكم ما تقدم من ذنبكم وما تأخر وقال النبي صلى الله عليه وسلم اجتهدوا يوم الفطر في الصدقة واعمال الخير والبر من الصلوة والزكوة والذكر والتسبيح والتهليل فانه اليوم الذي يغفر الله فيه ذنوبكم ويستجيب دعاءكم وينظر اليكم بالرحمة والمغفرة ۔

قال وهب ابن منبه يحزن ابليس في كل عيد فيجتمع عنده الابالسة فيقولون يا سيدنا من اغضبك من السماء والارض حتى نكسره فيقول لا ولكن الله غفر هذه الامة في هذا اليوم فعليكم ان تشغلوهم باللذات والخطرات وشرب الخمر حتى يبغضهم الله فيعذبهم (كذا في الزبدة)

اے میرے فرشتو ہر عامل اپنے کام کی اجرت طلب کرتا ہے میرے روزہ دار بندے عیدگاہ کی طرف اپنی مزدوری لینے چلے ہیں۔ گواہ رہو میں نے سب کو بخش دیا پھر ایک منادی کرنے والا بولیگا۔ کہ اے امت محمدی اپنے اپنے مکانوں کی طرف واپس جاؤ بفضلہ تعالی تمہارے گناہ نیکیوں سے بدل دیئے گئے چنانچہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا جب لوگ عید کے دن عیدگاہ کیطرف نکلتے ہیں اور اپنے پروردگار کو سجدہ کرتے ہیں اللہ تعالی فرماتا ہے اے بندو تم نے میرے لئے روزے رکھے اور میرے لئے افطار کئے اور میرے لئے نماز پڑھی اٹھو جاؤ تمہارے سب پہلے اور پچھلے گناہ بخش دیئے گئے حضور علیہ السلام نے فرمایا عید کے دن صدقہ دینے اور نیک اعمال کرنے مثلاً نماز زکوٰۃ ادا کرنے اور تسبیح و تہلیل کرنے میں زیادہ کوشش کرو کیونکہ اس دن اللہ تعالی تمہارے گناہ معاف کر دیتا ہے اور دعاء کو قبول کیا کرتا ہے اور تم کو رحمت اور مغفرت کی نظر سے دیکھتا ہے۔

وہب بن منبہ کہتے ہیں عید کے دن شیطان غمناک ہوتا ہے اس لئے تمام شیاطین اس کے پاس جمع ہو کر کہتے ہیں اے سردار زمین و آسمان میں کونسی چیز ہے جس نے تجھے غضبناک کر رکھا ہے بتائیے ہم اسے ریزہ ریزہ کر دیں وہ کہیگا ایسا نہیں ہے کہ آج پروردگار نے امت محمدیہ کے تمام گناہ معاف کر دیئے تم پر لازم ہے کہ تم انہیں ناجائز لذتوں اور شراب خوری وغیرہ میں مشغول کر دو تاکہ خدا ان پر ناراض ہو اور عذاب میں مبتلا کرے (زبدہ)

ایک نیکی سے دس گنا ثواب ملنا

مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا وَمَنْ جَاءَ
بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزٰى اِلَّا مِثْلَهَا وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ
عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَبِيْ اَيُّوْبَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى
عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَنَّهٗ قَالَ مَنْ
صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ اَتْبَعَهٗ سِتًّا مِنْ شَوَّالٍ كَانَ
كَصِيَامِ الدَّهْرِ كُلِّهٖ وَهُوَ مَعْنٰى قَوْلِهٖ تَعَالٰى مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ
فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا لِاَنَّ السَّنَةَ ثَلٰثُ مِائَةٍ وَسِتُّوْنَ
يَوْمًا وَصَوْمُ رَمَضَانَ ثَلٰثُوْنَ يَوْمًا وَهُوَ بِمِثْلِ
ثَلٰثِ مِائَةِ يَوْمٍ فَبَقِيَ سِتُّوْنَ يَوْمًا فَاِنْ صَامَ
سِتًّا مِنْ شَوَّالٍ وَهِيَ تَعْدِلُ سِتِّيْنَ فَقَدْ كَمَلَتِ
السَّنَةُ وَهُوَ مَعْنٰى قَوْلِهٖ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَنْ
صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ اَتْبَعَهٗ سِتًّا مِنْ شَوَّالٍ
كَانَ كَصِيَامِ الدَّهْرِ كُلِّهٖ ـ
عَنِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى
خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ مَنْ
فَمَنْ صَامَ تِلْكَ السِّتَّةَ يَكْتُبُ اللّٰهُ تَعَالٰى
لَهٗ بِعَدَدِ كُلِّ خَلْقٍ مِنْ خَلْقِهٖ حَسَنَةً وَيَمْحُوْا
عَنْهُ سَيِّئَاتِهٖ وَيَرْفَعُ دَرَجَاتِهٖ قَالَ النَّبِيُّ
عَلَيْهِ السَّلَامُ اِنَّ لِلْمَيِّتِ سِتَّمِائَةِ عُضْوٍ عَلٰى كُلِّ
عُضْوٍ مِنْ اَعْضَائِهٖ اَلْفُ غَمٍّ اِلَّا عَلَى الْقَلْبِ
فَاِنَّهٗ مَوْضِعُ الْمَعْرِفَةِ فَمَنْ صَامَ هٰذِهِ السِّتَّةَ
هَوَّنَ اللّٰهُ عَلَيْهِ سَكَرَاتِ الْمَوْتِ كَشُرْبِ الْمَاءِ
الْبَارِدِ لِلْعَطْشَانِ ۔ درۃ الواعظین
قِيْلَ مَنْ غَرَسَ شَجَرَةً رَجَاءَ ثَمَرَاتِهَا يَسْقِيْهَا
عِنْدَ زَمَانِهَا لِئَلَّا يَنْسَاكِهَا خُضْرَةُ اَوْرَاقِهَا

جو ایک نیکی کریگا اُسے ایک کے بدلے دس نیکیاں ملینگی اور
جو بدی کریگا وہ اتنا ہی بدلا دیا جائیگا اور کسی پر ظلم نہ ہوگا
ابو ہریرہؓ اور ابو ایوبؓ سے مروی ہے کہ حضور علیہ
الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ جس نے رمضان شریف کے
تمام روزے رکھے پھر شوال کے بھی چھ روزے رکھے گویا اس نے زمانہ
بھر روزے رکھے اور یہی معنی ہیں خدا تعالیٰ کے قول کے من
جاء بالحسنۃ الخ کیونکہ برس تین سو ساٹھ دن کا ہوتا ہے اور
رمضان شریف کے روزے تیس ہوتے ہیں اور وہ تین سو دن کے
برابر ہوتے ہیں باقی ساٹھ دن ہیں اگر چھ شوال کے رکھ
لئے گئے تو وہ ساٹھ کے برابر ہوگئے پس سال برابر ہو گیا
اور یہی معنی ہیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرمانے
کے کہ جس نے رمضان کے روزے رکھے اس کے بعد چھ شوال کے
گویا اس نے اُس نے ہمیشہ روزے رکھے ۔
حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مروی ہے فرمایا اللہ تعالیٰ
نے آسمانوں اور زمینوں کو چھ دنوں میں پیدا کیا جس نے
چھ روزے رکھے اللہ تعالیٰ اُس کے لئے تمام مخلوق کے برابر
نیکیاں لکھتا ہے اور اسکے گناہ معاف کر دیتا ہے اور
درجات بلند کر دیتا ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے
فرمایا میت کے چھ سو عضو ہوتے ہیں ہر عضو پر ہزار
غم ہوتا ہے مگر دل غم سے خالی ہوتا ہے کیونکہ وہ معرفت
کا مقام ہے شوال کے چھ روزے رکھنے والے پر خدا تعالیٰ
موت کی سختیاں اسطرح آسان کرے گا جیسے کہ پیاسا
سرد پانی پی لیتا ہے ۔ (درۃ الواعظین)
کہا گیا ہے کہ جو پھل کی امید پر درخت بوتا ہے تو وہ وقت پر
پانی دیتا ہے اس درخت کو کم جانکر کہ اسکے پتوں کا سبز ہونا

تِلْکَ الْخُضْرَۃُ وَمَضَی مُدَّۃٌ ثُمَّ اَصَابَہَا حَرُّ الشَّمْسِ جَفَّتْ اَوْرَاقُہَا عَلِمْنَا اَنَّہَا لَمْ تَتَمَسَّکْ وَاِذَا لَمْ تَجِفَّ اَوْرَاقُہَا بَلْ زَادَتْ عَلِمْنَا اَنَّہَا تَمَسَّکَتْ کَذٰلِکَ حَالُ الْعَبْدِ فِیْ رَمَضَانَ یُسَارِعُ اِلَی الصَّوْمِ وَالصَّلٰوۃِ وَالْخَیْرَاتِ رَجَاءً لِقَبُوْلِہَا بِبَرَکَۃِ رَمَضَانَ وَعَلَامَۃُ قَبُوْلِہَا اَنْ یَّکُوْنَ الْعَبْدُ بَعْدَ رَمَضَانَ عَلَی الطَّاعَاتِ وَالْعِبَادَاتِ

(حیات القلوب)

ہے اگر سبزی کے بعد حرارت سورج سے اسکے پتے سوکھ گئے تو معلوم ہوجاتا ہے کہ ابھی اچھی طرح نہیں گڑا اگر حرارت سے پتے نہ سوکھیں بلکہ اور بھی بڑھ جاویں تو معلوم ہوا کہ خوب جم گیا ہے یہی حال ہے رمضان میں اس شخص کا جو روزے رکھتا نماز ادا کرتا اور خیرات کرتا ہے اس امید پر کہ رمضان شریف کی برکت سے مقبول ہونگے ان کے مقبول ہونے کی علامت یہ ہے کہ بندہ رمضان کے بعد بھی طاعت اور عبادات میں مصروف رہے (حیات القلوب)

عَنْ سُفْیَانَ الثَّوْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّہٗ قَالَ کُنْتُ بِمَکَّۃَ ثَلَاثَ سِنِیْنَ فَکَانَ رَجُلٌ مِّنْ اَہْلِ مَکَّۃَ یَجِیْءُ اِلَی الْبَیْتِ الْحَرَامِ کُلَّ یَوْمٍ عِنْدَ الظُّہْرِ وَیَطُوْفُ بِالْبَیْتِ وَیُصَلِّیْ ثُمَّ یُسَلِّمُ عَلَیَّ وَیَرْجِعُ حَتّٰی اَلِفْتُ بِہٖ وَاتَّفَقَنِیْ فَمَرِضَ یَوْمًا وَدَعَانِیْ وَقَالَ لِیْ اِذَا مِتُّ فَاغْسِلْنِیْ بِنَفْسِکَ وَصَلِّ عَلَیَّ وَادْفِنِّیْ وَلَا تَتْرُکْنِیْ فِیْ تِلْکَ اللَّیْلَۃِ فَرِیْدًا فِیْ قَبْرِیْ وَلَقِّنِّی التَّوْحِیْدَ عِنْدِیْ حِیْنَ سُؤَالِ مُنْکَرٍ وَّنَکِیْرٍ فَضَمِنْتُ لَہٗ فَلَمَّا فَعَلْتُ مَا اَمَرَنِیْ بِہٖ وَبِتُّ عِنْدَ قَبْرِہٖ فَکُنْتُ بَیْنَ النَّوْمِ وَالْیَقْظَۃِ اِذَا سَمِعْتُ مُنَادِیًا یَّقُوْلُ یَا سُفْیَانُ فَلَا حَاجَۃَ لَہٗ اِلٰی حِفْظِکَ وَتَلْقِیْنِکَ قُلْتُ بِمَاذَا قَالَ بِصِیَامِ رَمَضَانَ وَاَتْبَعَہٗ سِتًّا مِّنَ الشَّوَّالِ فَاسْتَیْقَظْتُ فَلَمْ اَرَ اَحَدًا فَتَوَضَّأْتُ وَصَلَّیْتُ حَتّٰی نِمْتُ ثُمَّ رَاَیْتُ ذٰلِکَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَعَرَفْتُ اَنَّہٗ مِنَ الرَّحْمٰنِ لَا مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ فَانْصَرَفْتُ

سفیان ثوری رضی اللہ عنہ سے مروی ہو کہ میں مکہ شریف میں تین سال رہا۔ اہل مکہ سے ایک شخص ہر روز ظہر کے وقت حرم میں آ کر خانہ کعبہ کا طواف کرتا۔ اور نماز پڑھنے کے بعد مجھے سلام کر کے چلا جاتا حتیٰ کہ ہم میں الفت ہو گئی۔

اتفاقاً وہ بیمار ہو گیا۔ اور مجھے بلا کر کہا جب میں مر جاؤں تو مجھے خود نہلانا۔ اور جنازہ پڑھنا۔ اور دفن کر دینا اور پہلی رات مجھے قبر میں اکیلا نہ چھوڑنا۔ بلکہ منکر نکیر کے سوال کے وقت مجھے کلمہ توحید کی تلقین کرتے رہنا سفیان ثوری کہتے ہیں میں نے اس کے پاس اور جب اس کی وصیت پوری کر چکا تو رات کو اسکی قبر کے پاس لیٹے رہا ابھی میں غنودگی میں ہی تھا کہ سنکر کہتے سنا اے سفیان یہ تیری حفاظت و تلقین کا محتاج نہیں میں نے کہا کیوں جواب ملا کہ یہ رمضان اور چھ شوال کے روزوں کی وجہ سے۔ جب میں اٹھا تو وہاں کسی کو نہ پایا پھر میں نے وضو کیا اور نماز پڑھی حتیٰ کہ سو گیا پھر ایسا ہی دیکھا تین تبہ بھی مطمئن ہو گیا کہ یہ جواب رحمانی ہے شیطانی نہیں۔ تو میں اسکی قبر سے

من عند قبره وانا اقول اللهم وفقني لصيام
رمضان واتبعه ستا من شوال فوفقني الله
الكبير المتعال ۔ (بدر الدرر)

عن ابن عباس رضي الله تعالى عنهما عن النبي
عليه السلام انه قال الصائم بعد رمضان
كالكار بعد الفرار اي من فر من القوم
ثم رجع اليه يكون كمن هرب من القتال
ثم عاد اليه والمراد ان يصوم ستا من
الشوال ولهذا كان شعبي يقول صوم
يوم بعد رمضان احب الي من صوم
الدهر كله (منادی)

عن عبد الوهاب انه قال السر مشروعية
الصوم في هذه الايام ان النفس ربما
اقبلت نفسها على الشهوات في يوم العيد
وحصل لها فيه شيء من الغفلة والحجاب
فكانت هذه الستة كانها جوابر لما انتقص
من الاداء والخلل في صوم رمضان كالسنن
التابعة للفرائض والسجود للسهو وكيفيتها
انها متوالية وقد قال بعض العلماء
المحققين وزمرة الواصلين الافضل
ان يكون صيام الستة متواليا غير
متفرق لان المتوالي اقرب في جلاء
الباطن من المتفرق ولذا قال سيدي
علي زادة رحمه الله عليه ينبغي في صوم
هذه الستة ما ينبغي في صوم رمضان

واپس آیا۔ اور میں کہتا تھا الٰہی مجھے رمضان شریف اور
شوال کے چھ روزوں کی توفیق دے پس خدا تعالیٰ بلند
بڑے مرتبے والے نے مجھے توفیق دی (بدر الدرر)

ابن عباس رضی اللہ عنہما حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام
سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا رمضان کے بعد روزہ
رکھنے والا ایسا ہے جیسا کہ بھاگنے کے بعد حملہ میں پھر واپس
آنے والا یعنی جو رمضان کے روزوں سے فارغ ہو کر پھر روزے رکھنے
لگے تو ایسا ہوگا جیسا لڑائی سے بھاگ کر پھر واپس آگیا اس سے
شوال کے چھ روزے مراد ہیں اسلئے شعبی رح فرماتے
ہیں کہ رمضان شریف کے بعد ایک روزہ رکھنا میرے
نزدیک تمام عمر کے روزوں سے افضل ہے (منادی)

عبد الوہاب رح فرماتے ہیں ان روزوں کی مشروعیت
کا سبب یہ ہے کہ عید کے دن نفس خواہشات کی طرف
پورا متوجہ ہو جاتا ہے اور سینہ پر غفلت کا پردہ
پڑ جاتا ہے

پس گویا کہ چھ روزے بطور جبر نقصان رمضان شریف
کے روزوں کے خلل کا ازالہ کرنیوالے ہیں جیسے
سنتیں فرضوں کے بعد یا سجدہ سہو۔ اور یہ روزے
پے در پے ہونے چاہییں۔ بعض علماء محققین اور
جماعت واصلین نے کہا ہے افضل یہ ہے کہ روزے
پے در پے ہوں متفرق نہ ہوں۔ کیونکہ پے در
پے روزے رکھنے صفائی باطن کے لئے متفرق
رکھنے سے بہتر ہیں اس لئے ہمارے سردار علی زادہ
رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے ان چھ روزوں میں وہی
احتیاط چاہیے جو رمضان شریف کے روزوں میں

بل هي اشد منه لانها جواهر والكلام في
افضليته فان فرقها او اخرها عن اوائل
الشهر حصلت له فضيلة الاتباع وسط
عن ابن عمر رضي الله تعالى عنهما انه قال قال
عليه السلام من صام رمضان ثم اتبعه
ستا من شوال خرج من ذنوبه كيوم ولدته
امه (كذا في الترغيب والترهيب)
عن كعب الاحبار رضي الله عنه انه قال
مرضت فاطمة رضي الله عنها فجاء علي الى
منزلها فقال يا فاطمة ما يريد قلبك من
حلاوات الدنيا فقالت يا علي رضي الله
عنه اشتهي رمانا فتفكر ساعة لانه ما
كان معه شيء ثم قام وذهب الى السوق
واستقرض درهما واشترى به رمانة فرجع
اليها فراى شخصا مريضا مطروحا على قارعة
الطريق فوقف علي رضي الله عنه فقال
له ما يريد قلبك يا شيخ فقال يا علي رضي
الله عنه خمسة ايام ههنا وانا مطروح
ومر الناس علي ولم يلتفت احد الي يريد
قلبي رمانا فتفكر في نفسه ساعة فقال لنفسه
اشتريت رمانة واحدة لاجل فاطمة
رضي الله عنها فان اعطيتها لهذا السائل
بقيت فاطمة محرومة وان لم اعطه
خالفت قوله تعالى واما السائل
فلا تنهر والنبي عليه السلام قال ولا

ہیں۔ بلکہ اس سے بھی زیادہ کیونکہ روزے جو نقصان
کے ٹکڑے ہیں، چونکہ کلام فضیلت میں ہے اگر انہیں متفرق کر کے
رکھا یا اوسط یا اخیر شوال میں رکھا تو فضیلت اتباع حاصل ہو گی
ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ
والسلام نے فرمایا جس نے رمضان شریف کے روزے
رکھے پھر اس کے بعد چھ شوال کے وہ گناہوں سے اس طرح سے
بری ہوا جیسا کہ اب پیدا ہوا ہے (ترغیب ترہیب)
کعب احبار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت فاطمہ
رضی اللہ عنہا بیمار ہوئیں حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف
لائے اور کہا اے فاطمہؓ دنیا کی چیزوں میں سے تمہارا
کس چیز کو دل چاہتا ہے انہوں نے کہا۔ انار کو حضرت
علی رضی اللہ عنہ تھوڑی دیر متفکر رہے کیونکہ آپ کے پاس کچھ
نہ تھا پھر بازار میں گئے اور ایک درہم قرض لیکر انار
خریدا اور واپس تشریف لائے پس آپ نے
ایک مریض شخص کو رستے میں پڑا ہوا پایا آپ وہیں
ٹھہر گئے اور کہا اے شیخ تمہاری طبیعت کس شے
کو چاہتی ہے اس نے کہا مجھے یہاں پڑے ہوئے
پانچ دن گذر گئے یہ لوگ آتے جاتے ہیں مگر میری
طرف کسی نے توجہ نہیں کی میرا دل انار کو چاہتا ہے
تھوڑی دیر تک آپ متفکر رہے اور دل میں کہا میں نے
فاطمہ رضی اللہ عنہا کے لئے یہی انار خریدا تھا اگر میں
اس سائل کو دیدوں تو فاطمہ محروم رہتی ہے اور اگر
اسے نہ دوں تو خداتعالیٰ کے فرمان کی نافرمانی ہوتی ہے
یعنے سائل کو نہ جھڑک۔ اور نبی علیہ الصلوٰۃ
والسلام نے فرمایا ہے سائل کو رد

تُرَدِّ السَّائِلَ وَلَوْ كَانَ عَلٰى فَرَسٍ فَذَكَرَ الرُّمَّانَةَ فَاطْعَمَ الشَّيْخَ كَمُعُوْنِي فِي السَّاعَةِ وَاُوْتِيَتْ فَاطِمَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَجَاءَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ وَهُوَ مُتَبَحِّيٌ فَلَمَّا رَاٰتْهُ فَاطِمَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَامَتْ اِلَيْهِ وَضَمَّتْهُ اِلٰى صَدْرِهَا فَقَالَتْ اَمَا اَنَّكَ مَغْمُوْمٌ فَوَعِزَّةِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَجَلَالِهٖ اِنَّكَ كَمَا اَطْعَمْتَ ذٰلِكَ الشَّيْخَ الرُّمَّانَةَ زَالَ عَنْ قَلْبِيْ اشْتِهَاءُ الرُّمَّانِ فَفَرِحَ عَلِيٌّ بِكَلَامِهَا فَاَتٰى رَجُلٌ فَقَرَعَ الْبَابَ فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَنْ اَنْتَ فَقَالَ اَنَا سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِفْتَحِ الْبَابَ فَقَامَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَفَتَحَ الْبَابَ وَرَاٰى سَلْمَانَ الْفَارِسِيَّ فِيْ يَدِهٖ طَبَقٌ مُغَطًّى رَاْسُهٗ بِمِنْدِيْلٍ فَوَضَعَهٗ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِمَّنْ هٰذَا يَا سَلْمَانُ رض فَقَالَ مِنَ اللّٰهِ اِلَى الرَّسُوْلِ وَمِنَ الرَّسُوْلِ اِلَيْكَ فَكَشَفَ الْغِطَاءَ فَاِذَا فِيْهِ تِسْعُ رُمَّانَاتٍ فَقَالَ يَا سَلْمَانُ رض لَوْ كَانَ هٰذَا اِلَيَّ لَكَانَ عَشَرًا لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا فَضَحِكَ سَلْمَانُ رض فَاَخْرَجَ رُمَّانَةً مِّنْ كُمِّهٖ فَوَضَعَهَا فِي الطَّبَقِ فَقَالَ يَا عَلِيُّ رض وَاللّٰهِ كَانَتْ عَشَرًا وَلٰكِنْ اَرَدْتُ بِذٰلِكَ اَنْ اُجَرِّبَكَ (روضۃ المتقین)

وَالْحِكْمَةُ فِيْ تَضَاعُفِ حَسَنَاتِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ ثَلٰثَةُ اَشْيَاءَ اَحَدُهَا اَنَّهٗ كَانَ

نہ کرو اگرچہ وہ گھوڑے پر ہی سوار ہو چنانچہ آپ نے انار نورگر اس بیمار کو کھلا یا وہ اسیوقت اچھا ہو گیا اودھر حضرت فاطمہ بھی اچھی ہو گئیں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ شرمانے ہوئے گھر تشریف لائے حضرت فاطمہ انہیں دیکھکر کھڑی ہو گئیں اور اظہار محبت کے بعد فرمایا آپ کیوں غمگین ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی عزت وجلال کی قسم اودھر آپ نے اس بیمار کو انار کھلایا اودھر میرے دل سے اسکی خواہش جاتی رہی اتنے میں ایک شخص نے دروازہ کھٹکھٹایا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا تو کون ہے اس نے کہا میں سلمان فارسی ہوں دروازہ کھولیے پھر حضرت علی رضی اللہ نے اٹھکر دروازہ کھولا اور دیکھا کہ سلمان فارسی کے ہاتھ میں کپڑے سے ڈھکا ہوا طبق ہے انھوں نے یہ طبق حضرت علی رضی اللہ کے سامنے رکھدیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پوچھا یہ کس نے دیئے ہیں سلمان رضی اللہ عنہ نے کہا یہ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھیجے اور انہوں نے آپ کو بھیجے ہیں کپڑا اٹھا کر دیکھا تو نو انار تھے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے سلمان اگر میری طرف سے ہوتے تو ضرور دس ہوتے کیونکہ پروردگار کا فرمان ہے جو ایک نیکی کرتا ہے دس ملتی ہیں سلمان ہنس پڑے اور آستین سے انار نکال کر طبق میں رکھدیا۔ اور کہا اے علی تحقیق وہ دس ہی تھے لیکن میں نے امتحان کی خاطر ایک چھپا لیا تھا۔ (روضۃ المتقین)

اور اس امت کی نیکیاں بڑھا دینے میں تین (۳) حکمتیں ہیں (اول) سابقہ امتوں کی

اَعْمَارُ الْاُمَمِ الْمَاضِیَۃِ طَوِیْلَۃٌ وَطَاعَتُہُمْ کَثِیْرَۃٌ وَاَعْمَارُ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ قَصِیْرَۃٌ فَکَانَتْ طَاعَتُہُمْ قَلِیْلَۃً فَفَضَّلَ اللّٰہُ ھٰذِہِ الْاُمَّۃَ عَلَی الْاُمَمِ السَّابِقَۃِ بِتَضْعِیْفِ الْاَعْمَالِ وَتَفْضِیْلِ الْاَوْقَاتِ وَلَیْلَۃِ الْقَدْرِ لِتَکُوْنَ طَاعَتُہُمْ اَکْثَرَ مِنْ طَاعَاتِ الْاُمَمِ الْمَاضِیَۃِ کَمَا رُوِیَ اَنَّ مُوْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ قَالَ یَارَبِّ اِنِّیْ وَجَدْتُ فِی التَّوْرَاۃِ اُمَّۃً تُکْتَبُ حَسَنَاتُہُمْ عَشْرًا وَسَیِّاٰتُہُمْ مِثْلًا فَاجْعَلْہُمْ اُمَّتِیْ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی یَا مُوْسٰی تِلْکَ اُمَّۃُ مُحَمَّدٍ عَلَیْہِ السَّلَامُ تَجِیْئُ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ وَالثَّانِیْ اَلْجَنَّۃُ تَجِبُ بِطَاعَۃٍ خَالِصَۃٍ مِنْ غَیْرِ تَقْصِیْرٍ وَطَاعَۃُ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ مَعَ التَّقْصِیْرِ فَوَضَعَ اللّٰہُ تَعَالٰی اَضْعَافًا مِنْ فَضْلِہٖ وَکَرَمِہٖ لِیَکُوْنَ تَقْصِیْرُ طَاعَۃِ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ کَامِلًا بِالْاَضْعَافِ حَتّٰی نَعْلَمَ اَنَّہُمْ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّۃَ بِالْاَضْعَافِ وَالثَّالِثُ وُضِعَ لِلْاَضْعَافِ فَاِنَّ الْخُصَمَاءَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ یَتَعَلَّقُوْنَ لِخُصُوْمِہِمْ فَیَذْہَبُوْنَ بِاَعْمَالِہِمْ فَیَبْقٰی لَہُمُ الْاَضْعَافُ فَیَقُوْلُ الْخَصْمُ یَارَبِّ اَعْطِنِیْ مِنْ اَضْعَافِہٖ فَیَقُوْلُ اللّٰہُ تَعَالٰی اِنَّہَا لَیْسَتْ مِنْ فِعْلِہٖ بَلْ ھِیَ رَحْمَتِیْ وَاَنَا لَا اَقْبِضُ مِنْ رَحْمَتِیْ بَلْ اَعْطَیْتُکَ فِعْلَہٗ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً (روضۃ العلماء)

حِکَایَۃٌ قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مُبَارَکٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

عمریں بہت اور طاعتیں بکثرت ہوتی تھیں اس وقت کی عمریں کم ہیں اس لئے ان کی طاعت بھی کم ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے اس امت کو باقی امتوں پر فضیلت دی نیکیاں بڑھانے اور فضیلت اوقات اور لیلۃ القدر کے سبب تاکہ انکی طاعت گذشتہ امتوں سے زیادہ ہو۔ جیسا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے مروی ہے انہوں نے کہا اے پروردگار میں نے توراۃ میں دیکھا ہے کہ ایک امت کی نیکیاں ایک کی دس لکھی جائیں گی اور بدی ایک اس امت کو میری امت کر دے پروردگار نے فرمایا اے موسیٰ یہ امت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہے جو اخیر زمانہ میں آئے گی (دوم) جنت خالص طاعت سے ملا کرتی ہے اس امت کی طاعت میں قصور ہے اس لئے پروردگار نے اپنے فضل کرم سے ثواب کی مقدار بڑھا دی تاکہ اس امت کی طاعت کی تقصیر بڑھانے سے کامل ہو جائے تاکہ جانا جائے کہ یہ امت بہت زیادہ ہو کر جنت میں داخل ہو گی (سوم) ثواب کی زیادتی اس لئے ہے کہ قیامت کے دن مدعی مدعا علیہ سے لپٹ پڑینگے اور بجز زیادتی ثواب کے دیگر تمام اعمال چھین لینگے اسوقت مدعی کہیگا الٰہی یہ زیادتی بھی مجھے ملے پروردگار فرمائے گا یہ اسکا فعل نہیں ہے بلکہ ہماری رحمت ہے میں اپنی رحمت سے نہ لونگا اس کے اعمال تجھے دیدیتا ہوں۔

الٰہی ہمیں دین و دنیا کی نیکی عطا کر۔ آمین آمین آمین

(روضۃ العلماء)

حکایت عبد اللہ بن مبارک رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے

حَجَجْتُ سَنَةً مِنَ السِّنِيْنَ فَنِمْتُ فِيْ حِجْرِ اِسْمٰعِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَنِمْتُ فِيْهِ فَرَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ اِذَا رَجَعْتَ اِلٰى بَغْدَادَ فَادْخُلْ فِيْ مَحَلَّةِ كَذَا وَاطْلُبْ بَهْرَامَ الْمَجُوْسِيَّ وَاقْرَأْهُ مِنِّي السَّلَامَ وَقُلْ لَهُ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى عَنْكَ رَاضٍ فَانْتَبَهْتُ وَقُلْتُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ هٰذِهٖ رُؤْيَا مِنَ الشَّيْطَانِ فَتَوَضَّأْتُ فَطُفْتُ بِالْكَعْبَةِ مَا شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَغَلَبَنِي النَّوْمُ كَذٰلِكَ فَرَأَيْتُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَلَمَّا تَمَّ الْحَجُّ رَجَعْتُ اِلٰى بَغْدَادَ دَخَلْتُ تِلْكَ الْمَحَلَّةَ فَطَلَبْتُ دَارَ بَهْرَامَ الْمَجُوْسِيِّ فَوَجَدْتُ شَيْخًا كَبِيْرًا فَقُلْتُ اَاَنْتَ بَهْرَامُ الْمَجُوْسِيُّ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ هَلْ لَكَ عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ قَالَ نَعَمْ اَسْلَفْتُ النَّاسَ نُقُوْدًا بِحَيْثُ لَا يُعْطِيْهِمُ النَّاسُ وَهٰذَا عِنْدِيْ خَيْرٌ فَقُلْتُ هٰذَا حَرَامٌ عِنْدَ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ فَقُلْتُ هَلْ لَكَ خَيْرٌ غَيْرُ ذٰلِكَ قَالَ نَعَمْ كَانَ لِيْ اَرْبَعُ بَنَاتٍ وَاَرْبَعَةُ بَنِيْنَ فَزَوَّجْتُهُنَّ مِنْ اَبْنَائِيْ فَقُلْتُ هٰذَا اَيْضًا حَرَامٌ ثُمَّ قُلْتُ هَلْ عِنْدَكَ خَيْرٌ غَيْرُ ذٰلِكَ قَالَ نَعَمْ جَعَلْتُ وَلِيْمَةً لِلْمَجُوْسِ وَقْتَ تَزْوِيْجِ الْبَنَاتِ لِاَبْنَائِيْ فَقُلْتُ هٰذَا اَيْضًا حَرَامٌ فَقُلْتُ هَلْ عِنْدَكَ غَيْرُ ذٰلِكَ قَالَ نَعَمْ كَانَتْ لِيْ بِنْتٌ مِنْ اَجْمَلِ النِّسَاءِ فَمَا وَجَدْتُ لَهَا كُفُوًا فَتَزَوَّجْتُهَا مِنْ نَفْسِيْ فَجَعَلْتُ وَلِيْمَةً تِلْكَ اللَّيْلَةَ وَكَانَ فِيْ تِلْكَ اللَّيْلَةِ مِنْ اَكْثَرِ مِنْ اَلْفٍ مِنْ اَلْفِ نَفَرٍ قُلْتُ هٰذَا اَيْضًا حَرَامٌ فَهَلْ عِنْدَكَ غَيْرُ

ایک سال حج کیا اور رات کو حجر اسمٰعیل علیہ السلام کے قریب سو رہا کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام کو خواب میں دیکھا کہ آپ فرماتے ہیں جب تم بغداد جاؤ تو فلاں محلہ میں جاکر بہرام مجوسی کی تلاش کرو۔ اور میرے سلام کے بعد کہنا اللہ تعالیٰ تم پر راضی ہے پس میں جاگ اٹھا اور لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم پڑھا کہ یہ خواب شیطانی ہے پھر میں نے وضو کیا اور خانہ کعبہ کا طواف کیا پھر مجھ پر نیند غالب آگئی پس میں نے تین دفعہ ایسا ہی دیکھا فراغت حج کے بعد بغداد کی طرف واپس ہوا اور اسی محلہ میں داخل ہوا۔ اور بہرام مجوسی کا گھر پوچھا اور اسکو بوڑھا پایا۔ اور پوچھا کیا تو بہرام مجوسی ہے اس نے کہا ہاں میں نے کہا کیا خدا کے لئے تم نے کبھی نیک کام بھی کیا ہے اس نے کہا ہاں میں لوگوں کو سود پر روپیہ قرض دیا کرتا ہوں اور میرے نزدیک نیکی ہے میں نے کہا یہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے نزدیک حرام ہے کہا کوئی اور بھی نیکی ہے اس نے کہا ہاں میری چار لڑکیاں اور چار بیٹے تھے میں نے ان سب کا آپس میں نکاح کر دیا میں نے کہا یہ بھی حرام ہے پھر کہا کیا کوئی اور بھی نیکی ہے اس نے کہا ہاں میں نے اپنے بیٹوں کے نکاح کے موقعہ پر مجوس کو ولیمہ کھلایا ہے میں نے کہا یہ بھی حرام ہے میں نے کہا کیا کوئی اور بھی ہے اس نے کہا ہاں میری ایک بیٹی حسین تھی جب میں نے لوگوں میں کسی کو اس کے لائق نہ دیکھا تو میں نے اس کے ساتھ اپنا نکاح کرایا۔ اور اس رات میں نے ولیمہ کیا اور اس میں ہزار سے زیادہ مجوس تھے۔

میں نے کہا یہ بھی حرام ہے کیا تیرے پاس کوئی

ذٰلِكَ قَالَ نَعَمْ لَيْلَةً مِّنَ اللَّيَالِيْ وَطِئْتُ اِبْنَتِيْ عَلَى الْفِرَاشِ
فَجَاءَتْ اِمْرَاءَةٌ مُّسْلِمَةٌ مِّنْ اَهْلِ دِيْنِكَ تَسْرُجُ
مِنْ سِرَاجِيْ فَاَوْقَدَتْ السِّرَاجَ فَخَرَجَتْ فَاَطْفَاتُ
السِّرَاجَ ثُمَّ دَخَلَتْ ثَانِيًا وَاَوْقَدَتِ السِّرَاجَ
وَخَرَجَتْ ثُمَّ اَطْفَاتُهٗ نَقُلْتُ فِيْ نَفْسِيْ لَعَلَّهَا
جَاسُوْسَةُ اللُّصُوْصِ فَخَرَجْتُ خَلْفَهَا فَدَخَلَتْ
مَنْزِلَهَا فَرَاَيْتُ لَهَا اَرْبَعَ بَنَاتٍ فَلَمَّا دَخَلَتْ قُلْنَ
يَا اُمَّاهُ هَلْ جِئْتِ لَنَا شَيْئًا فَاِنَّهٗ لَيْسَ لَنَا طَاقَةٌ فِيْ صَبْرٍ
عَلَى الْجُوْعِ فَدَمَعَتْ عَيْنَاهَا وَقَالَتْ اِنِّيْ اَسْتَحْيِيْ مِنْ
رَبِّيْ اَنْ اَسْاَلَ شَيْئًا مِّنْ اَحَدٍ دُوْنَهٗ وَاَطْلُبُ حَاجَةً
مِّنْ عَدُوِّ اللّٰهِ تَعَالٰى وَهُوَ مَجُوْسِيٌّ قَالَ بَهْرَامُ فَلَمَّا سَمِعْتُ
كَلَامَهَا رَجَعْتُ اِلٰى دَارِيْ فَاَخَذْتُ طَبَقًا وَ
جَعَلْتُهٗ مَلْاٰنَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ فَذَهَبْتُ بِهٖ بِنَفْسِيْ
اِلٰى دَارِهَا وَاَعْطَيْتُهَا اِيَّاهُ فَفَرِحَتْ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ
ابْنُ الْمُبَارَكِ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ قُلْتُ هٰذَا خَيْرٌ وَلَكَ
الْبِشَارَةُ وَبَشَّرْتُهٗ بِالرُّؤْيَا الَّتِيْ رَاَيْتُهَا فَقَصَصْتُ
عَلَيْهِ الرُّؤْيَا قَالَ بَهْرَامُ الْمَجُوْسِيُّ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا
اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ فَخَرَّ
مِنْ سَاعَتِهٖ وَمَاتَ فَلَمْ اَبْرَحْ حَتّٰى اَغْسَلْتُهٗ
وَكَفَّنْتُهٗ وَصَلَّيْتُ عَلَيْهِ وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ
مُبَارَكٍ يَقُوْلُ عِبَادَ اللّٰهِ اسْتَعْمِلُوا السَّخَاوَةَ
مَعَ خَلْقِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَاِنَّهٗ يَنْقُلُ الْاَعْدَاءَ اِلٰى
دَرَجَةِ الْاَحِبَّاءِ لَهُ الْمُلْكُ فِي الْاَرْضِ
وَالسَّمَاءِ غَفَرَ اللّٰهُ لَنَا بِحَقِّ اَعْظَمِ الْاَسْمَاءِ
وَبِحُرْمَةِ مَعَانِيْهِ

اور ہے اس نے کہا ایک رات میں نے اپنی بیٹی سے وطی کی تو ایک مسلمان
عورت تیرے دین میں سے چراغ جلانے کے لئے آئی
اور چراغ جلا کر چلی گئی جب باہر نکلی تو اسے گل کر دیا
پھر دوسری دفعہ آئی اور چراغ جلا کر چلی گئی پھر اس نے
بجھا دیا میں نے کہا شاید یہ جاسوس ہے میں اس کے
پیچھے چلا گیا اور اسکے گھر گیا۔ اور اسکی چار
بیٹیاں دیکھیں جب وہ داخل ہوئی۔ انہوں نے
کہا اماں جان کیا تو ہمارے لئے کوئی شے لائی ہے
کیونکہ ہم میں بھوک پر صبر کی طاقت نہیں ہے یہ سنکر وہ
عورت رو پڑی اور اس نے کہا میں اپنے پروردگار سے حیا
کرتی ہوں کہ اس کے سوا کسی سے کچھ مانگوں اور خدا کے
دشمن سے حاجت طلب کروں بہرام نے کہا جب میں نے انکا
کلام سنا تو اپنے گھر کی طرف واپس آیا اور ایک طبق لیا اور
کھانے پینے کی ہر شے سے بھرا اور اسکے گھر پہنچا اسے دیا اور
وہ بہت خوش ہوئی۔ عبد اللہ بن مبارک نے کہا کہ بیشک
یہ نیک کام ہے میں تجھے بشارت دیتا ہوں چنانچہ پھر
اسے خواب کا واقعہ سنایا۔ بہرام نے کہا۔
اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ
پھر اسیوقت وہ گر کر مر گیا۔ یہاں تک کہ میں نے
غسل دیا اور کفنا کر جنازہ کی نماز پڑھی عبد اللہ بن
مبارک رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے۔ اللہ کے بندو
مخلوق کے ساتھ سخاوت کیا کرو۔ کیونکہ سخاوت
خدا کے دشمنوں کو دوستوں کے درجہ میں پہنچا دیتی
ہے۔ اور زمین و آسمان میں خدا ہی کی بادشاہت
ہے اللہ تعالےٰ اپنے اسماء اعظم اور انبیاء

الانبیاء (زبدۃ)

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَحْسَنَ اَحَدُکُمْ اِسْلَامَہٗ فَکُلُّ حَسَنَۃٍ یَعْمَلُھَا تُکْتَبُ بِعَشَرَۃِ اَمْثَالِھَا اِلٰی سَبْعِمِائَۃِ ضِعْفٍ وَکُلُّ سَیِّئَۃٍ یَعْمَلُھَا تُکْتَبُ بِمِثْلِھَا حَتّٰی یَاْتِیَ اللّٰہَ۔

کریم کی طفیل ہمارے گناہ معاف کر دیئے (زبدہ)

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا جب آدمی اپنے اسلام کو درست کر لیتا ہے تو اُس کی ایک نیکی کی دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور بدی کی ایک لکھی جاتی ہے یہاں تک کہ وہ خدا سے جا ملتا ہے۔

فضیلت دعاء و فقراء وغیرہ

اُدْعُوْا رَبَّکُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْیَۃً اِنَّہٗ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ۔

عَنْ اُمَیَّۃَ ابْنِ خَالِدِ بْنِ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ اَسَدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَسْتَفْتِحُ اَیْ یَطْلُبُ الْفَتْحَ وَالظَّفَرَ عَلَی الْکُفَّارِ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی بِصَعَالِیْکِ الْمُھَاجِرِیْنَ اَیْ بِفُقَرَائِھِمْ یَعْنِیْ بِبَرَکَۃِ دُعَائِھِمْ بِاَنْ یَّقُوْلَ اللّٰھُمَّ انْصُرْنَا عَلَی الْاَعْدَاءِ بِحَقِّ عِبَادِکَ الْفُقَرَاءِ الْمُھَاجِرِیْنَ وَھٰذَا یَدُلُّ عَلٰی تَعْظِیْمِ الْفُقَرَاءِ وَالرَّغْبَۃِ فِیْ دُعَائِھِمْ وَالتَّبَرُّکِ بِوُجُوْدِھِمْ (حسان المصابیح)

اپنے پروردگار کو آہستہ آہستہ عاجز ہو کر پکارا کرو کیونکہ وہ حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

امیہ بن خالد بن عبداللہ بن اسد رضوان اللہ علیہم سے مروی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام غریب مہاجرین کی دعا کی برکت سے پروردگار سے کفار پر فتح طلب کیا کرتے تھے۔ فرماتے تھے الٰہی مدد دے ہمیں دشمنوں پر اپنے فقیر مہاجرین کی برکت سے اور یہ فقراء کی تعظیم اور ان کی دعا میں رغبت اور اُن کے وجود کے متبرک ہونے پر دلالت کرتا ہے۔

(حسان المصابیح)

وَقَعَ فِیْ تَرْغِیْبَاتِ الْاَبْرَارِ قِوَامُ الدُّنْیَا بِاَرْبَعَۃِ اَشْیَاءَ بِعِلْمِ الْعُلَمَاءِ وَبِعَدْلِ الْاُمَرَاءِ وَبِسَخَاوَۃِ الْاَغْنِیَاءِ وَبِدُعَاءِ الْفُقَرَاءِ وَلَوْلَا الْعُلَمَاءُ لَھَلَکَ الْجُھَلَاءُ وَلَوْلَا عَدْلُ الْاُمَرَاءِ لَاَکَلَ النَّاسُ بَعْضُھُمْ بَعْضًا کَمَا یَاْکُلُ الذِّئْبُ الْغَنَمَ وَلَوْلَا سَخَاوَۃُ الْاَغْنِیَاءِ لَھَلَکَ الْفُقَرَاءُ وَلَوْلَا دُعَاءُ الْفُقَرَاءِ لَخَرِبَتِ السَّمٰوٰتُ وَ

ترغیبات الابرار میں مذکور ہے کہ دنیا کا قیام چار چیزوں کے سبب ہے۔ علماء کا علم۔ امرا کا عدل اغنیاء کی سخاوت۔ فقراء کی دعاء۔ اگر علماء نہ ہوتے تو جہلاء ہلاک ہو جاتے۔ اور اگر امرا کا عدل نہ ہوتا تو بعض لوگ بعض کو کھا جاتے جیسے بھیڑیا بکری کو کھاتا ہے۔ اور اگر اغنیاء کی سخاوت نہ ہوتی تو فقیر ہلاک ہو جاتے اور اگر فقیروں کی دعا نہ ہوتی تو زمین

الاذکیٰ (موعظۃ)

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثُ دَعَوَاتٍ مُسْتَجَابَةٌ لَاشَكَّ فِیْهِنَّ دَعْوَةُ الْوَالِدِ لِوَلَدِهٖ وَدَعْوَةُ الْمُسَافِرِ وَدَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ حَتّٰی رُوِیَ عَنْ نَبِیِّنَا عَلَیْهِ السَّلَامُ اِتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ فَاِنَّهٗ لَیْسَ بَیْنَهَا وَبَیْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ اَلْحَدِیْثُ یَرْفَعُ اللّٰهُ فَوْقَ الْغَمَامِ وَیَفْتَحُ لَهَا اَبْوَابَ السَّمَاءِ وَیَقُوْلُ الرَّبُّ وَعِزَّتِیْ لَاَنْصُرَنَّكَ وَلَوْ بَعْدَ حِیْنٍ یَعْنِیْ لَا اُضِیْعُ حَقَّكَ وَلَا اَرُدُّ دُعَاءَكَ وَلَوْ مَضٰی زَمَانٌ طَوِیْلٌ لِاَنِّیْ حَلِیْمٌ لَا اُعَجِّلُ عُقُوْبَةَ الْعِبَادِ فَلَعَلَّهُمْ یَرْجِعُوْنَ عَنِ الظُّلْمِ وَالذُّنُوْبِ اِلٰی اِرْضَاءِ الْخُصُوْمِ وَالتَّوْبَةِ

(مجالس)

قِیْلَ فِیْ فَضِیْلَةِ الدُّعَاءِ اَنَّ مَنْصُوْرَ بْنَ عَمَّارٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ یَعِظُ النَّاسَ فَقَامَ سَائِلٌ فَطَلَبَ اَرْبَعَةَ دَرَاهِمَ فَقَالَ مَنْصُوْرٌ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ مَنْ یُعْطِیْهِ مَا سَاَلَهٗ حَتّٰی اَدْعُوْا لَهٗ اَرْبَعَ دَعَوَاتٍ فَكَانَ غُلَامٌ حَبْشِیٌّ حَاضِرًا فِی الْمَسْجِدِ وَكَانَ سَیِّدُهٗ یَهُوْدِیًّا وَكَانَ مَعَهٗ اَرْبَعَةُ دَرَاهِمَ جَمِیْعًا فَقَامَ وَقَالَ یَا اَیُّهَا الشَّیْخُ اَنَا اُعْطِیْتُ اَرْبَعَةَ دَرَاهِمَ عَلٰی شَرْطِ اَنْ تَدْعُوْا اَرْبَعَ دَعَوَاتٍ كَمَا اَقُوْلُ وَاُرِیْدُ فَقَالَ نَعَمْ فَاَعْطَاهُ وَقَالَ یَا شَیْخُ اَنَا مَمْلُوْكٌ فَادْعُ لِیْ بِالْعِتْقِ وَمَوْلَایَ

وآسمان ہلاک ہوجاتے (موعظہ)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ تین دعائیں بلا ریب مقبول ہوتی ہیں (۱) والد کی دعا اولاد کے لئے۔ (۲) مسافر کی دعا، (۳) مظلوم کی دعا، یہاں تک کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مروی ہے کہ مظلوم کی دعا سے بچو۔ کیونکہ اس میں اور اللہ تعالیٰ میں حجاب نہیں۔ ہے خدا اسے بادلوں پر اٹھا لیتا ہے اور اس کے لئے آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں اور پروردگار فرماتا ہے کہ مجھے اپنی عزت کی قسم میں تیری ضرور مدد کرونگا۔ اگرچہ کچھ دیر ہو یعنی میں تیرا حق ضائع نہ کرونگا اور تیری دعا رد نکرونگا اگرچہ کچھ زمانہ گزر جائے کیونکہ میں حلیم ہوں بندوں کے عذاب میں جلدی نہیں کرتا اسلئے کہ شاید وہ ظلم اور گناہوں سے توبہ اور صاحب حق کے راضی کرنیکی طرف رجوع کریں۔ فضیلت دعا کے متعلق بعض نے کہا ہے کہ منصور بن عمار رضی اللہ عنہ لوگوں کو وعظ کر رہے تھے کہ ایک سائل نے کھڑے ہو کر چار درہم مانگے منصور رضی اللہ عنہ نے کہا اسکا سوال کون پورا کرے گا کہ اس کے لئے چار دعائیں مانگوں اور مسجد میں ایک حبشی غلام موجود تھا جسکا آقا یہودی تھا اس نے اپنے پاس چار درہم اکٹھے کر رکھے تھے کھڑا ہوا اور کہا اے شیخ میں سے چار درہم دیتا ہوں بشرطیکہ آپ میرے لئے چار دعائیں جسطرح میں کہوں کریں۔ فرمایا بہت اچھا۔ پس اس غلام نے درہم دے دیئے اور کہا میں غلام ہوں آپ میری آزادی کے لئے دعا کریں۔ اور میرا مولا

(مجالس)

یهودی فادع له بالاسلام وانا فقیر فادع لی بالغنی
حتی یغنینی الله من فضله عن خلقه وادع الله
لی ان یغفرلی ذنوبی فدعا له فلما رجع رأی
مولاه فاخبره بالقصة فاستطاب الیهودی
ذالک وقال قد اعتقتک من مالی الان کنت
مولاک فانت الیوم مولای وقال اشهد
ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا عبده
ورسوله قد شارکتک فی جمیع مالی واما الحاجة
الرابعة اعنی الغفران فهو لیس من عندی والا
کنت اغفر الجمیع فسمع هاتفا یقول من السماء
من ناحیة البیت قد اعتقتکما من النار
وغفرت لکما وللمنصور رضی الله تعالی
عنه معکما (رونق المجالس)

وقیل الدعاء من اقوی الاسباب فی
دفع المکروه وحصول المرام ولکن قد لا
یتحقق اثره اما لضعف بان یکون دعاء لا
یحبه الله لما فیه من العدوان واما لضعف
القلب فی عدم اقباله علی الله تعالی وجمعیته
علیه وقت الدعاء واما لحصول المانع من الاثم
من اکل الحرام والظلم ورین الذنوب علی
القلوب باستیلاء الغفلة والسهو والهوی
کما ورد ان النبی علیه السلام قال و
اعلموا ان الله تعالی لا یقبل دعاء من قلب
غافل (مواهب)

قال النبی علیه السلام اربعة اشیاء

یهودی ہے آپ اس کے لئے اسلام کی دعا کریں اور میں
فقیر ہوں۔ دعا کریں کہ اللہ مجھے اپنے فضل سے تمام
مخلوق سے بے پرواہ کر دے۔ اور دعا کریں کہ خدا
تعالٰی میرے تمام گناہ بخشدے اپؐ نے اسکے لئے دعائیں
کیں غلام اپنے گھر آیا اور تمام قصہ اپنے مولا سے ذکر کیا۔
یہودی نے خوش ہو کر اسکو آزاد کر دیا۔ اور کہا ابتک
تو میں تیرا مولا تھا۔ آج تو میرا مولا ہے اور کہا اشہد ان
لا الٰہ الا اللہ واشہد ان محمداً عبدہٗ ورسولہٗ یعنی
مسلمان ہو گیا۔ اور کہا آج سے تو میرے مال میں میرا
شریک ہے اور کہا چوتھی حاجت یعنی غفران وہ میرے اختیار سے
باہر ہے ورنہ میں تمام گناہ بخشدیتا اتنے میں ہاتف غیبی
نے گوشہ سے آواز دی کہ میں نے تم دونوں کو آگ سے آزاد کر دیا
اور تمہیں اور منصور کو بھی ساتھ ہی بخشدیا (رونق المجالس)

اور کہتے ہیں کہ دعا برائیوں کے دفعیہ اور مرادیں بر لانیکا
بڑا زبردست وسیلہ ہے لیکن کبھی اسکا اثر متحقق نہیں ہوتا
یا تو اس کے لئے دعا ہی میں کوئی قصور ہوتا ہے بدیں وجہ کہ
دعا ہی اس قسم کی ہو کہ جسے اللہ قبول نہ کرتا ہو بسبب
اس کے کہ وہ حد سے گذری ہوئی ہو اور یا اس لئے کہ دعا کے
وقت دلی توجہ اللہ تعالٰی کی طرف نہیں ہوتی یا یہ کہ دعا
کرنیوالے میں وہ اوصاف پائے جاتے ہیں جو مانع قبولیت ہوا
مثلاً حرام خوری۔ ظلم۔ گناہوں کی دلی محبت غفلت اور سہو
اور بیجا خواہشوں کا غلبہ چنانچہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے
مروی ہے کہ آپؐ نے فرمایا تم کو یاد رہے کہ خدائے تعالٰی غافل
دل شخص کی دعا قبول نہیں کرتا (مواہب)

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ چار چیزیں عجیب کو

تُرِيْدُ لِعُمْرِ الاَوَّلُ تَزَوُّجُ الاَبْكَارِ وَالثَّانِي النَّوْمُ عَلَى الشِّمَالِ وَالثَّالِثُ الاِغْتِسَالُ بِالْمَاءِ الجَارِي وَالرَّابِعُ اَكْلُ التُّفَّاحِ بِالاَسْحَارِ صَدَقَ القَائِلُ الَّذِي هُوَ حَبِيْبُ الْقَهَّارِ وَعَلِيْمٌ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ الَّتِي تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الاَنْهَارُ وَتَكُنْ بَيْنَ الْغِلْمَانِ وَالْوِلْدَانِ وَالاَحْوَالِ۔

حُكِيَ اَنَّهُ كَانَ رَجُلٌ مِنَ الصَّالِحِيْنَ قَدْ ضَاقَ حَالَتُهُ مِنَ الْقُوْتِ فِي التَّفَقُّرِ وَكَانَتْ لَهُ اِمْرَءَةٌ فَقَالَتْ لِزَوْجِهَا اُدْعُ اللهَ تَعَالَى اَنْ يُوَسِّعَ عَلَيْنَا الدُّنْيَا فَدَعَا الرَّجُلُ فَدَخَلَتِ الْمَرْءَةُ الدَّارَ فَرَاَتْ فِي الزَّاوِيَةِ لَبِنَةً مِنْ ذَهَبٍ فَاَخَذَتْهَا فَقَالَ الرَّجُلُ اِنْفِقِي كَيْفَ شِئْتِ فَرَاَى الرَّجُلُ فِي النَّوْمِ اَنَّهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ فَرَاَى قَصْرًا قَدْ نَقَصَ بِمِقْدَارِ لَبِنَةٍ قَالَ لِمَنْ هٰذَا فَقِيْلَ لَكَ فَقَالَ اَيْنَ هٰذِهِ اللَّبِنَةُ قِيْلَ بَعَثْنَاهَا اِلَيْكَ فَانْتَبَهَ الرَّجُلُ فَقَالَ لِلْمَرْاَةِ هَاتِ اللَّبِنَةَ فَاَخَذَهَا وَوَضَعَهَا عِنْدَ رَاْسِهِ وَدَعَا فَقَالَ اِلٰهِي قَدْ رَدَدْتُهَا اِلَيْكَ فَرَدَّهَا اللهُ تَعَالَى اِلَى مَوْضِعِهَا ۔

وَكَذَا قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَا اَخَذَ اَحَدٌ لُقْمَةً مِنَ الدُّنْيَا اِلَّا وَقَدْ نَقَصَ اللهُ تَعَالَى حِصَّةً مِنَ الاٰخِرَةِ كَمَا قَالَ اللهُ تَعَالَى

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الاٰخِرَةِ نَزِدْ لَهُ فِي حَرْثِهِ وَمَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الدُّنْيَا

ہیں۔ (اول) باکرہ عورتوں سے نکاح کرنا (دوم) بائیں کروٹ پر سونا (سوم) جاری پانی سے نہانا۔ (چہارم) نہار منہ سیب کھانا حبیب الٰہی جناب رسالت پناہی نے سچ فرمایا ہے کہ جو شخص دن رات ان پر درود بھیجا رہ تاکہ تو ان بہشتوں میں داخل ہو جائے جنکے نیچے نہریں جاری ہیں اور حور و غلمان کے مجمع میں آرام کرے حکایت ہے کہ ایک نیکبخت آدمی افلاس سے بہت تنگ تھا ایک دن اسکی بیوی نے کہا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کرو کہ وہ ہمیں فراخی دے انہوں نے دعا کی عورت نے کوٹھڑی کے کونہ میں سونیکی ایک اینٹ دیکھی اور اسے اٹھا لیا خاوند نے کہا جس طرح چاہتی ہے خرچ کر۔ اس کے بعد اس شخص نے خواب میں دیکھا کہ وہ جنت میں داخل ہوا اور ایک ایسے محل میں ہے جسکی دیوار میں ایک اینٹ نہیں ہے اس نے کہا یہ کس کا محل ہے جواب ملا تیرا۔ پھر اس نے کہا یہ اینٹ کہاں ہے ارشاد ہوا دنیا میں تجھکو مل چکی۔ ہے اتنے میں آنکھ کھل گئی اور عورت سے کہنے لگا اینٹ ادھر لا چنانچہ اس نے دیدی اور انہوں نے اپنے سر کے پاس رکھکر دعا کی اور کہا الٰہی میں اسکو تیری طرف واپس کرتا ہوں چنانچہ اینٹ غائب ہو گئی اور خدا نے اسے اپنی جگہ پہونچا دیا۔ اور اسی طرح حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ کوئی شخص دنیا کا خواہ ایک ہی لقمہ حاصل کرے مگر اس کے برابر آخرت کا حصہ کم ہو جائیگا۔ جیسا کہ پروردگار فرماتا ہے جو آخرت کی کھیتی چاہتا ہے ہم اسکو کھیتی میں بھی ترقی دیتے ہیں۔ اور جو شخص دنیا کی کھیتی کو چاہتا ہے۔

نُؤْتِهٖ مِنْهَا وَمَا لَهٗ فِی الْاٰخِرَةِ مِنْ نَّصِيْبٍ

ہم اسے دیدیتے ہیں مگر آخرت میں اسکا کوئی حصہ نہیں

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ خَصْلَتَانِ مَنْ كَانَتَا فِيْهِ كَتَبَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى شَاكِرًا صَابِرًا مَنْ نَظَرَ فِيْ دِيْنِهٖ اِلٰى مَنْ هُوَ فَوْقَهٗ فَاقْتَدٰى بِهٖ وَمَنْ نَظَرَ فِيْ دُنْيَاهُ اِلٰى مَنْ هُوَ دُوْنَهٗ فَحَمِدَ اللّٰهَ تَعَالٰى عَلٰى مَا فَضَّلَ اللّٰهُ عَلَيْهِ كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللّٰهُ بِهٖ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبُوْا وَلِلنِّسَاۗءِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبْنَ وَاسْئَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ۔

عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا جسمیں یہ دو خصلتیں موجود ہوں اسے خدا تعالیٰ شاکر اور صابر لکھتا ہے۔ (اول) امور دینیہ میں اپنے سے اچھے کو دیکھکر اسکی اقتداء کرنے والا (دوم) دنیا میں اپنے سے کم درجے کے آدمی کو دیکھکر اپنی حالت پر شکر الٰہی بجالانے والا کہ خدا تعالیٰ نے اسپر انعام کیا چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تم اُس بزرگی کی تمنا نہ کرو جو خدا نے بعض کو بعض پر دی ہے مردوں کا نصیب انکی کمائی میں ہے اور عورتوں کا انکی کمائی میں خدا تعالیٰ سے اسکا فضل طلب کرتے رہو بیشک اللہ ہر چیز کو جاننے والا ہے

عَنْ شَقِيْقِ الزَّاهِدِ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ اَنَّهٗ قَالَ اِخْتَارَ الْفُقَرَاۗءُ ثَلَاثَةَ اَشْيَاۗءَ وَالْاَغْنِيَاۗءُ ثَلَاثَةَ اَشْيَاۗءَ اِخْتَارَ الْفُقَرَاۗءُ رَاحَةَ النَّفْسِ فَرَاغَ الْقَلْبِ خِفَّةَ الْحِسَابِ وَاخْتَارَ الْاَغْنِيَاۗءُ تَعَبَ النَّفْسِ وَشُغْلَ الْقَلْبِ وَشِدَّةَ الْحِسَابِ (كذا فى زبدة)

شقیق زاہدی علیہ الرحمۃ کا قول ہے کہ فقیروں نے تین چیزیں اختیار کی ہیں اور امیروں نے تین (۳) چیزیں۔ فقیروں نے راحت نفس۔ فراغ دل۔ اور خفت حساب کو اختیار کیا ہے اور امیروں نے مشقت نفس مصروفی قلب۔ اور شدت حساب کو پسند کیا ہے (زبدۃ الواعظین)

ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا ایمان اور ایمان کا کم و بیش ہونا

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ[1] الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ[2]

کامل ایمان دار وہ لوگ ہیں کہ جب خدا کا ذکر سنتے ہیں تو انکے

---

[1] لفظ انما حصر کا فائدہ دیتا ہے یعنی یہ ہے کہ خدا تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مخالفت کرنے والے مومن نہیں ہیں بلکہ مومن صادق یہی ہیں جن کا اس آیت کریمہ میں ذکر ہے ۱۲ منہ [2] قولہ وجلت قلوبہم اے خافت۔ اہل حق نے فرمایا کہ خوف دو قسم پر ہے ایک خوف عقاب کا دوم خوف ہیبت اور عظمت کا یہ خوف خالص لوگوں کا ہے کیونکہ وہ اس عظمت کو جانتے ہیں اور اُن کے موافق اس سے ڈرتے ہیں ۔ منہ

تلیہم واذا تلیت علیہم اٰیاتہ زادتہم
ایمانا وعلی ربہم یتوکلون ۞ الذین
یقیمون الصلوٰۃ ومما رزقنٰہم ینفقون
اولٰئک ہم المؤمنون حقا لہم درجات
عند ربہم ومغفرۃ ورزق کریم ۞
قولہ زادتہم ایمانا المعنی
انہ کلما جاءہم شیء من عند اللہ اٰمنوا بہ
فیزدادون بذلک ایمانا وتصدیقا لان زیادۃ
الایمان بزیادۃ فی ذلک علی وجہین الاول
ہو الذی علیہ عامۃ اھل العلم علی ما حکاہ
الواحدی انہ قال کلما کانت الدلائل اکثر
واقوی کان ایمانہ ازید لانہ عند حصول
کثرۃ الدلائل وقوتہا ویزول الشک
ویقوی الیقین فتکون معرفتہ باللہ اقوی
فیزداد ایمانہ والثانی انہم یصدقون
بکل ما یتلی علیہم من عند اللہ ولما
کانت التکالیف متوالیۃ فی زمان رسول
اللہ علیہ السلام فکلما تجدد تکلیف
صدقوا بہ فیزدادون بذلک الاقرار
تصدیقا وایمانا (تفسیر خازن)
قولہ تعالیٰ اولٰئک ہم المؤمنون حقا
فیہ دلیل علی انہ لا یجوز ان یصف
احد نفسہ بکونہ مؤمنا لان اللہ تعالیٰ
انما وصف بذلک اقواما مخصوصین
علی اوصاف مخصوصۃ وکل احد لا یتحقق

بڑھ جاتے ہیں اور جب اُن کے روبرو اس کی آیتیں پڑھی
جاتی ہیں تو انکا ایمان بڑھاتی ہیں اور اپنے خدا پر بھروسہ رکھتے
ہیں اور نمازوں کی پابندی کرتے اور ہمارے دیئے ہوئے کو
خرچ کرتے ہیں یہ لوگ سچے مومن ہیں خدا کے نزدیک انکی
بڑی درجے اور مغفرت اور جنت میں عزت کی روزی ہے یعنی ہمارے
خدا تعالیٰ کے قول زادتہم ایمانا کے یہ معنی ہیں کہ جب کبھی
اللہ کی طرف سے کوئی آیت اترتی ہے تو اسے سن لیتے ہیں
اور اس سے انکا ایمان اور تصدیق بڑھ جاتی ہے کیونکہ
ایمان کی زیادتی آیت کی زیادتی پر منحصر ہے اور یہ وجہ
سے ہے (۱) موافق روایت امام واحدی جمہور علماء اہل علم
بھی متفق ہیں کہ جب دلائل بکثرت اور قوی ہونگے تو ایمان
بھی بڑھ جائیگا کیونکہ بوقت حصول دلائل کثیرہ اور انکی
قوت کے شک دور ہوتا ہے اور یقین بڑھتا ہے اس لیے
معرفت الٰہی مضبوط ہو جائے گی اور ایمان بڑھ جائیگا
(۲) یہ کہ وہ ہر آیت کی جو خدا تعالیٰ کیطرف سے انکو سنائی جاتی
ہے تصدیق کرتے ہیں اور چونکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام
کے زمانہ میں احکام شرعیہ متواتر نازل ہوتے تھے۔
اور سننے والے ہر نئے حکم کو مانتے جاتے تھے اس لیے
اس اقرار سے انکا ایمان اور تصدیق بڑھتا رہتا تھا (خازن)
پروردگار کے قول اولٰئک ہم المؤمنون حقا
میں ارشاد ہے کہ کوئی اپنے آپ کو مومن برحق نہیں
کہہ سکتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس صفت سے
ایک خاص قوموں کو موصوف کیا ہے۔ جو خاص
اوصاف رکھتی ہیں۔ اور یہ ظاہر ہے کہ ہر
ایک میں وہ

وجود تلك الاوصاف فيه هذه الاية تتعلق بمسالة اصولية وهي ان العلماء اتفقوا على انه يجوز للرجل ان يقول انا مومن واختلفوا في انه هل يجوز له ان يقول انا مومن حقا اولا فقال اصحابنا الحنفية الاولى ان يقول انا مومن حقا ولا يجوز ان يقول انا مومن ان شاء الله واستدلوا على صحة هذا القول بوجهين الاول ان المتحرك لا يجوز ان يقول انا متحرك ان شاء الله وكذا القول في القائم والقاعد فكذالك هذه المسئلة يجب فيها ان يقول المومن انا مومن حقا ولا يقول انا يقول المومن ان شاء الله والثاني ان الله تعالى قال اولئك هم المومنون حقا فقد حكم لهم بكونهم مومنين حقا وفي قوله انا مومن ان شاء الله شك فيما قطع الله به وذلك لا يجوز

(تفسیر خازن)

قوله تعالى ومما رزقنهم ينفقون عن انس بن مالك رضي الله عنه عن النبي عليه السلام انه قال الصدقة تمنع سبعين نوعا من انواع البلاء اهونها البرص - قوله تعالى لهم درجات يعني مراتب بعضها اعلى من بعض لان المومنين متفاوت احوالهم في الاخذ بتلك الاوصاف المذكورة فبهذا تفاوت في الجنة لان درجات

صفتیں نہیں پائی جاتیں - اور یہ بحث اصول سے تعلق رکھتی ہے اور وہ یہہ ہے کہ علماء کا اس امر پر اتفاق ہے کہ آدمی کہہ سکتا ہے کہ میں مومن ہوں - اور مومن برحق کہنے میں اختلاف ہے ہمارے حنفیہ اصحاب فرماتے ہیں کہ کہہ سکتا ہے - البتہ یہہ نہیں کہہ سکتا کہ میں مومن ہوں انشاء اللہ تعالیٰ - اور اس قول کی صحت میں دو دلیلیں لائے ہیں -

(اول) ایک شخص متحرک کیلئے یہ کہنا جائز نہیں کہ میں متحرک ہوں انشاء اللہ عزیز ایسا ہی قائم اور قاعد میں قول ہے ایسا ہی اس مسئلہ میں واجب ہے کہ مومن اپنے آپ کو مومن برحق کہے - اور یہہ کہنا جائز نہیں کہ میں مومن ہوں انشاء اللہ تعالیٰ (دوم) اللہ تعالیٰ نے فرمایا اولئک ہم المومنون حقا - جب اللہ تعالیٰ نے انکو مومن برحق کہا ہے پھر انشاء اللہ میں مومن ہوں - شک کے طور پر کہنا اس یقین کے برخلاف ہے اور یہ قطعاً ناجائز ہے -

(تفسیر خازن)

پروردگار کا قول ومما رزقنہم ینفقون کے متعلق حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ صدقہ ستر بلاؤں کو دفع کرتا ہے ان میں سے ہلکی مرض برص ہے قولہ تعالیٰ لہم درجات یعنی انکے درجے متفاوت ہیں بعض ادنیٰ ہیں بعض اعلیٰ - کیونکہ مومنوں کے حال ان اوصاف کے لحاظ سے مختلف ہیں اسلئے ان کو جنت میں بھی مختلف درجے ملیں گے کیوں کہ جنت کے

الجنۃ علی قدر الاعمال۔

عن سعید عن النبی علیہ السلام انہ قال فی الجنۃ مائۃ درجۃ لو ان العالمین اجتمعوا فی احدٰہن لوسعتہم (خازن)

عن ابی الدرداء عن النبی علیہ السلام انہ قال الا انبئکم بخیر اعمالکم وازکاہا عند ملیککم وارفعہا فی درجاتکم وخیر لکم من انفاق الذہب والفضۃ وخیر لکم من ان تلقوا عدوکم وتضربوا اعناقہم و یضربوا اعناقکم قال یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ہو ذکر اللہ تعالیٰ (مصابیح)

قیل انما کان ذکر اللہ تعالیٰ ارفع من سائر العبادات کلہا لان سائر العبادات وسیلۃ الی ذکر اللہ تعالیٰ فکان ذکر اللہ ہو المطلب الاعلیٰ والمقصد الاقصی الا انہ ینقسم علی قسمین احدہما ذکر باللسان والاخر ذکر بالجنان فہو غیر ملفوظ باللسان ولا مسموع بالاذان بل ہو تفکر وملاحظۃ قلب فہو اعلیٰ مراتب الذکر لما جاء فی الخبر تفکر ساعۃ خیر من عبادۃ سبعین سنۃ وہو لا یحصل الا بمداومۃ الذکر باللسان مع حضور القلب حتی یتمکن الذکر فی قلبہ ویحصل الصرف عن غیرہ (مجالس رومی)

روی عن النبی علیہ السلام انہ قال لو وزن ایمان ابی بکر رضی اللہ عنہ مع

درجے بقدر اعمال مقرر ہیں۔

حضرت سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا جنت میں سو درجے ہیں اگر ایک درجہ میں تمام عالم جمع ہو جائے تو سما سکے (خازن)

ابو الدرداء رضی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ میں تمہیں بہتر اعمال کی خبر نہ دوں جو خدا تعالیٰ کے نزدیک بہتر اور پسندیدہ اور جنت میں تمہارے درجے بلند کرنیوالا اور تمہارے لئے چاندی سونے کے خرچ کرنے سے بہتر ہے اور اس سے بڑھکر ہو کہ تم جہاد میں دشمنوں کو قتل کرو اور وہ تمکو قتل کریں رضوان اللہ علیہم نے عرض کیا کیا ہاں یا رسول اللہ صلعم آپنے فرمایا اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے (مصابیح)

بعض علماء کا قول ہے کہ ذکر الٰہی تمام عبادتوں سے اس لئے فضل ہے کہ عبادتیں ذکر الٰہی کا وسیلہ ہوا کرتی ہیں پس اللہ تعالیٰ کا ذکر بڑا مطلب اعلیٰ مقصد ہے مگر اسکی دو قسمیں ہیں۔

(۱) ذکر زبان سے (۲) ذکر دل سے یہ دوسری قسم کا ذکر ہے نہ زبان سے تعلق رکھتا ہے نہ کانوں سے سنا جاتا ہے بلکہ وہ فکر اور ملاحظہ قلب اور یہ ذکر کا اعلیٰ مرتبہ ہے کیونکہ حدیث شریف میں ہے ایک ساعت فکر کرنا ستر سال کی عبادت سے بہتر ہے اور یہ مرتبہ زبانی ذکر کی مداومت سے حاصل ہوتا ہے جبکہ اس کے ساتھ حضور قلب بھی ہو حتیٰ کہ اسی سے مرتبہ ذکر قلبی اور اعراض عما سوا اللہ حاصل ہو جاتا ہے (مجالس رومی)

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ اگر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا ایمان تمام امت کے ایمان سے وزن کیا

أمتي لترجح إيمان أبي بكر رضي الله تعالى عنه كذلك روي عن أبي هريرة رضي الله عنه وأنس وأبي سعيد الخدري قالوا عن النبي عليه السلام أنه قال يخرج من النار من كان في قلبه ذرة من الإيمان وهذا يدل على أن الإيمان يزيد وينقص وحجتنا أن الإيمان عبادة من التصديق كما ذكرنا من الدلائل وهو لا يقبل الزيادة والنقصان وأما قوله تعالى في سورة الفتح ليزدادوا إيمانا مع إيمانهم نقلنا ذلك في حق الصحابة لأن القرآن كان ينزل في كل وقت فيؤمنون فيكون تصديقهم ذلك زيادة على الأول أما في حقنا فلا لأنه انقطع الوحي

وأما قوله تعالى إنما المؤمنون الذين إذا ذكر الله وجلت قلوبهم نقلنا ذلك صفة المؤمنين والمؤمنون في الطاعات متفاوتون أما في الإيمان فلا وأما قوله تعالى زادتهم إيمانا فالمراد منه اليقين لا نفس الإيمان۔

وأما حديث أبي بكر رض فقلنا ترجحا في الثواب لأنه سابق في الإيمان وقد قال عليه السلام الدال على الخير كفاعله وأما قوله عليه السلام يخرج من النار من كان في قلبه شعرة من الإيمان

فقلنا روي في بعض الروايات يخرج من

جائے تو اس کا ایمان زائد ہو۔

اسی طرح ابوہریرہ رض اور انس اور ابوسعید خدری رضوان اللہ علیہم سے مروی ہے وہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ جس کے دل میں ذرہ بھر ایمان بھی ہوگا وہ بھی دوزخ سے نکلیگا۔ یہ ایمان کے کم و بیش ہونیکی دلیل ہے ہماری دلیل یہ ہے کہ ایمان تصدیق کا نام ہے جیسا کہ ہمنے بیان کیا اور زیادت نقصان کو قبول نہیں کرتا لیکن خدا تعالیٰ کا قول سورۃ فتح میں لیزدادوا ایمانا مع ایمانہم جس سے ایمان کی زیادتی ثابت ہوتی ہے کیونکہ قرآن مجید ہر وقت اترتا اور وہ اس سے ایمان لاتے تھے پس انکی تصدیق تبھی پہلے کی نسبت زیادہ ہوتی تھی چونکہ اب وحی منقطع ہوچکی ہے اس لئے ہمارے حق میں نہیں۔

لیکن خدا تعالیٰ کا قول انما المومنون الذین اذا ذکر اللہ وجلت قلوبہم اس کے جواب میں ہم کہتے ہیں کہ یہ مومنوں کی خصلت ہے اور مومن اطاعت میں متفاوت ہیں۔ لیکن ایمان میں متفاوت نہیں اور زادتہم ایمانا سے مراد یقین ہے۔ نہ نفس ایمان۔

لیکن حدیث ابوبکر صدیق رض سے زیادتی ثواب مراد ہے کیونکہ سابق الایمان ہیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا بھلائی کی راہ بتانیوالا بھلائی کرنیوالے کے برابر ہے۔ لیکن حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا قول کہ جسکے دل میں ذرہ برابر ایمان ہوگا وہ دوزخ سے نکال لیا جائیگا ہم کہتے ہیں بعض روایتوں میں ہے ذرۃ من الایمان۔ اور

النَّارِ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ ذَرَّةٌ مِنَ الْإِيْمَانِ فَيَجِبُ
حَمْلُهُ عَلَى هٰذَا بِمَا ذَكَرْنَا مِنَ الدَّلَائِلِ (كذا في بحر الكلام)
عَنِ الْحَسَنِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا
سَأَلَهُ مُؤْمِنٌ أَنْتَ قَالَ الْإِيْمَانُ إِيْمَانَانِ
إِنْ كُنْتَ تَسْأَلُنِي عَنِ الْإِيْمَانِ بِاللّٰهِ وَالْمَلٰئِكَةِ
وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَالْجَنَّةِ
وَالنَّارِ وَالْبَعْثِ وَالْحِسَابِ فَأَنَا مُؤْمِنٌ
وَإِنْ كُنْتَ عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى إِنَّمَا
الْمُؤْمِنُوْنَ الآية
فَوَاللّٰهِ لَا أَدْرِيْ أَمِنْهُمْ أَنَا أَمْ لَا
وَعَنِ الثَّوْرِيِّ رح مَنْ زَعَمَ بِأَنَّهُ مُؤْمِنٌ
بِاللّٰهِ حَقًّا ثُمَّ لَمْ يَشْهَدْ أَنَّهُ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ
فَقَدْ آمَنَ بِنِصْفِ الْآيَةِ وَهٰذَا إِلْزَامٌ
مِنْهُ يَعْنِي كَمَا لَا يَقْطَعُ بِأَنَّهُ مِنْ أَهْلِ ثَوَابِ
الْمُؤْمِنِيْنَ حَقًّا فَلَا يَقْطَعُ بِأَنَّهُ مُؤْمِنٌ حَقًّا
وَبِهٰذَا تَعَلَّقَ مَنْ يَسْتَثْنِيْ فِي الْإِيْمَانِ
وَكَانَ أَبُوْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ مِمَّنْ لَا
يَسْتَثْنِيْ فِيْهِ وَحُكِيَ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ لِقَتَادَةَ
لِمَ تَسْتَثْنِيْ فِيْ إِيْمَانِكَ قَالَ اتِّبَاعًا لِإِبْرَاهِيْمَ
عَلَيْهِ السَّلَامُ فِيْ قَوْلِهِ وَالَّذِيْ أَطْمَعُ أَنْ يَغْفِرَ لِيْ
فَقَالَ لَهُ هَلَّا اقْتَدَيْتَ بِهِ فِيْ قَوْلِهِ أَوَلَمْ
تُؤْمِنْ قَالَ بَلٰى ٥ (كشاف)

پہلی میں ہے شعرۃ من الایمان اسکو بھی بسبب مذکورہ بالا
دلائل کے اپنے معنوں پر محمول کرنا واجب ہے (بحر الکلام)
حسن رضی اللہ عنہ سے ایک آدمی نے پوچھا کیا آپ
مومن ہیں فرمایا ایمان دو طرح پر ہے۔
اگر تو اللہ تعالیٰ پر اور اسکے فرشتوں۔ کتابوں
رسولوں۔ قیامت۔ جنت۔ دوزخ۔ محشر اور حساب
پر ایمان لانے سے سوال کرتے ہو تو اس اعتبار سے بیشک
میں مومن ہوں۔ اگر قول باری تعالیٰ انما المومنون
الآیۃ سے سوال کرتے ہو تو بخدا میں نہیں جانتا
کہ میں ان میں سے ہوں یا نہ
سفیان ثوری رحمۃ اللہ سے مروی ہے کہ جسنے مومن
برحق ہونے کا دعویٰ کیا۔ اور اپنے جنتی ہونے کا ثبوت
پیش نہ کر سکا وہ شخص مومن برحق نہیں ہو سکتا یہ سفیان
کی طرف الزام ہے یعنی جیسے کہ قطعی طور پر مومنوں جیسے
ثواب ملنے کا حکم نہیں کیا جا سکتا اسی طرح کسی کی نسبت
مومن برحق بھی نہیں کہا جا سکتا ایمان کے متعلق انشاء اللہ
کہنا بھی اس بحث سے تعلق رکھتا ہے ابوحنیفہ بھی اس میں
انشاء اللہ کے قائل نہیں ہیں حکایت ہے کہ ایک وقت
آپ نے قتادہ سے پوچھا کہ تم ایمان کے ساتھ انشاء اللہ کے قائل
کیوں ہو جواب دیا کہ میں حضرت ابراہیم کا اتباع کرتا ہوں جنہوں نے
کہا تھا اطمع ان یغفر لی۔ جواب میں فرمایا تم نے اس آیت میں حضرت
ابراہیم کا اقتدا کیوں کیا اولم تؤمن قال بلی (کشاف)

حضرت آدم علیہ السلام کا پروردگار کی امانت کو قبول کرنا وغیرہ

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَخُوْنُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ وَتَخُوْنُوْۤا اَمٰنٰتِكُمْ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ وَاعْلَمُوْۤا اَنَّمَاۤ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ وَّاَنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗۤ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ۔

اے مومنو اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خیانت نہ کرو اور اماتنوں میں بھی خیانت نہ کرو۔ حالانکہ تم خیانتوں کا حال جانتے ہو۔ جان لو کہ تمہارے مال اور اولاد فتنہ ہیں اور پروردگار کے ہاں اجر عظیم ہے

قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَوَّلُ مَاخَلَقَ اللّٰهُ مِنَ الْاِنْسَانِ فَرْجُهٗ وَقَالَ هٰذِهٖ اَمَانَةٌ اِسْتَوْدَعْتُكَهَا فَالْفَرْجُ اَمَانَةٌ وَّالرِّجْلُ اَمَانَةٌ وَّالْيَدُ اَمَانَةٌ وَّاللِّسَانُ اَمَانَةٌ وَّالْعَيْنُ اَمَانَةٌ وَّالْاُذُنُ اَمَانَةٌ وَّلَا اِيْمَانَ لِمَنْ لَّا اَمَانَةَ لَهٗ فَعَرَضَ اللّٰهُ هٰذِهِ الْاَمَانَةَ عَلٰۤى اَعْيَانِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ بِقَوْلِهٖ تَعَالٰى

عبداللہ بن عمرو بن عاص فرماتے ہیں۔ انسان کی اول مخلوق فرج ہے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ امانت ہے۔ میں تمکو سونپتا ہوں۔ پس فرج امانت ہے ہاتھ۔ پاؤں۔ زبان۔ آنکھ اور کان سب امانت ہیں جو امانت میں خیانت کرے وہ مومن نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے یہ امانتیں آسمان و زمین اور پہاڑوں کے روبرو پیش کیں کیونکہ وہ خود فرماتا ہے۔

اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ قَالَ هُنَّ يَحْمِلْنَ هٰذِهٖ بِمَا فِيْهَا قَالَ وَمَا فِيْهَا قَالَ اِنْ اَحْسَنْتُنَّ جُوْزِيْتُنَّ وَاِنْ عَصَيْتُنَّ عُوْقِبْتُنَّ قُلْنَ يَارَبِّ نَحْنُ مُسَخَّرَاتٌ لِاَمْرِكَ لَا نُرِيْدُ ثَوَابًا وَّلَا عِقَابًا قُلْنَ ذٰلِكَ خَوْفًا وَّخَشْيَةً وَّتَعْظِيْمًا لِدِيْنِ اللّٰهِ اَنْ لَّا يَقِيْمُوْهُ لَا مُخَالَفَةً لِاَمْرِهٖ ۔

ہمنے آسمانوں اور زمین اور پہاڑوں پر امانت کو پیش کیا اور انکو کہا تم اس کی برداشت کر سکتے ہو۔ انہوں نے کہا اس میں کیا ہے فرمایا اگر انہیں اچھی طرح رکھو گے تو جزا پاؤ گے۔ ورنہ سزا پاؤ گے انہوں نے کہا ہم تیرے امر میں مسخر ہیں ثواب و عقاب نہیں جانتے۔ یہ قول صرف خوف اور دین الٰہی کی عظمت کیوجہ سے تھا حکم کی مخالفت نہ تھی۔

فَاَبَيْنَ اَنْ يَّحْمِلْنَهَا وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا

ان سب نے اس امانت کے اٹھانے سے انکار کر دیا اور ڈر گئے۔ اور انسان نے اسے اٹھا لیا بیشک بڑا ہی ظالم جاہل ہے

قَالَ النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَنْ اَحَبَّ دُنْيَاهُ اَضَرَّ بِاٰخِرَتِهٖ وَمَنْ اَحَبَّ اٰخِرَتَهٗ اَضَرَّ بِدُنْيَاهُ فَاٰثِرُوْا مَا يَبْقٰى عَلٰى مَا يَفْنٰى

حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا دنیا کو محبوب رکھنیوالا دین کو ضرر پہنچایا کرتا ہے اور آخرت کو دوست رکھنیوالا اپنی دنیا کو نقصان دیا کرتا ہے اے شخص باقی کو اختیار کر اور فانی کو چھوڑ

وَرُوِيَ اَنَّهٗ عَلَيْهِ السَّلَامُ جَلَسَ يَوْمًا يُحَدِّثُ اَصْحَابَهٗ فَبَكَوْا غَيْرَ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ

مروی ہے کہ ایکدن حضور علیہ الصلوۃ والسلام اپنے اصحاب کو کچھ سنا رہے تھے بغیر اسامہ بن زید کے سب رو پڑے

فقال اشکو الیک یا رسول اللہ قسوۃ قلبی فوضع علیہ السلام یدہ علی صدرہ ثم قال اخرج یا عدو اللہ فبکی ثم قال علیہ السلام جمود العین من قساوۃ القلب وقساوۃ القلب من کثرۃ الذنوب وکثرۃ الذنوب من نسیان الموت ونسیان الموت من طول الامل وطول الامل من حب الدنیا وحب الدنیا راس کل خطیئۃ

اس نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں آپ سے سخت دلی کی شکایت کرتا ہوں۔ آپ نے سینہ پر ہاتھ رکھکر فرمایا اے اللہ کے دشمن نکل جا پس وہ رو پڑا۔ پھر حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا آنکھ سے آنسو کا نہ نکلنا دل کی سختی اور سختی دل کثرت گناہ۔ اور کثرت گناہ غفلت موت۔ اور غفلت موت طول امل۔ اور طول امل حب دنیا کی علامت ہے۔ اور حب دنیا تمام گناہوں کی جڑ ہے۔

وروی عن فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ جعل الشر کلہ فی بیت واحد جعل مفتاحہ حب الدنیا وجعل الخیر کلہ فی بیت واحد وجعل مفتاحہ الزھد علیک بترکھا تنل الدرجات العلیا۔

فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے تمام شر ایک مکان میں بند کی گئی ہے اسکی چابی حب دنیا ہے اور تمام خیر ایک مکان میں جمع کی گئی ہے جسکی چابی زہد ہے۔ تو حب دنیا کو چھوڑ۔ اگر بلند مراتب چاہتا ہے۔

آیت والذین یکنزون الذھب کی تفسیر

والذین یکنزون الذھب والفضۃ ولا ینفقونھا فی سبیل اللہ فبشرھم بعذاب الیم ۝ یوم یحمی علیھا فی نار جھنم فتکوی بھا جباھھم وجنوبھم وظھورھم ھذا ما کنزتم لانفسکم فذوقوا ما کنتم تکنزون

جو لوگ سونا چاندی جمع کرتے ہیں اور خدا کی راہ میں خرچ نہیں کرتے انکو اے محمد دردناک عذاب کی بشارت دیدو جسدن انکے سونے چاندی کو دوزخ کی آگ میں تپایا جائیگا پھر انکی پیشانیوں اور پہلوؤں اور پشت کو داغ دیا جائیگا فرشتے کہینگے یہ وہ ہے جو تم جمع کرتے تھے اپنے جمع کرنیکا عذاب چکھو

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ عن النبی علیہ السلام انہ قال من اتاہ اللہ مالا ولم یؤد زکوتہ مثل لہ مالہ یوم القیامۃ شجاعا اقرع وھی الحیۃ التی لا شعر براسھا ای تمعط جلد راسہ من کثرۃ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ نبی علیہ الصلوۃ والسلام سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جس کو خدا تعالے مال دے اور وہ زکوۃ ادا نہ کرے اسکا مال قیامت کے دن گنجے سانپ کی صورت میں ہوگا یعنی کثرت زہر کے باعث جس سانپ کے سر کے بال اڑ جاتے ہیں وہ گنجہ کہلاتا ہے

سيما ولها نقطتان سوداوان فوق عينيها
يطوق ذلك الشجاع طوقا في عنقه فيعذبه
عذابا شديدا ويقول انا مالك الذي كنزته
ولم يؤد زكوته كما قال الله تعالى ويحسبن
الذين يبخلون بما اتاهم الله من فضله هو
خيرا لهم بل هو شر لهم سيطوقون ما
بخلوا به (مشكوة)

عن ابي هريرة رضي الله عنه عن النبي
عليه السلام انه قال من اتاه الله مالا
ولم يؤد زكوته اذا كان يوم القيامة
صفحت له صفائح من النار فاحمي عليها
في نار جهنم فتحرق بها اي بتلك الاموال
جبهته وجنباه وظهره كلما بردت اعيدت
له في يوم كان مقداره الف سنة كما قال
الله تعالى وان يوما عند ربك كالف سنة
مما تعدون حتى يقضي بين العباد فيرى
سبيله اما الى الجنة واما الى النار (زبدة الواعظين)

يقال ان الله قرن الصلوة بالزكوة في كتابه
فقال اقيموا الصلوة واتوا الزكوة وجه
التنظيم بينهما ان الصلوة حق الله تعالى
والزكوة حق العباد فالواجب مراعاتهما
بامر الله تعالى ومرجع جميع العبادات الى
هذين فالصلوة عبادة بدنية والزكوة
عبادة مالية وجميع العبادات ينقسم اليهما
ولذا ثلث ايات نزلت مقرونة بثلث

اور اسکی آنکھوں کے اوپر کی جانب دو سیاہ نقطے ہوں گے
یہ سانپ اس کے گلے کا ہار ہو کر نہایت تکلیف پہنچائیگا
اور کہیگا میں تیرا وہ مال ہوں جسے تو نے جمع کیا۔ اور
زکوٰۃ ادا نہ کی جیسے پروردگار فرماتا ہے۔ جو لوگ
خدا کے دیئے میں بخل کرتے ہیں وہ گمان نہ کریں یہ انکے
لئے بہتر ہے۔ ہرگز نہیں بلکہ بدتر ہے انکا مال قیامت
کے دن انکے گلے کا طوق ہوگا۔ (مشکوٰۃ)۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ نبی صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جسے
پروردگار مال دے اور وہ زکوٰۃ ادا نہ کرے قیامت کے دن
اسکے لئے آگ کے تختے بچھائے جائیں گے اور اسے دوزخ
میں تپا کر پیشانی پہلو اور پیٹھ پر داغ دیئے جائیں گے
جب وہ ٹھنڈا ہو جائیگا پھر تپایا جائے گا۔
چنانچہ پروردگار فرماتا ہے قیامت کا دن خدا تعالیٰ
کے نزدیک تمہاری گنتی کے مطابق ہزار برس کا ہے
اسدن بندوں کا انصاف ہوگا پھر یا جنت کی طرف یا
جائینگے یا دوزخ کی طرف (زبدۃ الواعظین)

بعض علماء کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید
میں زکوٰۃ کو نماز کے ساتھ متصل بیان کیا ہے جیسے فرمایا
نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اس ترتیب کی وجہ یہ ہے کہ نماز اللہ
کا حق ہے اور زکوٰۃ حق العباد ہے اس لئے امر الٰہی کے باعث
دونوں کی مراعات واجب ہے اور تمام عبادتوں کا مرجع
دونوں کیطرف ہے پس نماز عبادت بدنیہ ہے اور زکوٰۃ
مالیہ اور تمام عبادات انہیں دونوں کیطرف منقسم ہوتی
ہیں اس لئے تین آیتیں تین چیزوں سے ملی ہوئی

لا يقبل الله واحدة منها بغير اخرى أولاها
قوله تعالى اقيموا الصلوة واتوا الزكوة فمن صلى
الصلوة ومن لم يؤد الزكوة لا تقبل منه الصلوة
والثانية قوله تعالى اطيعوا الله واطيعوا
الرسول فمن اطاع الله ولم يطع الرسول
لا يقبلونه اطاعة الله تعالى والثالثة قوله
تعالى ان اشكر لي ولوالديك فمن شكر الله
تعالى ولم يشكر لوالديه لا يقبل منه شكره
لله تعالى (تنبيه الغافلين)

عن النبي عليه السلام انه قال من منع نفسه
عن خمس منع الله منه خمسا الاول
من منع الزكوة من ماله منع الله حفظ
ماله من الافلات والثاني من منع العشر
مما يخرج من الارض منع الله تعالى
البركة من كل كسبه والثالث من منع
الصدقة منع الله تعالى العافية والرابع
من منع الدعاء لنفسه منع الله عنه
الاجابة والخامس من منع الحضور مع
الجماعة منع الله عنه كمال الايمان
فلا يكون ايمانه كاملا (زبدة الواعظين)

روى عن النبي عليه السلام انه قال
حصنوا اموالكم بالزكوة وداووا مرضاكم
بالصدقة واستقبلوا انواع البلاء بالدعاء
والتضرع -

عن النبي عليه السلام انه قال اذا كان

نازل ہوئیں جو ایک کو دوسری کے بغیر خدا تعالیٰ قبول نہیں
کرتا پہلی آیت یہ ہے کہ نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو پس
جو شخص نماز پڑھے اور زکوٰۃ ادا نہ کرے اللہ تعالیٰ اسکی نماز
قبول نہیں کرتا۔ دوم خدا تعالیٰ کا قول اللہ تعالیٰ اور اسکے
رسول کی اطاعت کرو پس جس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت
بغیر اطاعت رسول کے کی۔ اللہ تعالیٰ اسکی اطاعت قبول
نہیں کرتا سوم پروردگار کا قول میرا اور والدین کا شکریہ
کرو پس جس نے اللہ تعالیٰ کا شکریہ کیا اور والدین کا شکریہ
نہ کیا اللہ تعالیٰ اسکے شکر کو قبول نہیں کرتا (تنبیہ الغافلین)

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مروی ہے جو شخص اپنے
آپکو پانچ چیزوں سے روکے خدا تعالیٰ اس سے پانچ چیزوں کو روکے
گا۔ اول جو شخص زکوٰۃ کو روکیگا خدا تعالیٰ اسکے مال سے
حفاظت کو روکے گا۔ دوم جو شخص زمین کی پیداوار
سے عشر نہ دے خدا تعالیٰ اسکے ہر کسب سے برکت
اٹھالیگا (سوم) جو شخص صدقہ نہ دیگا عافیت میں
نہ رہے گا (چہارم) جو اپنے لئے دعا نہ کرے
خدا تعالیٰ اس سے قبولیت کو روکیگا۔
(پنجم) جو نماز باجماعت نہ پڑھے خدا تعالیٰ اس سے
کمال ایمان کو روکے گا۔ اور اسکا ایمان کامل
نہ ہوگا (زبدۃ الواعظین)

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مروی ہے آپ نے
فرمایا زکوٰۃ دیکر اپنے مالوں کی حفاظت کرو۔ اور صدقہ
دیکر اپنے بیماروں کی دوا کرو۔ اور دعا، اور گریہ
زاری سے مصائب کا مقابلہ کرو۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مروی ہے آپ نے فرمایا

يوم القيمة تخرج شيء من جهنم اسمه
حريش من ولد العقرب طوله ما بين
السماء والارض عرضه من المغرب الى
المشرق فيقول جبرائيل عليه السلام الى
اين تذهب يا حريش فيقول الى العرصات
فيقول لمن تطلب فيقول اطلب خمسة
نفر الاول تارك الصلوة والثاني مانع
الزكوة والثالث عاق الوالدين والرابع
شارب الخمر والخامس المتكلم في المسجد
كما قال الله تعالى وان المساجد لله تعالى
فلا تدعوا مع الله احدا (زبدة الواعظين)

عن ابي الدرداء رضي الله عنه انه قال
لان اقع من فوق قصر فانكسر احب
الي من مجالسة الغني لاني سمعت رسول
الله صلى الله عليه وسلم يقول اياكم ومجالسة
الموتى قيل يا رسول الله من الموتى قال
الاغنياء *

وكذا قال عليه السلام اطلعت على
الجنة فرايت اكثر اهلها الفقراء واطلعت
على النار فرايت اكثر اهلها الاغنياء كما
قالت عائشة رضي الله عنها قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم اني رايت الجنة
فرايت الفقراء المهاجرين والمسلمين
يدخلون الجنة سعيا ولم ار من الاغنياء
من يدخلها معهم الا عبد الرحمن بن

قیامت کیدن جہنم سے کوئی شے نکلیگی جسکا نام حریش ہے
اور وہ بچھو کی قسم سے ہے جسکا طول زمین و آسمان کے
مابین کے برابر ہے اور عرض مغرب سے مشرق تک
جبرائیل علیہ السلام کہیگا کہ حریش تو کہاں جاتا ہے
وہ کہے گا میدان محشر کی طرف پھر پوچھینگے کس لئے
وہ کہیگا پانچ جماعتوں کو تلاش کرتا ہوں۔
(اول) تارک صلوٰۃ - (دوم) مانع زکوٰۃ (سوم)
والدین کا نافرمان (چہارم) شرابی (پنجم) مسجد
میں کلام کرنے والا۔ جیسا کہ پروردگار نے فرمایا
ہے۔ مسجدیں اللہ کے لئے ہیں۔ خدا تعالیٰ کے
سوا اور کسیکو اس کے ساتھ نہ پکارو (زبدۃ الواعظین)

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ نے
فرمایا میرے نزدیک کسی اونچے محل سے گر کر چور چور ہو جانا
غنی آدمیوں کی مجلس سے بہتر ہے کیونکہ میں نے حضور
علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سنا ہے آپ نے فرمایا لوگو!
مُردوں کی صحبت سے بچو۔ صحابہ نے عرض کیا۔ یا
رسول اللہ مُردے کون ہیں۔ فرمایا امیر لوگ۔

ایسا ہی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا میں نے
اکثر جنتیوں کو دیکھا کہ انمیں اکثر فقیر تھے۔ اور جہنم کو کہ
اکثر انمیں غنی تھے۔ جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ
عنہا نے فرمایا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے فرمایا میں نے جنت کو دیکھا کہ اس میں فقراء
مہاجرین اور مسلمان داخل تھے۔ اور غنیوں میں
سے ان کے ساتھ سوائے عبد الرحمن بن عوف
کے کسی کو داخل ہوتے نہیں دیکھا۔

عَوْفٍ وَهُوَ مِنَ الْعَشَرَةِ الْمُبَشَّرَةِ بِالْجَنَّةِ وَالْعَشَرَةُ الْمُبَشَّرَةُ بِالْجَنَّةِ اَبُوْبَكْرٍ رض وَعُمَرُ رض وَعُثْمَانُ رض وَعَلِیٌّ رض وَطَلْحَةُ رض وَالزُّبَیْرُ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ رض بْنُ عَوْفٍ وَسَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ وَسَعِیْدُ بْنُ زَیْدٍ وَاَبُوْ عُبَیْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْنَ۔

اور وہ ان صحابہ میں سے تھے جنہیں زندگی میں جنت کی خوش خبری دی گئی تھی۔ اور وہ یہ ہیں ابوبکر صدیق عمر فاروق رض عثمان غنی رض اسد اللہ الغالب یعنی حضرت علی رض طلحہ رض زبیر رض عبدالرحمن بن عوف سعد بن ابی وقاص۔ سعید بن زید رض ابو عبیدہ بن جراح رضوان اللہ علیہم اجمعین۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَیْلٌ لِلْاَغْنِیَاءِ مِنَ الْفُقَرَاءِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا ظَلَمُوْنَا حُقُوْقَنَا الَّتِیْ فَرَضْتَ عَلَیْہِمْ یَقُوْلُ اللّٰہُ تَعَالٰی فَعِزَّتِیْ وَجَلَالِیْ لَاُبْعِدَنَّہُمْ وَلَاُقَرِّبَنَّکُمْ وَتَلَا رَسُوْلُ اللّٰہِ وَ فِیْ اَمْوَالِہِمْ حَقٌّ مَّعْلُوْمٌ لِّلسَّائِلِ وَالْمَحْرُوْمِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا قیامت کے دن دولتمند لوگ فقراء کی طرف سے نہایت درجہ افسوس کرنا پڑے گا وہ کہینگے اے پروردگار جو حق تونے انکو فرض کئے تھے وہ انہوں نے ادا نہ کئے اور ہمپر ظلم کیا پروردگار فرمائیگا مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم میں انکو دھکا دونگا۔ اور تمکو قریب کرونگا پھر آپ نے یہ آیت پڑھی انکو مال مانگنے والے اور نہ مانگنے والے (محروم) کا حق ہے۔

حُکِیَ اَنَّہٗ قِیْلَ بِبَعْضِ اَہْلِ الْمَعْرِفَةِ کَمْ یَجِبُ مِنَ الزَّکٰوةِ فِیْ مِائَتَیْ دِرْہَمٍ قَالَ کَمَا عَلَی الْعَوَامِّ فَاَمَّا الشَّرْعُ عَلٰی کُلِّ مِائَتَیْنِ خَمْسَةٌ وَاَمَّا نَحْنُ فَیَجِبُ عَلَیْنَا بَذْلُ جَمِیْعِ الْمَالِ لِقَوْلِہٖ تَعَالٰی وَاَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰکُمْ۔

بعض اہل معرفت سے کسی نے زکوۃ کا حساب پوچھا جواب دیا کہ شرعاً دوسو درہم (۲۰۰) میں سے پانچ درہم ہیں لیکن ہمپر تمام مال کا خرچ کرنا واجب ہے۔ اللہ تعالی فرماتا ہے۔ ہمارے دیئے رزق میں سے خرچ کرتے رہا کرو۔

وَسُئِلَ الشِّبْلِیُّ رَحِمَہُ اللّٰہُ فَقِیْلَ مَا الْفَرَائِضُ قَالَ مَحَبَّةُ اللّٰہِ قِیْلَ وَمَا السُّنَنُ قَالَ تَرْكُ الدُّنْیَا قِیْلَ وَمَا مِقْدَارُ الزَّکٰوةِ قَالَ بَذْلُ الْجَمِیْعِ فَقِیْلَ اَلَیْسَ خَمْسَةُ دَرَاہِمَ مِنْ مِائَتَیْ دِرْہَمٍ قَالَ ذٰلِكَ عَلَی الْبُخَلَاءِ قَالَ السَّائِلُ مَنْ اِمَامُكَ فِیْ ہٰذَا الْمَذْہَبِ قَالَ اَبُوْبَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ حَیْثُ تَصَدَّقَ بِاَرْبَعِیْنَ اَلْفَ دِیْنَارٍ وَجَلَسَ

امام شبلی رحمۃ اللہ علیہ سے فرائض کی بابت پوچھا گیا فرمایا خدا کی محبت پھر سنتوں کا حال پوچھا گیا کہا ترک دنیا پھر زکوۃ کی مقدار کی بابت پوچھا گیا کہا تمام مال کا خرچ کرنا۔ انہوں نے کہا کیا ہر دوسو میں سے پانچ درہم نہیں ہیں کہا یہ بخیلوں کے لئے ہے پھر سائل نے کہا تمہارا اس مذہب میں کون امام ہے کہا ابوبکر صدیق رض کہ آپنے چالیس ہزار دینار اللہ کی راہ میں خرچ کر دیا اور خود

فِی کِسَاءٍ حَتّٰی جَاءَ جِبْرَائِیْلُ بِکِسَاءٍ مِثْلِہٖ فَقَالَ لَہُ السَّائِلُ ھَلْ لَکَ حُجَّۃٌ فِی الْقُرْاٰنِ قَالَ نَعَمْ ھِیَ قَوْلُہٗ تَعَالٰی اِنَّ اللّٰہَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَہُمْ وَاَمْوَالَھُمْ الْاٰیۃ وَمَنْ بَلَغَ مَالَہٗ نَعْلَبَہٖ تَسْلِیْمُہٗ وَالْاَمْوَالُ اِسْمٌ عَامٌّ قِیْلَ کَانَ قَارُوْنُ یَخْرُجُ فِیْ زِیْنَۃٍ عَلٰی بَغْلَۃٍ بَیْضَاءَ عَلَیْہَا سَرْجُ ذَھَبٍ وَمَعَہٗ اَرْبَعَۃُ اٰلَافٍ عَلٰی زِیِّہٖ وَقِیْلَ عَلَیْہِمْ وَعَلٰی خُیُوْلِہِمُ الدِّیْبَاجُ الْاَحْمَرُ وَعَنْ یَمِیْنِہٖ ثَلٰثُ مِائَۃِ غُلَامٍ وَعَنْ یَسَارِہٖ ثَلٰثُ مِائَۃِ جَارِیَۃٍ بِیْضٌ عَلَیْہِمُ الْحُلِیُّ وَالدِّیْبَاجُ فَتَکَبَّرَ عَلٰی مُوْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ بِتَکْذِیْبِہٖ وَمُخَالِفَۃِ اَمْرِہٖ فَخَسَفَ اللّٰہُ بِہٖ وَبِدَارِہِ الْاَرْضَ

(موعظۃ)

قَالَ عَلَیْہِ السَّلَامُ رَاَیْتُ لَیْلَۃَ الْمِعْرَاجِ فِیْ وَرَاءِ جَبَلِ قَافٍ مَدِیْنَۃً مَمْلُوَّۃً مِنْ بَنِیْ اٰدَمَ فَلَمَّا رَاَوْنِیْ قَالُوْا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ دَاَنَا وَجْہَکَ یَا مُحَمَّدُ فَاٰمَنُوْا بِیْ وَعَلَّمْتُہُمْ اَحْکَامَ الشَّرِیْعَۃِ وَبَعْدَ ذٰلِکَ سَاَلْتُ مِنْہُمْ مَنْ اَنْتُمْ قَالُوْا یَا مُحَمَّدُ نَحْنُ قَوْمٌ مِنْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ وَظَھَرَ الْفَسَادُ فَقَتَلُوْا فِیْ سَاعَۃٍ وَاحِدَۃٍ ثَلٰثَۃً وَاَرْبَعِیْنَ نَبِیًّا وَبَعْدَ قَتْلِ الْاَنْبِیَاءِ ظَھَرَ مِائَتَا رَجُلٍ عَابِدٍ زَاھِدٍ وَاَمَرُوْا النَّاسَ بِالْمَعْرُوْفِ وَنَھَوْھُمْ عَنِ الْمُنْکَرِ وَفِیْ ذٰلِکَ الْیَوْمِ قَتَلَہُمْ بَنُوْا اِسْرَائِیْلَ کُلَّہُمْ فَظَھَرَ بَیْنَہُمْ فَسَادٌ قَوِیٌّ وَنَحْنُ خَرَجْنَا مِنْ

کملی میں بیٹھ گئے یہانتک کہ جبرائیل علیہ السلام اسطرح کملی اوڑھکر آ گئے۔ پھر سائل نے کہا کیا تیرے لئے قرآن مجید میں کوئی حجت ہے کہا ہاں خدا تعالیٰ کا قول کہ اللہ نے مومنوں کے جان و مال کو جنت کے بدلے خرید لیا ہے مال بیچنے والے پر اسکی سپردگی لازم ہے اور لفظ مال عام ہے قول ہے کہ قارون سفید رنگ خچر پر سنہری چارجامہ ڈالے ہوئے زینت میں نکلا کرتا تھا اور اسکے ساتھ چار ہزار آدمی سوار ہوا کرتے تھے انکی وردیاں اور گھوڑوں کے چارجامے سرخ ہوتے تھے جلوس میں تین سو غلام دائیں طرف ہوتے تھے۔ اور بائیں طرف تین سو سرخ سفید رنگ کی لونڈیاں زر و جواہر اور ریشمی لباس سے آراستہ و پیراستہ ہوتی تھیں اس نے موسیٰ پر تکبر کیا۔ اور انکو جھٹلایا۔ اور انکے امر کی مخالفت کی پس وہ بمعہ گھر زمین میں دھسایا گیا

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا قول ہے کہ میں نے کوہ قاف کے پرے شب معراج میں آدم سے بھرا ایک شہر دیکھا جب ان لوگوں نے مجھے دیکھا تو کہا سب تعریف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جس نے آج آپکا چہرہ دکھایا پھر وہ مجھپر ایمان لائے اور میں نے انکو احکام شرعی سکھائے بعد ازاں میں نے ان سے پوچھا تم کون ہو انہوں نے کہا یا رسول اللہ ہم بنی اسرائیل کی قوم سے ہیں جب حضرت موسیٰ نے وفات پائی تو بنی اسرائیل میں اختلاف پڑ گیا اور فساد برپا ہو گیا پس ایک ساعت میں تینتالیس نبیوں کو قتل کیا اس کے بعد دو سو عابد زاہد لوگوں کو جو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے تھے اسی ایک دن میں قتل کر دیا اور انمیں نہایت درجہ خرابیاں پیدا ہو گئیں۔ تو ہم ان سے نکل کر دریا کے کنارے پر آ رہے اور

بینھم وجئنا الی ساحل البحر ودعونا اللہ تعالیٰ
ان یخلصنا من قتالھم فبینما نحن ندعو
ونتضرع اذا انشقت الارض ووقعنا وکنا تحت
الارض ثمانیة عشر شھرًا وبعد ذلک خرجنا
الی ذلک المکان وکان موسیٰ قد وصانا اذا رأی
احدکم وجہ محمد نبی اخر الزمان فلیقرأ علیہ
فقال الحمد للہ الذی ارانا وجھک فعلمنا فعلمھم النبی
القران والصلوٰۃ والصوم واداء الصلوٰۃ الجمعة وسائر
الاحکام

اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ ہمیں ان سے نجات دے کہ یکایک
زمین پھٹ گئی اور ہم سما گئے اور اٹھارہ مہینے تک زمین کے نیچے
رہے بعد ہم اس مکان میں نکلے موسیٰ علیہ السلام نے ہمیں وصیت کی تھی
جب تم میں سے کوئی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نبی آخر الزمان
کا چہرہ مبارک دیکھے تو میری طرف سے سلام کہنا سو اللہ تعالیٰ کا
شکر ہے جس نے ہمکو آپکا چہرہ مبارک دکھایا آپ ہم کو تعلیم
دیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انکو قرآن مجید اور نماز روزہ
ادائے نماز جمعہ اور دیگر تمام احکام اسلامیہ سکھائے من حاشیہ تفسیر
(یسین شریف)

کون سے مہینے اور دن قابل عزت ہیں

ان عدة الشھور عند اللہ اثنا عشر شھرًا فی
کتٰب اللہ یوم خلق السمٰوٰت والارض منھا
اربعة حرم ذلک الدین القیم فلا تظلموا
فیھن انفسکم وقاتلوا المشرکین کافة
کما یقاتلونکم کافة واعلموا ان اللہ مع المتقین
قال النبی علیہ السلام من اراد الراحة
وقت الموت من العطش والخروج مع الایمان
والنجاة من الشیطٰن فلیحترم ھذہ الشھور
کلھا بکثرة الصیام والندم علی ما
سلف من الاثام واذکروا الخالق الاکرام
تدخلوا لجنة ربکم بسلام (زھرة الریاض)
عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ قال
لقیت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فقلت
لہ من این جئت یا معاذ قال جئت
من عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقلت
ما سمعت منہ قال سمعت من قال

اللہ تعالیٰ کے نزدیک مہینوں کی پوری گنتی جو لوح محفوظ میں
ہے بارہ مہینے ہیں جب سے پروردگار نے زمین آسمان کو پیدا کیا انہیں سے
چار ادب کے مہینے ہیں یہ طریقہ محکم ہے ان مہینوں میں اپنی جانوں پر ظلم
مت کرو اور مشرکوں سے لڑو جیسا کہ وہ تم سے اکٹھے ہو کر لڑتے
ہیں اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ پرہیزگاروں کے ساتھ ہے۔
حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا اگر تم موت کے وقت
پیاس سے راحت اور ایمان کے ساتھ اور خروج شیطان سے نجات کا ارادہ رکھتے
ہو تو ادب کے تمام مہینوں کی عزت کرو ان میں بہت
روزے رکھو اور سابقہ گناہوں پر نادم رہو۔ اور ذکر
الٰہی کرو اپنے پروردگار کی جنت میں سلامتی سے
داخل ہو جاؤ گے۔ (زہرۃ الریاض)
حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہا
کہ میں معاذ بن جبل رضی اللہ سے ملا۔ اور کہا
اے معاذ رضی تو کہاں سے آیا ہے انہوں نے
کہا میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت سے آیا ہوں
میں نے کہا حضور سے کیا سنا فرمایا میں نے سنا کہ جو

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ خَالِصًا مُخْلِصًا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ صَامَ يَوْمًا مِنْ رَجَبٍ يَبْتَغِيْ بِهٖ وَجْهَ اللّٰهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ ثُمَّ دَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ مُعَاذًا اَخْبَرَنِيْ بِكَذَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ مُعَاذٌ (زہرۃ الریاض)

رُوِيَ عَنْ طَاؤُسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَتَّخِذُوْا شَهْرًا عِيْدًا وَلَا يَوْمًا عِيْدًا وَاَصْلُ هٰذَا اَنَّ الْمُسْلِمِيْنَ لَا يَجُوْزُ لَهُمْ اَنْ يَتَّخِذُوْا وَقْتًا مِنَ الْاَوْقَاتِ عِيْدًا اِلَّا مَا جَاءَتِ الشَّرِيْعَةُ بِاتِّخَاذِهٖ عِيْدًا وَهُوَ فِي الْاُسْبُوْعِ يَوْمُ الْجُمُعَةِ وَفِي الْعَامِ يَوْمُ الْفِطْرِ وَيَوْمُ الْاَضْحٰى وَاَيَّامُ التَّشْرِيْقِ وَاَمَّا مَا عَدَا ذٰلِكَ فَاتِّخَاذُهٗ عِيْدًا اَوْ مَوْسِمًا بِدْعَةٌ لَا اَصْلَ لَهٗ فِي الشَّرِيْعَةِ الْمُحَمَّدِيَّةِ بَلْ هُوَ مِنْ اَعْيَادِ الْمُشْرِكِيْنَ وَقَدْ كَانَتْ لَهُمْ اَعْيَادٌ زَمَانِيَّةٌ وَمَكَانِيَّةٌ فَلَمَّا جَاءَ الْاِسْلَامُ اَبْطَلَهَا اللّٰهُ تَعَالٰى وَعَوَّضَ عَنْ اَعْيَادِهِمُ الزَّمَانِيَّةِ عِيْدَ الْفِطْرِ وَعِيْدَ الضُّحٰى وَاَيَّامَ التَّشْرِيْقِ وَعَنْ اَعْيَادِهِمُ الْمَكَانِيَّةِ الْكَعْبَةُ وَعَرَفَاتٌ وَمِنًى وَمُزْدَلِفَةُ يَسَّرَنَا اللّٰهُ زِيَارَتَهَا وَلَيْسَ مِنْ غَيْرِ هٰذِهِ الْمَوَاسِمِ مَوْسِمٌ وَلَا غَيْرِ هٰذِهِ الْاَمَاكِنِ مَكَانًا اِلَّا وَفِيْهِ لِلّٰهِ تَعَالٰى وَظِيْفَةٌ مِنْ وَظَائِفِ طَاعَةٍ يَتَقَرَّبُ بِهَا اِلَيْهِ وَ

شخص لا الٰہ الا اللہ سچے دل سے کہے گا۔ وہ جنت میں داخل ہو جائیگا۔ اور جو رجب کا ایک روزہ لوجہ اللہ رکھے وہ جنت میں داخل ہو گا پھر میں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں داخل ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معاذ نے مجھے یہ خبر دی ہے آپ نے فرمایا اس نے سچ کہا

طاؤس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تم کسی دن یا کسی مہینہ کو عید نہ بناؤ اصل بات یہ ہے کہ مسلمانوں کے لئے کسی وقت یا کسی دن عید بنا لینا جائز نہیں مگر شرعی عیدیں اس سے مستثنے ہیں۔ مثلاً ہفتہ میں جمعہ اور سال میں دو عیدیں۔ اور ایام تشریق۔ ان کے سوا کسی دن کو عید بنانا بدعت ہے۔ اس کی شرع محمدیہ میں کوئی اصل نہیں۔ بلکہ وہ مشرکوں کی عیدیں ہیں۔

کیونکہ مشرکوں نے زمانی اور مکانی بہت سی عیدیں بنا رکھی تھیں۔

اسلام نے ان کو باطل کر کے زمانے کے متعلق عید الفطر اور عید الضحیٰ اور ایام التشریق اور مقامات کے متعلق کعبہ اور عرفات اور منیٰ اور مزدلفہ کی عیدیں مقرر کیں خدا ہمیں نصیب کرے ان مقررہ وقتوں اور مقامات کے سوا کسی اور وقت یا مقام میں اس کے سوا اور کچھ ثابت نہیں ہوتا۔ کہ آدمی بطور طاعت الٰہی کوئی ایسا وظیفہ پڑھا کرے کہ اس سے قرب الٰہی حاصل ہو

لطیفۃ من لطائف نجاتہ یصیب بھا من یشاء من عبادہ بفضلہ و رحمتہ فالعبد من اغتنم ھذہ المواسم واماکن و یتقرب فیھا الی مولاہ بما شرع فیھا من وظائف الطاعات حتی تصیبہ نفحۃ من تلک النفحات و یامن بھا من عذاب النار

اور وہ اپنے فضل و کرم سے جسپر چاہے اپنے الطاف سے مبذول فرمائے۔ زہے نصیب اس شخص کے جس نے مبارک اوقات اور متبرک مقامات کو غنیمت سمجھا اور ان میں اپنے مولا کا قرب حاصل کیا۔ اور مقررہ طاعات کے سبب رحمت الٰہی حاصل کر لی اور دوزخ کے عذاب و آلام سے نجات ہوئی۔

روی عن ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ انہ قال اذا مضی ثلث اللیل من رجب فی اول الجمعۃ لا یبقی ملک فی السموت و لا فی الارض الا و یجتمعون فی الکعبۃ ینظر اللہ تعالی الیھم و یقول یا ملائکتی اسئلوا ماشئتم فیقولون ربنا حاجتنا ان تغفر لمن صام رجب فیقول اللہ تعالی قد غفرت لھم

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب رجب کے پہلے جمعہ کا تیسرا حصہ رات گزر جاتی ہے۔ زمین و آسمان کے تمام فرشتے کعبہ شریف میں جمع ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ انکی طرف دیکھتا ہے اور کہتا ہے اے فرشتو! جو چاہتے ہو مانگو۔ وہ کہتے ہیں۔ اے پروردگار ہم چاہتے ہیں کہ تو رجب کے روزہ دار کو بخشدے اللہ فرماتا ہے میں نے بخشدیا۔

عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت قال النبی علیہ السلام کل الناس جیاع یوم القیامۃ الا الانبیاء و اھلھم و صائم رجب و شعبان و رمضان فانھم شباع لا جوع لھم و لا عطش (زبدۃ الواعظین)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تمام لوگ قیامت کے دن بھوکے ہونگے سوا انبیاء علیہم السلام اور انکے اہل اور رجب اور شعبان اور رمضان کے روزہ داروں کے کیونکہ انہیں بھوک و پیاس نہ ہوگی (زبدۃ الواعظین)

کیفیت منافقین وغیرہ

و منھم من عاھد اللہ لئن اتانا من فضلہ لنصدقن و لنکونن من الصالحین فلما اتاھم من فضلہ بخلوا بہ و تولوا و ھم معرضون

اور انہیں سے بعض آدمی خدا سے عہد کرتے ہیں کہ اگر وہ ہمکو اپنے فضل سے فراخی دیگا تو ہم صدقہ دینگے اور نیک لوگوں میں شامل ہوجائینگے جب خدا تعالیٰ نے انکو فراخی دی تو انہوں نے بخل کیا۔ اور پھر گئے۔

روی عن النبی علیہ السلام انہ قال

روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے حضرت عائشہ

لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا يَا عَائِشَةُ لَا تَنَامِي
حَتّٰى تَعْمَلِي أَرْبَعَةَ أَشْيَاءَ حَتّٰى تَخْتِمِي الْقُرْآنَ
وَتَجْعَلَ الْأَنْبِيَاءَ لَكِ شُفَعَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
وَحَتّٰى تَجْعَلَ الْمُسْلِمِينَ رَاضِينَ عَنْكِ وَحَتّٰى تَعْمَلِي
حَجَّةً وَعُمْرَةً فَدَخَلَ فِي الصَّلٰوةِ وَبَقِيَتْ عَلَى الْفِرَاشِ حَتّٰى
أَتَمَّ الصَّلٰوةَ فَلَمَّا أَتَمَّهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فِدَاكَ
أَبِي وَأُمِّي أَمَرْتَنِي بِأَرْبَعَةِ أَشْيَاءَ لَا أَقْدِرُ فِي هٰذِهِ
السَّاعَةِ أَنْ أَفْعَلَهَا فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ وَقَالَ
إِذَا قَرَأْتِ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ ثَلَاثًا فَكَأَنَّكِ
خَتَمْتِ الْقُرْآنَ وَإِذَا صَلَّيْتِ عَلَيَّ وَعَلَى الْأَنْبِيَاءِ
مِنْ قَبْلِي فَقَدْ صَارُوا لَكِ شُفَعَاءَ يَوْمَ
الْقِيَامَةِ وَإِذَا اسْتَغْفَرْتِ لِلْمُؤْمِنِينَ
كُلُّهُمْ يَرْضَوْنَ عَنْكِ وَإِذَا قُلْتِ سُبْحَانَ
اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ
أَكْبَرُ فَقَدْ حَجَجْتِ وَاعْتَمَرْتِ

(تفسیر حسینی)

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ السَّخَاءُ شَجَرَةٌ أَصْلُهَا فِي الْجَنَّةِ
وَأَغْصَانُهَا مُتَدَلِّيَاتٌ فِي الدُّنْيَا فَمَنْ تَعَلَّقَ
بِغُصْنٍ مِنْهَا أَدَّتْهُ إِلَى الْجَنَّةِ وَالْبُخْلُ
شَجَرَةٌ أَصْلُهَا فِي النَّارِ وَأَغْصَانُهَا
مُتَدَلِّيَاتٌ فِي الدُّنْيَا فَمَنْ تَعَلَّقَ
بِغُصْنٍ مِنْهَا أَدَّتْهُ إِلَى النَّارِ
وَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
تَصَدَّقُوا عَنْ أَنْفُسِكُمْ وَعَنْ مَوْتَاكُمْ وَ

رضی اللہ عنہا کو فرمایا اے عائشہ سونے سے پہلے چار
کام ضرور کر لیا کرو۔ (۱) ختم قرآن (۲)
قیامت کے دن انبیا علیہم السلام کو اپنا شفیع (۳)
مسلمانوں کو اپنے سے رضامند (۴) حج اور
عمرہ یہ فرما کر آپ نماز میں مشغول ہو گئے
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ اپنے بستر پر گئیں نماز
کے بعد فرمانے لگیں یا رسول اللہ صلعم میرا ماں باپ قربان ہو
آپ نے چار چیزوں کا حکم کیا ہے میں اسوقت انکو نہیں
کر سکتی آپ نے تبسم فرمایا اور کہا کہ جب تم نے تین بار قل
ہو اللہ احد پڑھی تو گویا ایک قرآن تمام کر لیا۔ اور
جب مجھ پر اور انبیا پر درود بھیجا تو گویا سب کو قیامت میں اپنا
شفیع بنا لیا اور جب مومنوں کے لئے استغفار چاہی
وہ تجھ سے راضی ہو گئے۔ اور جب سبحان اللہ
والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہا۔ تو حج
اور عمرہ کا ثواب مل گیا۔

(تفسیر حسینی)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا حضور علیہ الصلوۃ والسلام
سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا سخاوت کے
درخت کی جڑ جنت میں ہے اور انکی شاخیں دنیا کی طرف
جھکی ہوئی ہیں پس جو کوئی اسکی شاخ سے چمٹیگا۔
وہ جنت میں پہنچ جائے گا اور بخل ایک درخت ہے جسکا
اصل جہنم میں ہے اور اسکی شاخیں دنیا کیطرف جھکی ہوئی
ہیں۔ جو اس کی شاخ کو چمٹیگا۔ وہ جہنم میں جائیگا
اور حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا اپنے اموات
کے لئے صدقہ دیا کرو۔ +

وَلَوْ بِشَرْبَةِ مَاءٍ فَإِنْ لَّمْ تَقْدِرُوْا عَلٰى ذٰلِكَ
فَبِاٰيَةٍ مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ فَإِنْ لَّمْ تَعْلَمُوْا شَيْئًا
مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ بِالْمَغْفِرَةِ وَالرَّحْمَةِ فَقَدْ
وَعَدَكُمْ بِالْاِجَابَةِ (حياتُ القلوب)
عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ تَصَدَّقَ
بِعَدْلِ تَمْرَةٍ مِّنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ وَّلَا يَقْبَلُ
اللّٰهُ اِلَّا الطَّيِّبَ فَاِنَّ اللّٰهَ يَقْبَلُهَا بِيَمِيْنِهٖ
ثُمَّ يُرَبِّيْهَا لِصَاحِبِهَا كَمَا يُرَبِّيْ اَحَدُكُمْ
فَلُوَّهٗ حَتّٰى تَكُوْنَ مِثْلَ الْجَبَلِ وَالْمُرَادُ بِذٰلِكَ
تَعْظِيْمُ ذَاتِهَا وَمُبَارِكٌ فِيْهَا وَيَزِيْدُهَا مِنْ
فَضْلِهٖ حَتّٰى تَثْقُلَ فِي الْمِيْزَانِ وَمِصْدَاقُ
هٰذَا الْحَدِيْثِ فِيْ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ يَمْحَقُ اللّٰهُ
الرِّبٰوا اَيْ يُذْهِبُ اللّٰهُ بَرَكَتَهٗ وَ
يُهْلِكُ الْمَالَ الَّذِيْ يَدْخُلُ فِيْهِ الرِّبٰوا
وَلَا يَقْبَلُ مِنْهُ فِعْلَ الْخَيْرِ وَيُرْبِي الصَّدَقَاتِ
اَيْ يَزِيْدُهَا وَيُبَارِكُ فِيْهَا فِي الدُّنْيَا
وَيُضَاعِفُ الثَّوَابَ فِي الْاٰخِرَةِ۔
عَنِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَلصَّدَقَةُ تَسُدُّ
سَبْعِيْنَ بَابًا مِّنَ السُّوْءِ وَالصَّدَقَةُ عَلٰى
اَرْبَعَةِ اَوْجُهٍ اَلْوَاحِدَةُ بِعَشَرَةٍ وَّالْوَاحِدَةُ
بِسَبْعِيْنَ وَالْوَاحِدَةُ بِسَبْعِ مِائَةٍ وَالْوَاحِدَةُ
بِسَبْعَةِ اٰلَافٍ اَمَّا الْوَاحِدَةُ بِعَشَرَةٍ فَهُوَ اَنْ
يَدْفَعَهَا اِلَى الْفُقَرَاۤءِ وَاَمَّا الْوَاحِدَةُ بِسَبْعِيْنَ
فَهُوَ اَنْ يَدْفَعَهَا اِلٰى ذِي الرَّحِمِ وَاَمَّا الْوَاحِدَةُ

خواہ ایک گھونٹ پانی ہی کیوں نہ ہو۔ اگر اس پر بھی قدرت
نہ ہو تو قرآن مجید کی ایک آیت سکھا دیا کرو اگر یہ بھی
معلوم نہ ہو تو مغفرت اور رحمت کی دعا مانگا کرو
کیونکہ خدا تعالیٰ نے قبولیت کا وعدہ کیا ہے (حیاۃ القلوب)
ابوہریرہ رضی اللہ سے مروی ہے آپ نے فرمایا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص حلال کمائی
سے آدھی کھجور خیرات کرے اللہ تعالیٰ اسکو اپنے ہاتھ میں
لے لیتا ہے پھر اسطرح بڑھاتا ہے جیسے بچھیرے کو
تم پالتے ہو۔ یہاں تک کہ وہ آدھی کھجور پہاڑ کے برابر
ہو جاتی ہے۔ اس سے صدقہ کی تعظیم اور برکت مراد
ہے۔ اس کے فضل سے صدقہ ترازوئے
اعمال میں ثقیل ہونے تک بڑھتا رہتا ہے اور
اس حدیث کی تصدیق سورہ بقرہ کی اس آیت سے
ہوتی ہے (اللہ تعالیٰ سود کی برکت کو کھوتا ہے یعنی
پروردگار اس مال کو جس میں سود ہو ہلاک کرتا ہے
اور اس سے فعل خیر قبول نہیں کرتا اور صدقات کو زیادہ
کرکے دنیا میں برکت دیتا ہے اور آخرت میں ثواب
دوچند کرتا ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مروی ہے کہ
کہ صدقہ برائی کے ستر دروازے بند کرتا ہے اور صدقے
کی چار قسمیں ہیں ایک کے بدلے دس گنا ملتا ہے دوسرے
کے بدلے ستر تیسرے کے بدلے سات سو چوتھے
کے بدلے چا ہزار۔ پہلا صدقہ یہ ہے کہ فقیروں کو کچھ
دیدیا جائے۔ دوسرا یہ کہ اپنے رشتہ دار محتاج
کو دیا جائے۔ تیسرا یہ کہ اپنے محتاج

بِسَبْعِ مِائَةٍ فَهُوَ اٰتٍ بَدَفَعَهَا اِلَى الْاَخْوَاتِ الْوَاحِدَةِ
بِسَبْعَةِ اٰلَافٍ فَهُوَ اٰتٍ بَدَفَعَهَا اِلٰى طَالِبٍ لِّلْعِلْمِ
وَيُؤَيِّدُ هٰذَا قَوْلُهٗ تَعَالٰى فِیْ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ
مَثَلُ الَّذِیْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِیْ كُلِّ
سُنْبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ط وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ
يَّشَآءُ ط وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ قَالَ عَلَيْهِ
السَّلَامُ مَنْ كَانَ لَهٗ مَالٌ فَلْيَتَصَدَّقْ بِمَالِهٖ
وَمَنْ كَانَ لَهٗ عِلْمٌ فَلْيَتَصَدَّقْ بِعِلْمِهٖ وَمَنْ كَانَ
لَهٗ قُوَّةٌ فَلْيَتَصَدَّقْ بِقُوَّتِهٖ (جامع الازہار)

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ
الْاَرْضَ تَحَرَّكَتْ وَمَادَتْ فَخَلَقَ الْجِبَالَ
لِوَضْعِهَا عَلَيْهَا فَاسْتَقَرَّتْ فَتَعَجَّبَتِ الْمَلٰئِكَةُ
مِنْ شِدَّةِ الْجِبَالِ فَقَالُوْا يَا رَبِّ هَلْ مِنْ
خَلْقِكَ شَیْءٌ اَشَدُّ مِنَ الْجِبَالِ قَالَ نَعَمْ
الْحَدِيْدُ فَقَالُوْا يَا رَبِّ هَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَیْءٌ
اَشَدُّ مِنَ الْحَدِيْدِ قَالَ نَعَمْ النَّارُ فَقَالُوْا
يَا رَبِّ هَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَیْءٌ اَشَدُّ مِنَ النَّارِ
قَالَ نَعَمْ الْمَآءُ فَقَالُوْا يَا رَبِّ هَلْ
مِنْ خَلْقِكَ شَیْءٌ اَشَدُّ مِنَ الْمَآءِ قَالَ
نَعَمْ الرِّيْحُ فَقَالُوْا يَا رَبِّ هَلْ
مِنْ خَلْقِكَ شَیْءٌ اَشَدُّ مِنَ الرِّيْحِ قَالَ
نَعَمْ اِبْنُ اٰدَمَ يَتَصَدَّقُ صَدَقَةً۔

بھائی کو دے۔
(چوتھا) یہ کہ طالب علم کو دے۔
اسکی تائید سورہ بقرہ کی آیت ذیل سے ہوتی ہے۔
(اللہ کے راستے میں مال خرچ کرنے والوں کی مثال کہ دانہ کی طرح ہے جس سے سات بالیں پیدا ہوں اور ہر بال میں سو دانہ ہو۔ اور اللہ تعالیٰ جسکے لئے چاہتا ہے بڑھاتا ہے اللہ تعالیٰ صاحب وسعت اور جاننے والا ہے)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جسکے پاس مال ہو وہ اپنے مال کا اور جس کے پاس علم ہو وہ اپنے علم کا اور جسکے پاس قوت ہو وہ اپنی قوت صدقہ دے

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے جب زمین کو پیدا کیا۔ تو ہلنے اور سرکنے لگی اللہ نے پہاڑ پیدا کئے اور انکو میخ کی طرح زمین پر ٹھوک دیا۔ فرشتوں کو پہاڑوں کی عظمت اور بلندگی سے حیرت ہوئی۔ سوال کیا۔ کیا تیری مخلوق میں کوئی پہاڑوں سے سخت مخلوق بھی ہے فرمایا۔ ہاں۔ لوہا پھر عرض کیا لوہے سے بھی کوئی زیادہ سخت ہے فرمایا۔ ہاں۔ آگ پھر عرض کیا۔ کیا آگ سے بھی کوئی سخت شے ہے۔ فرمایا ہاں۔ پانی۔ پھر کہا۔ کوئی پانی سے بھی سخت شے ہے۔ فرمایا۔ ہاں۔ ہوا پھر عرض کیا۔ کیا ہوا سے بھی زیادہ سخت کوئی شے ہے جواب دیا ہاں۔ ابن آدم جو اپنے داہیں ہاتھ سے صدقہ دے۔

بِيَمِينِهِ يُخْفِيهَا مِنْ شِمَالِهِ فَهُوَ أَشَدُّ مِنْهُ وَإِنَّمَا كَانَتِ الصَّدَقَةُ الْمَوْءُ فَهِيَ أَشَدُّ مِنَ الرِّيحِ مِمَّا قَبْلَهَا لِأَنَّ صَدَقَةَ السِّرِّ تُطْفِئُ غَضَبَ الرَّبِّ الَّذِي لَا يُقَابِلُهُ شَيْءٌ كَمَا قَالَ اللهُ تَعَالٰى وَإِنْ تُخْفُوهَا وَتُؤْتُوهَا الْفُقَرَاءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكُمْ وَبِهٰذَا السَّبَبِ بَالَغَ السَّلَفُ فِي إِخْفَاءِ صَدَقَتِهِمْ عَنْ أَعْيُنِ النَّاسِ حَتّٰى طَلَبَ بَعْضُهُمْ فَقِيرًا أَعْمٰى لِئَلَّا يَعْلَمَ مَنِ الْمُتَصَدِّقُ وَبَعْضُهُمْ رَبَطَهَا فِي ثَوْبِ الْفَقِيرِ نَائِمًا وَبَعْضُهُمْ أَلْقَاهَا فِي طَرِيقِ الْفَقِيرِ لِيَأْخُذَهَا۔ (موعظہ)

اور بائیں کو خبر نہ ہو۔ وہ اس سے سخت ہے صدقہ وغیرہ تمام مذکورہ اشیاء سے اس لئے سخت کہا گیا کہ صدقہ پوشیدہ غضب الٰہی کی اُس آگ کو بجھا دیتا ہے جسکا مقابلہ کوئی چیز نہیں کر سکتی چنانچہ اللہ تبارک و تعالےٰ فرماتا ہے۔ اگر چھپا کر فقیروں کو صدقہ دیا کرو تو تمہارے حق میں بہتر ہے۔ اس لئے متقدمین اخفاء صدقہ میں کوشش کیا کرتے تھے۔ یہانتک کہ بعض اندھے فقیر کی تلاش کیا کرتے تھے تاکہ اُسے صدقہ دینے والا معلوم نہ ہو۔ اور بعض نے سوئے فقیر کے پلے میں باندھ دیا ہے اور بعض نے فقیر کے راستہ میں ڈالدیا ہے۔ (موعظہ)

رُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سُئِلَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ إِذَا خَرَجْتَ مِنَ الدُّنْيَا أَظَهْرُ الْأَرْضِ خَيْرٌ لَنَا أَمْ بَطْنُ الْأَرْضِ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِذَا كَانَ أُمَرَاؤُكُمْ خِيَارَكُمْ وَأَغْنِيَاؤُكُمْ أَسْخِيَاءَكُمْ وَأُمُورُكُمْ شُورٰى بَيْنَكُمْ فَظَهْرُ الْأَرْضِ خَيْرٌ لَكُمْ مِنْ بَطْنِهَا وَإِذَا كَانَ أُمَرَاؤُكُمْ شِرَارَكُمْ وَأَغْنِيَاؤُكُمْ بُخَلَاءَكُمْ وَأُمُورُكُمْ إِلٰى نِسَائِكُمْ فَبَطْنُهَا خَيْرٌ لَكُمْ مِنْ ظَهْرِهَا۔ موعظہ

مروی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سوال کیا گیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب آپ دنیا سے تشریف لیجائینگے تو ہمارے لئے زمین کی پیٹھ بہتر ہے یا بطن آپ نے فرمایا جب تمہارے امیر اچھے ہوں اور غنی سخی ہوں اور تمہارے کام مشورے سے ہوتے ہوں تو زمین کی پیٹھ تمہارے لئے اسکے بطن سے بہتر ہے اور جب تمہارے حاکم شریر ہوں اور تمہارے غنی بخیل ہوں اور تمہارے امور تمہاری عورتوں کے سپرد ہوں تو زمین کا بطن تمہارے لئے اسکی پیٹھ سے بہتر ہے۔ (موعظہ)

آیت وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ کی تفسیر

وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللهِ رِزْقُهَا وَيَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَمُسْتَوْدَعَهَا كُلٌّ فِي كِتَابٍ مُّبِينٍ ۝

روئے زمین پر جسقدر چلنے پھرنے والے ہیں سب کا رزق خدا کے ذمہ ہے۔ اور اللہ سب کے ٹھیرنے اور سپرد کئے جانیکا مقام جانتا ہے سب کچھ لوح محفوظ میں مذکور ہے۔

رُوِیَ اَنَّ الْاِمَامَ الزَّاهِدَؒ اَرَادَ اَنْ یَتَیَقَّنَ
یَقِیْنًا فِی الرِّزْقِ فَخَرَجَ اِلٰی بَرِّیَّۃٍ وَقَصَدَ
جَبَلًا ثُمَّ دَخَلَ غَارًا وَقَعَدَ فِیْ زَاوِیَۃِ الْغَارِ
قَالَ وَکُنْتُ اَنْظُرُ کَیْفَ یَرْزُقُنِیْ هٰهُنَا رَبِّیْ
فَضَلَّتْ قَافِلَۃٌ مِّنْ طَرِیْقِهَا فَجَاءَ الْمَطَرُ
عَلَیْهِمْ فَطَلَبُوْا مَکَانًا فَابْتَدَرُوْا فَدَخَلُوا الْغَارَ
الَّتِیْ کَانَ فِیْهِ فَرَاَوْهُ فَقَالُوْا یَا عَبْدَ اللّٰهِ فَلَمْ
یُجِبْهُمْ فَقَالُوْا رُبَّمَا وَجَدَ الْبَرْدَ فَلَا یَقْدِرُ عَلَی
الْکَلَامِ فَاَدْنَوا النَّارَ بِقُرْبِهٖ حَتّٰی دَفِئُوْهُ
وَکَلَّمُوْهُ فَلَمْ یُجِبْهُمْ فَقَالُوْا رُبَّمَا جَاءَ الْفَقِیْرُ
فَقَدَّمُوْا اِلَیْهِ سُفْرَۃً فَاَشَارُوْا اِلَیْهِ فَلَمْ
یَتَنَاوَلْ مِنْهَا شَیْئًا قَالُوْا هٰذَا مِنْ مُّدَّۃٍ
مَدِیْدَۃٍ لَمْ یَجِدْ شَیْئًا فَاطْبَخُوْا لَهٗ لَبَنًا حَارًّا حَتّٰی
یَاْکُلَهٗ فَفَعَلُوْا فَاَخَذُوْا جَامًا مِّنَ السُّکَّرِ فَقَدَّمُوْا اِلَیْهِ
فَلَمْ یَلْتَفِتْ اِلَیْهِ فَقَالُوْا اِذًا اشْتَبَکَتْ اَسْنَانُهٗ
فَقَامَ مِنْ جُمْلَتِهِمْ رَجُلَانِ وَاَخَذَ سِکِّیْنًا لِیَفْتَحَا
فَمَهٗ وَطَرَحَا اللُّقْمَۃَ فِیْ فِیْهِ فَضَحِکَ فَقَالَا لَهٗ
اَنْتَ مَجْنُوْنٌ فَقَالَ لَا وَلٰکِنْ اَرَدْتُّ اَنْ اُجَرِّبَ
رَبِّیْ فِیْ رِزْقِیْ فَعَلِمْتُ اَنَّهٗ یَرْزُقُنِیْ وَیَرْزُقُ
عَبْدَهٗ حَیْثُ کَانَ وَاَیْنَ کَانَ وَکَیْفَ
کَانَ (رونق المجالس)

حِکَایَۃٌ اِنَّ اِبْرَاهِیْمَ بْنَ اَدْهَمَ رح کَانَ
سَبَبُ تَوْبَتِهٖ اَنَّهٗ کَانَ یَوْمًا مَائِلًا بِلَا هَمٍّ قَدْ
خَرَجَ اِلَی الصَّیْدِ فَنَزَلَ مَنْزِلًا وَبَسَطَ السُّفْرَۃَ
لِیَاْکُلَ الطَّعَامَ فَبَیْنَمَا هُوَ کَذٰلِکَ اِذْ جَاءَ

روایت ہے کہ امام زاہدی نے ایک دفعہ رزق کی نسبت یقینی تجربہ
حاصل کرنا چاہا اور جنگل کیطرف نکل گئے اور ایک پہاڑ
کا قصد کیا۔ اور پھر ایک غار میں داخل ہوا۔ اور اُس کے
ایک کونے میں بیٹھ گیا۔ اور کہا دیکھوں یہاں خدا کیونکر رزق
پہنچاتا ہے۔ اتفاقاً ایک قافلہ رستہ بھول گیا۔ اور اُسی مینہ
نے آلیا۔ وہ لوگ اس کا کونہ ڈھونڈھنے لگے آخر اس غار میں
جگہ ملی۔ اُنہوں نے امام زاہدی کو دیکھ کر کہا کہ خدا کے بندے
تو کون ہے اس نے کوئی جواب نہ دیا۔ انہوں نے جانا کہ شاید یہ سردی
کی وجہ سے اکڑ گیا ہے اس لئے کلام نہیں کر سکتا۔ پھر انہوں
نے آگ جلائی اور انکو خوب سینکا۔ پھر کلام کیا اس نے پھر بھی
جواب نہ دیا۔ انہوں نے گمان کیا شاید یہ بھوکا ہے چنانچہ اسکے
آگے دسترخوان لائے اور کھانے کا اشارہ کیا۔ لیکن اس نے
نہ کھایا۔ اُنہوں نے گمان کیا کہ اسے عرصہ سے کچھ میسر نہیں
ہوا اسلئے کھانے کی عادت چھوٹ گئی ہے اسلئے گرم دودھ
پلانا چاہیے چنانچہ میٹھا فالودہ تیار کیا گیا اور انکے سامنے
لائے انہوں نے توجہ نہ فرمائی قافلہ والوں نے کہا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ
اسکے دانت جم گئے ہیں اور ان میں سے شخص اٹھے اور انہوں نے چھری لی اور منہ
کھولا اور اسکے منہ میں لقمہ ڈالا پس امام ہنسا۔ انہوں نے کہا کیا تو مجنون
ہے انہوں نے کہا نہیں بلکہ میں نے تو اپنے پروردگار کے آزمانے کا ارادہ
کیا تھا کہ وہ مجھے کسطرح رزق دیتا ہے پس میں نے جان لیا کہ وہ مجھے دیتا ہے اور
اپنے بندوں کو رزق دیتا ہے جہاں ہو اور جس حال میں ہو (رونق المجالس)

حکایت

ابراہیم بن ادہم کی توبہ کا سبب یہ تھا کہ ایک
دن شکار کے لئے نکلا اور کھانا کھانے کے لئے
دسترخوان بچھایا کہ ایک

غرابٌ آخذٌ منها قطعةَ خبزٍ بمنقارِه وطارَ
فتعجّبَ من ذلكَ فركبَ فرسَه ذهبَ
خلفَ الغرابِ حتى صعدَ الغرابُ الجبلَ وَ
غابَ عن عينيهِ فصعدَ ابراهيمُ بنُ ادهمَ
الجبلَ يطلبُه فرأى من بعيدٍ ذلكَ الغرابَ
فلمّا دنا ابراهيمُ طارَ الغرابُ فرأى رجلاً
مشدودًا اليدِ والرجلِ مضطجعًا على قفاهُ
فلمّا رأى ابراهيمُ ذلكَ الرجلَ على هذهِ
الحالِ نزلَ عن فرسِه حلّ عقدَه فسألَه
عن حالِه وقصّتِه فقالَ الرجلُ انّي كنتُ
تاجرًا فاخذني قطّاعُ الطريقِ واخذوا ما
كانَ معي من المالِ وما قتلوني ولكن شدّوني
وطرحوني في هذا الموضعِ سبعةَ ايّامٍ فما
كلَّ يومٍ يجيءُ الغرابُ بالخبزِ يجلسُ على
صدري ويكسرُ الخبزَ بمنقارِه ويضعُه
فيَّ فما تركني الله تعالى جائعًا في تلكَ
الايّامِ فركبَ ابراهيمُ واردفَه خلفَه
وجاءَ بهِ الى الموضعِ الذي كانَ نزلَ
فيهِ وتابَ ابراهيمُ بنُ ادهمَ ونزعَ الثيابَ
الفاخرةَ ولبسَ الصوفَ واعتقَ عبيدَه ووقفَ
عقارَه واملاكَه واخذَ بيدِه عصا فتوجّهَ
الى مكّةَ بلا زادٍ وراحلةٍ وتوكّلَ على الله
تعالى ولم يهتمّ بالزادِ ولم يبقَ جائعًا حتّى
دخلَ الكعبةَ وشكرَ الله تعالى (حديث اربعين)
قولُ حاتمٍ الاصمّ التوكّلُ على اربعةِ

تو چونچ میں روٹی لے اڑا۔ آپ متعجب ہوئے اور
گھوڑے پر سوار ہو کر کوے کے پیچھے ہوئے
یہانتک کہ کوا ایک پہاڑ پر چڑھ گیا۔ اور اکی آنکھوں
سے غائب ہو گیا۔ پس آپ بھی اس کی تلاش میں
پہاڑ پر چڑھ گئے اور دور سے اسے دیکھا
جب آپ قریب ہوئے تو کوا اڑ گیا۔ اور انہوں نے ایک
آدمی مشکیں باندھے ہوئے پڑا دیکھا آپ یہ حالت
دیکھ کر گھوڑے سے اترے اور اسکی مشکیں کھولیں
اور اسکا حال پوچھا اس نے کہا میں تاجر تھا
مجھے راہزنوں نے پکڑ لیا۔ اور میرا مال لے لیا
اور مجھے قتل نہ کیا۔ بلکہ مشکیں باندھکر مجھے یہاں
پھینک گئے میں سات روز سے یہاں پڑا ہوں
ہر روز کوا روٹی لاتا ہے اور میرے سینے
پر بیٹھ کر اپنی چونچ سے روٹی توڑتا ہے
اور میرے منہ میں ڈالتا ہے مجھے پروردگار
نے ان دنوں میں کبھی بھوکا نہیں رکھا پھر آپ سوار
ہوئے اور اسے پیچھے بٹھا لیا۔ اور اپنی فرودگاہ
میں آکر سلطنت سے کنارہ کشی کی۔ اور لباس فاخرہ
اتار کر کملی پہن لی۔ اور تمام غلام آزاد کر دیئے
اور تمام املاک وقف کر دیں اور عصا لیکر بلا زاد راہ
حج کے لئے پیادہ پا چل پڑے اور اللہ پر بھروسہ کیا
اور خوراک وغیرہ کا کوئی سامان نہ کیا۔ آپ بھوکے
نہ رہے۔ اور کعبہ شریف میں پہنچ گئے اور اللہ
تعالیٰ کا شکر ادا کیا (حدیث اربعین)
قول حاتم اصم کا قول ہے کہ توکل کی چار قسمیں ہیں

اَوۡ حِیۡنَ تَوَکُّلٌ عَلَی الۡخَلۡقِ وَتَوَکُّلٌ عَلَی الۡمَالِ وَتَوَکُّلٌ عَلَی النَّفۡسِ وَتَوَکُّلٌ عَلَی الرَّبِّ فَالۡمُتَوَکِّلُ عَلَی الۡخَلۡقِ یَقُوۡلُ مَادَامَ فُلَانٌ فَلَا هَمَّ لِیۡ وَالۡمُتَوَکِّلُ عَلَی الۡمَالِ یَقُوۡلُ مَادَامَ مَالِیۡ کَثِیۡرًا فَلَا یَضُرُّنِیۡ شَیۡءٌ وَالۡمُتَوَکِّلُ عَلَی النَّفۡسِ یَقُوۡلُ مَادَامَ جَسَدِیۡ صَحِیۡحًا فَلَا یَنۡقُصُ لِیۡ شَیۡءٌ فَهٰذِهِ الثَّلٰثَةُ تَوَکُّلُ الۡجَاهِلِیۡنَ وَالۡمُتَوَکِّلُ عَلَی الرَّبِّ یَقُوۡلُ لَا اُبَالِیۡ اَصۡبَحۡتُ غَنِیًّا اَمۡ فَقِیۡرًا فَاِنَّ مَعِیَ رَبِّیۡ یُمۡسِکُنِیۡ کَیۡفَ شَآءَ۔ حدیث اربعین

توکل علی الخلق و توکل علی المال - توکل علی النفس توکل علی الرب - مخلوق پر توکل رکھنے والا کہتا ہے جب تک فلانا موجود ہے - مجھے کوئی غم نہیں - اور مال پر توکل والا کہتا ہے جبتک میرے پاس بہت سامال ہے مجھے کوئی شے ضرر نہیں پہنچا سکتی اور نفس پر توکل کرنیوالا کہتا ہے جبتک میرا بدن صحیح ہے میری کوئی شے نہیں گھٹتی اور یہ تینوں جاہلوں کے توکل ہیں اور خدا پر توکل کرنے والا کہتا ہے مجھ پرواہ نہیں میں امیر ہوں یا فقیر ہوں میرا پروردگار میرے ساتھ ہے جسطرح چاہیگا مجھے رکھے گا (حدیث اربعین)

قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَا یَزَالُ الرَّجُلُ یَسۡئَلُ النَّاسَ حَتّٰی یَوۡمَ الۡقِیَامَةِ لَیۡسَ فِیۡ وَجۡهِهٖ مُضۡغَةُ لَحۡمٍ (رواہ بن عمر)

حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا جو شخص ہمیشہ لوگوں کو سوال کرتا ہے وہ قیامت کیدن آئیگا کہ اسکے چہرے پر گوشت نہ ہوگا (ابن عمر نے روایت کیا)

ظالم کی مدد کا بیان

وَلَا تَرۡکَنُوۡا اِلَی الَّذِیۡنَ ظَلَمُوۡا فَتَمَسَّکُمُ النَّارُ وَمَا لَکُمۡ مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ مِنۡ اَوۡلِیَآءَ ثُمَّ لَا تُنۡصَرُوۡنَ

ظالموں کیطرف مت جھکو - ورنہ تمکو دوزخ کی آگ لپٹ پڑیگی اور خدا کے سوا تمہارا کوئی مددگار نہیں پھر تمہاری مدد کیجائیگی

عَنۡ اَبِیۡ طَلۡحَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنۡهُ اَنَّ رَسُوۡلَ اللّٰهِ عَلَیۡهِ السَّلَامُ جَآءَ ذَاتَ یَوۡمٍ وَالسُّرُوۡرُ یُرٰی فِیۡ وَجۡهِهٖ فَقَالُوۡا یَا رَسُوۡلَ اللّٰهِ اِنَّا لَنَرَی السُّرُوۡرَ فِیۡ وَجۡهِکَ فَقَالَ اِنَّهٗ اَتَانِی الۡمَلَکُ فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ اَمَا یُرۡضِیۡکَ اَنَّ رَبَّکَ عَزَّ وَجَلَّ یَقُوۡلُ اَنَّهٗ لَا یُصَلِّیۡ عَلَیۡکَ اَحَدٌ مِّنۡ اُمَّتِکَ اِلَّا صَلَّیۡتُ عَلَیۡهِ عَشۡرًا وَیُسَلِّمُ عَلَیۡکَ اَحَدٌ مِّنۡ اُمَّتِکَ اِلَّا سَلَّمۡتُ عَلَیۡهِ عَشۡرًا قَالَ قُلۡتُ بَلٰی

ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ایکدن تشریف لائے اور چہرہ مبارک پر آثار مسرت نمایاں تھے - اور فرمایا ایک فرشتہ میرے پاس آیا - اور کہا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا آپ اس میں خوش نہیں کہ اللہ تعالی فرماتا ہے جو تمپر ایک بار درود بھیجیگا - میں اسپر دس بار رحمت نازل کرونگا اور جو ایک دفعہ سلام بھیجیگا میں دس بار سلام بھیجونگا - آپنے فرمایا میں اس سے رضامند ہوں

(رواہ احمد و ابن حبان وغیرہما)

رُوِیَ اَنَّ ظَالِمًا مِنَ الظَّلَمَةِ قَصَدَ اَنْ یَّزُوْرَ
عَالِمًا زَاهِدًا فَلَمَّا قَرُبَ لِقَاءُ الظَّالِمِ سَتَرَ الزَّاهِدُ
وَجْهَهٗ فَاسْتَعْذَرَ ابْنُهٗ وَقَالَ اِنَّ وَالِدِیْ مَرِضَ
مَرَضًا شَدِیْدًا فَسَتَرَ وَجْهَهٗ لِذٰلِكَ فَقَالَ الشَّیْخُ
الزَّاهِدُ لَهٗ لَیْسَ بِیْ مَرَضٌ وَّلَا وَجَعٌ وَّلٰكِنْ
اَرَدْتُ اَنْ لَّا اَنْظُرَ وَجْهَكَ فَرَجَعَ الظَّالِمُ تَائِبًا
وَّمُسْتَغْفِرًا فَغَفَرَ اللّٰهُ تَعَالٰی لَهُمَا اَمَّا الشَّیْخُ
فَلِعَدَمِ نَظَرِهٖ اِلٰی وَجْهِ الظَّالِمِ وَاَمَّا الظَّالِمُ
فَلِتَوْبَتِهٖ مِنْ ظُلْمِهٖ هٰكَذَا سَمِعْتُ مِنْ اُسْتَاذِیْ
عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ ٭

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ عَلَیْهِ السَّلَامُ مَنْ دَعَا لِظَالِمٍ
بِالْبَقَاءِ فَقَدْ اَحَبَّ اَنْ یُّعْصَی اللّٰهُ فِیْ اَرْضِهٖ
وَلَقَدْ سُئِلَ سُفْیَانُ عَنْ ظَالِمٍ اَشْرَفَ
عَلَی الْهَلَاكِ فِیْ بَرِّیَّةٍ هَلْ یُسْقٰی شَرْبَةَ
مَاءٍ فَقَالَ لَا فَقِیْلَ لَهٗ یَمُوْتُ فَقَالَ دَعْهُ
یَمُوْتُ ـ (كذا فی الرحبیہ)

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ
مَنْ سَنَّ سُنَّةً حَسَنَةً فَلَهٗ اَجْرُهَا وَاَجْرُ
مَنْ عَمِلَ بِهَا وَمَنْ سَنَّ سُنَّةً سَیِّئَةً فَعَلَیْهِ
وِزْرُهَا وَوِزْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا (رواہ البخاری ومسلم)
عَنْ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ سُئِلَ النَّبِیُّ
عَلَیْهِ السَّلَامُ عَنْ اَحَبِّ الْعِبَادِ اِلَی اللّٰهِ تَعَالٰی
فَقَالَ اَنْفَعُ النَّاسِ لِلنَّاسِ وَعَنْ اَفْضَلِ الْاَعْمَالِ
فَقَالَ النَّبِیُّ عَلَیْهِ السَّلَامُ اِدْخَالُ

(رواہ احمد و ابن حبان وغیرہا)

مروی ہے کہ ایک ظالم کسی عالم زاہد کی ملاقات کو گیا
اور جب قریب آیا تو زاہد نے اپنا منہ ڈھانک لیا۔ زاہد کے
بیٹے نے معذرت کی اور کہا میرے والد نے کسی بیماری
کی وجہ سے منہ ڈھانک لیا ہے زاہد نے یہ سنکر کہا میں بالکل
تندرست ہوں مجھے کوئی مرض اور درد نہیں ہے مگر اے
ظالم! میں تیرا منہ دیکھنا نہیں چاہتا تھا۔ ظالم وہاں سے تائب ہو کر
گیا اور بہت توبہ استغفار کی۔ اللہ تعالیٰ نے دونوں کو بخشدیا
شیخ کو اس لئے کہ اس نے ظالم کے چہرہ پر نظر نہ کی اور ظالم کو اس لئے کہ اس نے
اپنے ظلم سے توبہ کی۔ اسیطرح میں نے اپنے استاد
سے سنا۔ رحمۃ اللہ علیہ

اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے جو ظالم کیلئے
بقا کی دعا کرے اس نے چاہا کہ وہ خدا کی نافرمانی کرے
اور سفیان ثوری سے کسی نے پوچھا کہ کوئی ظالم جنگل
میں بحالت نزع پایا جائے تو اسے پانی دیا جائے یا نہ
فرمایا نہیں لوگوں نے کہا وہ تو مرجائیگا فرمایا مرنے دو
(اسیطرح رحبیہ میں ہے)

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ جس نے اسلام
میں کوئی نیک طریقہ نکالا تو اسے اسکا ثواب ملیگا اور اسپر
عمل کرنیوالوں کا ثواب بھی ملیگا اور جس نے کوئی بُرا طریقہ
نکالا اسپر اسکا اور اسپر عمل کرنیوالوں کا گناہ ہے (بخاری مسلم)
حضرت عمرؓ سے مروی ہے آپ نے فرمایا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ
والسلام سے سوال کیا گیا۔ کہ اللہ تعالیٰ کا محبوب بندہ کون ہے
فرمایا جو لوگوں کو زیادہ نفع دینے والا ہو پھر سب سے افضل
اعمال کی نسبت پوچھا گیا حضور علیہ السلام نے فرمایا کسی

السُّرُورِ عَلٰى قَلْبِ الْمُؤْمِنِ يَطْرُدُ عَنْهُ جُوْعًا اَوْ
يَكْشِفُ عَنْهُ كَرْبًا يَقْضِيْ لَهٗ دَيْنًا وَمَنْ مَشٰى
مَعَ مُسْلِمٍ فِيْ حَاجَتِهٖ كَانَ كَصِيَامِ
شَهْرٍ وَاعْتِكَافِهٖ وَمَنْ مَشٰى مَعَ مَظْلُوْمٍ يُعِيْنُهٗ
ثَبَّتَ اللّٰهُ تَعَالٰى قَدَمَيْهِ عَلَى الصِّرَاطِ يَوْمَ
تَزِلُّ الْاَقْدَامُ وَمَنْ كَفَّ غَضَبَهٗ سَتَرَ اللّٰهُ
عَوْرَتَهٗ وَاِنَّ الْخُلُقَ السَّيِّئَ يُفْسِدُ الْاِيْمَانَ
كَمَا يُفْسِدُ الْخَلُّ الْعَسَلَ

وَكَذَا رُوِيَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى
عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً فِي الدُّنْيَا
فَرَّجَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِّنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ
وَاللّٰهُ فِيْ عَوْنِ الْعَبْدِ مَادَامَ الْعَبْدُ فِيْ
عَوْنِ اَخِيْهِ

وَكَذَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَنَّهٗ
قَالَ مَنْ اَعَانَ مَظْلُوْمًا اَعَانَهُ اللّٰهُ يَوْمَ
الْقِيٰمَةِ فِي الْجَوَازِ عَلَى الصِّرَاطِ وَاَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ وَمَنْ
رَاٰى مَظْلُوْمًا فَاسْتَغَاثَ بِهٖ فَلَمْ يُغِثْهُ ضُرِبَ
فِي الْقَبْرِ مِائَةَ سَوْطٍ مِّنَ النَّارِ (مجالس البصری)
وَفِي الْحَدِيْثِ مَنْ اٰذٰى مُؤْمِنًا فَقَدْ اٰذَانِيْ
وَمَنْ اٰذَانِيْ فَقَدْ اٰذَى اللّٰهَ وَمَنْ اٰذَى اللّٰهَ تَعَالٰى فَلْيَتَبَوَّأْ
مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ يَعْنِيْ يَبْدِلُ مَكَانَهٗ مِنَ الْجَنَّةِ
اِلَى النَّارِ وَاِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ
يَتَعَلَّقُ الْمَظْلُوْمُ بِالظَّالِمِ وَالْخَصْمُ بِالْخَصْمِ
وَيَقُوْلُ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ الْعَادِلُ فِيْ حُكْمٍ يَعْلَمُ

مسلمان کے دل کو خوش کر دینا اسکی بھوک پیاس کو دور کرنا
اسکی مصیبت میں کام آنا اسکا قرض ادا کر دینا۔ اور جو شخص
کسی ضرورت میں کسی مسلمان کی حاجت میں چلیگا اسکو ایک
ماہ کے روزوں اور اعتکاف کا ثواب ملیگا اور کسی مظلوم
کے ساتھ اسکی اعانت میں ہیگا تو قیامت کیدن اللہ تعالیٰ
اسے پلصراط پر ثابت قدم رکھیگا اور جو اپنے غصے کو
روکیگا خدا تعالیٰ اسکے عیب ڈھانک لیگا۔ اور بدخلاقی
ایمان کو اسطرح بگاڑ دیتی ہے جسطرح سرکہ شہد کو۔

ایسا ہی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور
علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا جو شخص دنیا میں کسی کی حاجت
روائی کرے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسکی مشکلات آسان
کر دیگا۔ اور جب تک بندہ اپنے بھائی مسلمان کی مدد
کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسکی مدد کرتا رہتا ہے۔

ایسا ہی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مروی ہے آپ
نے فرمایا جو شخص مظلوم کی مدد کرے اللہ تعالیٰ اسکی قیامت کے
دن پلصراط سے گذرنے میں مدد کرے گا۔ اور جنت میں
داخل کریگا اور جسنے کسی مظلوم کو فریاد کرتے دیکھا اور اسکی فریاد
رسی نہ کی اسے قبر میں سو کوڑا آتشیں مارا جائیگا (مجالس بصری)
اور حدیث شریف میں ہے کہ جسنے کسی مومن کو ایذا دی اس نے
گویا مجھے ستایا اور جسنے مجھے ستایا گویا اس نے اللہ کو ایذا دی اور
جسنے اللہ کو ایذا دی اسے کہدو کہ وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے یعنی
جنت سے نکلکر دوزخ میں گھر لیلے۔ اور قیامت کے دن مظلوم
ظالم کو اور مدعی اپنے مدعا علیہ کو پکڑے گا اور یہ کہیگا
کہ آج میرے تمہارے مابین ایک حاکم عادل فیصلہ کریگا جو وقت

الظالمون ماذا یفعل بهم حین یؤخذ من
حسناتهم ویدفع الی مظلومیهم (زبدۃ الواعظین)
حکی عن بلال رضی اللہ عنہ قال کنا مع
رسول اللہ علیہ السلام فی منزل ابی بکر
الصدیق بمکۃ فقرع الباب فخرجت فاذا
رجل نصرانی یقول ھل ھنا محمد بن عبد
اللہ فادخلتہ فقال یا محمد تزعم انک
رسول اللہ فان انت کذلک حقا فانصرنی
علی من ظلمنی قال علیہ السلام من ظلمک
قال ابوجہل بن ہشام اخذ مالی فقام
علیہ السلام وذلک عند الهاجرۃ قال
بلال قلنا یارسول اللہ انہ الآن فی القیلولۃ
نشق علیہ ذلک ونخاف ان یغضب علیک
ویؤذیک فلم یسمع کلامنا فذهب الی ابی
جہل وقرع علیہ الباب مغضبا فخرج
ابوجہل بالغضب فاذا ھو رسول اللہ
فاتماد ثم قال ادخل هلا ارسلت الی فاتیتک
فقال علیہ السلام اخذت مال هذا النصرانی
رد علیہ مالہ فقال ابوجہل الهذا جئت
فلو ارسلت الی احد لرددتہ علیہ فقال
علیہ السلام لا تطول ولکن ادفع مالہ الیہ
فقال لغلامہ اخرج جمیع ما اخذ منہ ورده
علیہ فقال علیہ السلام یارجل ھل وصل
الیک مالک فقال نعم الا سلۃ واحدۃ فقال
علیہ السلام لابی جہل اخرجها فطلبها فی بیتہ

تو معلوم کریں گے کہ اس پر کیسی بری بنی کیونکہ نیکیاں چھین
کر مظلوموں کو دلا دی جائیں گی (زبدۃ الواعظین)
حضرت بلال رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک روز ہم حضور علیہ
الصلوٰۃ والسلام کیساتھ ابوبکر صدیق کے گھر میں بیٹھے ہوئے
تھے کہ کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا میں باہر آیا کہ ایک نصرانی
شخص تھا جو کہتا تھا کیا یہاں محمد بن عبداللہ ہے میں اسے
اندر لے گیا اور کہا۔ آپ رسالت کے مدعی ہیں ۔ اگر
آپ ان میں سچے ہیں تو میرے ظالم پر میری مدد کیجئے
آپ نے فرمایا تجھ پر کس نے ظلم کیا۔ اس نے کہا ابوجہل
بن ہشام نے میرا مال لے لیا ہے ۔ حضور علیہ الصلوٰۃ
والسلام کھڑے ہو گئے چونکہ دوپہر کا وقت تھا
اس لئے ہم نے کہا حضور ابوجہل ابھی قیلولہ میں ہوگا اسے
جاگنا برا معلوم ہوگا ایسا ہو کہ غصہ میں جناب کو کچھ کہہ
بیٹھے آپ نے ہماری بات نہ سنی بلکہ ابوجہل کی طرف
چل دیئے اور غصہ سے دروازہ کھٹکھٹایا ۔ ابوجہل غصے
سے باہر نکلا ناگاہ رسول خدا کو دیکھ کر کہنے لگا اندر چلئے
آپ نے میری طرف کسی کو کیوں نہ بھیجا کہ میں حاضر ہوتا آپ نے
فرمایا تو نے اس نصرانی کا مال لے لیا ہے وہ اسے واپس
کر دے ابوجہل نے کہا آپ اسی لئے تشریف لائے ہیں ۔ اگر
آپ کسی کو بھیج دیتے تو میں واپس کر دیتا ۔ آپ نے فرمایا زیادہ
بات مت کرو ۔ بلکہ اسکا مال اسے دیدو ۔ ابوجہل نے اپنے
غلام کو حکم دیا کہ تمام مال نکال لا اور اسے دیدو ۔
چنانچہ جب سے دیدیا گیا تو آپ نے پوچھا کیا تجھے
تیرا مال مل گیا ہے ۔ اس نے کہا ایک ٹوکرے کے سوا
سب مل گیا حضور نے فرمایا وہ بھی لاؤ اس نے گھر میں تلاش کیا

فلم يجدها فدفع ابو جهل اليه بدلا خيرا منها فقالت امرأة ابي جهل والله لقد تواضعت ليتيم ابي طالب كل التواضع والتذلل فقال ابو جهل لو رأيت ما رأيت لم تقولي هكذا قالت ما رأيت قال تفحص في تولي رأيت على منكبيه اسدين كلما هممت ان اقول لا ادفع كاد يفترساني فلذلك تواضعت قال بلال فلما رأى النصراني ما رأى من ابي جهل قال يا محمد انك لرسول الله ودينك حق واسلم وحسن اسلامه ببركة اعانة المظلوم (زبدة الواعظين)

اور نہ پایا پھر ابوجہل نے اس سے بہتر مال اس کے بدلے میں دیا ابوجہل کی عورت نے کہا تو نے ابوطالب کے یتیم کی بہت بڑی تواضع کی کہ توبہ توبہ۔ ابوجہل نے کہا اگر تو دیکھتی جو میں نے دیکھا ہے تو تو ایسا نہ کہتی اس نے کہا تو نے کیا دیکھا ہے اس نے کہا مجھے ذلیل مت کر میں نے انکے کندھوں پر دو شیر دیکھے ہیں کہ جب میں انکے کہنے کا ارادہ کیا تھا کہ میں نہیں دیتا تو وہ مجھے پھاڑنے کے قریب ہو جاتے تھے اس لئے میں نے تواضع کی حضرت بلال نے کہا جب نصرانی نے یہ واقعہ دیکھا تو کہا یا رسول اللہ آپ سچے ہیں اور آپکا دین حق ہے اور اسلام لے آیا۔ اور ٹھیک مسلمان ہو کر رہا یہ سب اعانت مظلوم کی برکت تھی

آیت وانذر الناس یوم یاتیہم العذاب کی تفسیر

وَأَنذِرِ النَّاسَ يَوْمَ يَأْتِيهِمُ الْعَذَابُ فَيَقُولُ الَّذِينَ ظَلَمُوا رَبَّنَا أَخِّرْنَا إِلَىٰ أَجَلٍ قَرِيبٍ نُّجِبْ دَعْوَتَكَ وَنَتَّبِعِ الرُّسُلَ أَوَلَمْ تَكُونُوا أَقْسَمْتُم مِّن قَبْلُ مَا لَكُم مِّن زَوَالٍ وَسَكَنتُمْ فِي مَسَاكِنِ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَنفُسَهُمْ وَتَبَيَّنَ لَكُمْ كَيْفَ فَعَلْنَا بِهِمْ وَضَرَبْنَا لَكُمُ الْأَمْثَالَ۔

عن ميمون بن مهران ان الرجل اذا ظلم انسانا فاراد ان يتحلل منه ففاته ولم يقدر عليه فاستغفر له في دبر كل صلوة خرج من ظلمته

قال بعض اهل المعرفة الظلم بثلثة اوجه ظلم يغفر الله تعالى ان شاء وظلم لا يغفر الله تعالى وظلم يقضي الله تعالى

یا رسول اللہ صلعم آپ لوگوں کو اس دن سے ڈراویں جسدن عذاب آئیگا اور ظالم لوگ کہینگے اے ہمارے رب چند روز کی مہلت دے ہم تیری دعوت قبول کریں اور پیغمبروں کے پیرو ہو جائیں پروردگار فرمائیگا کیا تم پیشتر ازیں قسم نہ کھا چکے تھے کہ ہمیں کبھی زوال نہ ہوگا ان لوگوں (یعنی عاد و ثمود کے) گھروں میں رہ چکے ہو جنہوں نے کفر و معاصی کے سبب اپنی جانوں پر ظلم کیا اور تمکو معلوم ہو کہ ہمنے انکے ساتھ کیا کیا اور ہم تمہارے لئے مثالیں بیان کرتے ہیں

میمون بن مہران سے مروی ہے کہ آدمی کسی پر ظلم کرکے معاف کرانا چاہے لیکن موقع ہاتھ سے جاتا رہے۔ اور قدرت نہو سکے تو ہر نماز کے بعد اس کے لئے استغفار کرے۔ معاف ہو جائیگا۔

بعض اہل معرفت کا قول ہے کہ ظلم کی تین قسمیں ہیں ایک وہ ظلم کہ خدا تعالیٰ معاف کردیگا دوم وہ ظلم کہ خدا تعالیٰ معاف نہ کریگا سوم وہ ظلم کہ اللہ تعالیٰ اس کی

فِيهِ وَاَمَّا الظُّلْمُ الَّذِیْ يَغْفِرُهُ اللّٰهُ تَعَالٰى فَهُوَ ظُلْمٌ فِيمَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ رَبِّهِمْ مِنْ تَرْكِ الصَّلٰوةِ وَالصَّوْمِ وَالزَّكٰوةِ وَالْحَجِّ وَفِعْلِ الْمَحَارِمِ وَاَمَّا الظُّلْمُ الَّذِیْ لَا يَغْفِرُهُ اللّٰهُ تَعَالٰى فَهُوَ الشِّرْكُ كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِیْ سُوْرَةِ النِّسَآءِ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَفِیْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ دَلِيْلٌ عَلٰى اَنَّ صَاحِبَ الْكَبِيْرَةِ اِذَا مَاتَ مِنْ غَيْرِ تَوْبَةٍ فَاِنَّهٗ فِیْ خَطَرِ الْمَشِيَّةِ اِنْ شَآءَ عَفَا عَنْهُ وَاَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِهٖ وَكَرَمِهٖ وَاِنْ شَآءَ عَذَّبَهٗ بِالنَّارِ ثُمَّ يُدْخِلُهُ الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِهٖ وَاِحْسَانِهٖ لِاَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى وَعَدَ الْمَغْفِرَةَ لِمَا دُوْنَ الشِّرْكِ فَاِنْ مَّاتَ عَلَى الشِّرْكِ فَهُوَ مُخَلَّدٌ فِی النَّارِ وَاَمَّا الظُّلْمُ الَّذِیْ يَقْضِی اللّٰهُ تَعَالٰى فِيهِ قَضَآءً فَظُلْمُ الْعِبَادِ فِيمَا بَيْنَهُمْ كَالْغِيْبَةِ وَالْبُهْتَانِ وَالنَّمِيْمَةِ وَقَتْلِ النَّفْسِ بِغَيْرِ حَقٍّ وَاَكْلِ الْمَالِ الْحَرَامِ وَالضَّرْبِ وَالشَّتْمِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ مِنْ حُقُوْقِ الْعِبَادِ (موعظہ حسنہ)

بات فیصلہ کرے گا وہ ظلم جو خدا تعالیٰ معاف کر دیگا وہ خدا کا گناہ ہے۔ مثلاً ترک نماز۔ روزہ۔ حج اور زکوٰۃ اور ارتکاب محرمات۔ اور جس ظلم کو خدا نہ بخشیگا وہ شرک ہے۔ جیسے کہ پروردگار نے فرمایا سورہ نساء میں بیشک پروردگار شرک نہ بخشیگا۔ اور اسکے سوا اور گناہ جسے چاہے بخشدیگا۔ اس آیت میں ارشاد ہے کہ کبیرہ گناہ کرنے والا اگر بے توبہ مرگیا تو وہ مشیت الٰہی کے ماتحت رہتا ہے وہ چاہے اپنے فضل و کرم سے بخشدے اور جنت میں بھیجدے۔ اور اگر چاہے دوزخ میں ڈالکر عذاب دے پھر اپنی رحمت اور احسان کے باعث بہشت میں داخل کرے کیونکہ اُس نے بجز شرک کے تمام گناہوں کے بخشنے کا وعدہ کیا ہے البتہ جو مُشرک ہو کر مرگیا وہ ہمیشہ جہنم میں رہے گا جس ظلم کا پروردگار فیصلہ کریگا وہ بندوں کے باہمی گناہ ہیں مثلاً غیبت بُہتان اور چغلخوری۔ اور قتل نفس ناحق۔ اور مال حرام کھانا مارنا۔ گالیاں دینا۔ وغیرہ وغیرہ حقوق العباد سے (موعظہ حسنہ)

حُكِىَ اَنَّهٗ كَانَ لِعَادٍ بِنْتَانِ اَحَدُهُمَا شَدَّادٌ وَالْاٰخَرُ شَدِيْدٌ فَمَلَكَ الدُّنْيَا قَهْرًا فَمَاتَ شَدِيْدٌ وَمَلَكَ شَدَّادٌ وَحْدَهُ الدُّنْيَا وَكَانَ يَقْرَءُ الْكُتُبَ فِيهِ ذِكْرُ الْجَنَّةِ فَقَالَ اَصْنَعُ فِی الدُّنْيَا مِثْلَ الْجَنَّةِ جَنَّةً عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ شَاوَرَ الْمُلُوْكَ فَقَالَ اِنِّیْ اُرِيْدُ

حکایت عاد کے دو بیٹے تھے ایک کا نام شداد اور دوسرے کا شدید دونوں زبردستی دنیا کے بادشاہ بن بیٹھے چند روز کے بعد شدید مرگیا اور شداد مالک ہوگیا۔ یہ اکثر کتابیں دیکھا کرتا تھا اس نے ایک دن جنت کا ذکر سنا اور کہا میں بھی دنیا میں آسمانی جنت کیطرح جنت بناؤں گا اس نے دوسرے بادشاہوں سے بھی مشورہ کیا اور کہا میں

أَنْ أَبْنِيَ الْجَنَّةَ مِثْلَ الْجَنَّةِ الَّتِيْ وَصَفَهَا اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ كِتَابِهٖ فَقَالُوْا الْأَمْرُ إِلَيْكَ وَالدُّنْيَا كُلُّهَا فِيْ مَمْلَكَتِكَ فَأَمَرَ بِأَنْ يَجْمَعُوْا ذَهَبًا وَفِضَّةً مِنْ أَهْلِ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ ثُمَّ جَمَعُوْا بَنَّائِيْنَ وَاخْتَارُوْا مِنْهُمْ ثَلَاثَ مِائَةِ رَجُلٍ تَحْتَ يَدِ كُلِّ رَجُلٍ أَلْفُ رَجُلٍ فَطَافُوْا عَشَرَ سِنِيْنَ وَوَجَدُوْا أَرْضًا طَيِّبَةً فِيْهَا الْأَشْجَارُ وَالْأَنْهَارُ فَبَدَءُوْا بِنَاءَ الْجَنَّةِ فَرْسَخًا فِيْ فَرْسَخٍ لَبِنَةٌ مِنْ ذَهَبٍ وَلَبِنَةٌ مِنْ فِضَّةٍ فَلَمَّا تَمَّ بِنَاؤُهَا أَجْرَوْا فِيْهَا أَنْهَارًا وَغَرَسُوْا فِيْهَا أَشْجَارًا جُذُوْعُهَا مِنْ فِضَّةٍ وَفُرُوْعُهَا مِنْ ذَهَبٍ وَبَنَوْا فِيْهَا قُصُوْرًا مِنْ يَاقُوْتٍ أَحْمَرَ وَبِلَّوْرٍ أَبْيَضَ وَعَلَّقُوْا الدُّرَرَ وَالْيَاقُوْتَ عَلٰى أَغْصَانِ الْأَشْجَارِ وَأَلْقَوْا الْجَوَاهِرَ وَاللُّؤْلُؤَ فِي الْأَنْهَارِ وَالْمِسْكَ وَالْعَنْبَرَ فِيْمَا بَيْنَ الْأَنْهَارِ وَالْأَشْجَارِ فَلَمَّا تَمَّ بِنَاؤُهَا أَرْسَلُوْا إِلٰى شَدَّادٍ وَأَخْبَرُوْا بِإِتْمَامِ الْجَنَّةِ فَسَارَ إِلَيْهَا بِأَهْلِ مَمْلَكَتِهٖ فَكَانَ الْمُلُوْكُ وَالْأَعْوَانُ يَأْخُذُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ ظُلْمًا فَلَمْ يَبْقَ شَيْءٌ مِنْهَا إِلَّا مِقْدَارُ دِرْهَمَيْنِ فِيْ عُنُقِ صَبِيٍّ يَتِيْمٍ فَأَخَذُوْهُ مِنْهُ فَرَفَعَ الصَّبِيُّ وَجْهَهٗ إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ إِلٰهِيْ أَنْتَ تَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُ هٰذَا الظَّالِمُ بِعِبَادِكَ وَإِمَائِكَ فَأَغِثْنَا يَا غِيَاثَ الْمُسْتَغِيْثِيْنَ فَأَمَّنَ مَلَائِكَةُ السَّمَاءِ عَلٰى دُعَاءِ الصَّبِيِّ فَأَرْسَلَ

بھی ایک جنت مثل اس جنت کی جسکی تعریف خدا تعالیٰ نے بیان کی ہے بنانا چاہتا ہوں انہوں نے مشورہ کا جواب دیا کہ آپ مالک ہیں دنیا آپکے حکم میں ہے پھر اسنے حکم دیا کہ تمام اہل مشرق ومغرب کا سونا چاندی جسقدر ہو جمع کر لیا جائے پھر معمار جمع کرکے بلائے گئے اور اُن میں سے تین سو ایسے کاریگر منتخب ہوئے جنکے ہاتھ تلے ہزار ہزار دیگر معمار تھے یہ لوگ دس برس تک ملک دیکھتے پھرے آخر ایک ایسا قطعہ زمین منتخب کیا جسمیں سرسبزی نہریں اور درخت بکثرت تھے اور یہاں تین میل مربع ایک باغ کی بنیاد ڈالی جسکی ایک اینٹ سونے کی اور ایک اینٹ چاندی کی تھی جنت بنکر تیار ہوگیا تو اس میں نہریں جاری کیں اور درخت گاڑے جنکے تنے چاندی کے اور شاخیں سونے کی بنائیں اور اسمیں یاقوت اور بلور کے محل تیار کئے شاخوں میں موتی اور یاقوت جڑے اور نہروں میں جواہر اور موتی ڈالے۔ اور انہار اور اشجار میں مشک عنبر بسایا گیا۔ ان تمام تیاریوں کے بعد شداد کو تکمیل باغ کی خبر ملی۔ چنانچہ وہ مع ارکین سلطنت اسکی سیر کے لئے نکلا۔ شداد کے اہلکاروں نے تمام زمانہ کا سونا چاندی ظلماً چھین لیا تھا ایک یتیم لڑکے کے گلے میں بقدر درہم چاندی کی کوئی چیز تھی جب وہ چھینی تو لڑکے نے آسمان کی طرف دیکھ کر کہا الٰہی تو جانتا ہے۔ جو یہ ظلم کرتا ہے۔ اے فریاد رس ہماری مدد کر۔ چنانچہ لڑکے کی دعاء پر فرشتوں نے آمین کہی۔ اور پروردگار نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو بھیجا۔

اللّٰہ تعالیٰ جبرائیل علیہ السلام فلما کان منہا مسیرۃ یوم ولیلۃ صاح علیہم جبرائیل من السماء فہلکوا جمیعاً قبل لدخولہ فی الجنۃ فلم یبق منہم غنی ولا فقیر ولا ملک بسبب دعاء الصبی المظلوم (زبدۃ الواعظین)

جب ایک دن کی مسافت رہ گئی تو جبرائیل علیہ السلام نے آسمان سے چیخ ماری پس شداد وغیرہ اس باغ میں داخل ہونے سے پہلے ہلاک ہو گئے کوئی غنی اور فقیر اور بادشاہ اس مظلوم لڑکے کی دعا کے سبب باقی نہ رہا (زبدۃ الواعظین)

آیت نبیٔ عبادی کی تفسیر

نبیٔ عبادی انی انا الغفور الرحیم و ان عذابی ھو العذاب الالیم

سبب نزول ھذہ الایۃ ان النبی علیہ السلام خرج علی الصحابۃ وہم یضحکون فقال اتضحکون وبین ایدیکم النار فجاء جبرائیل فقال یقول لک ربک یا محمد لا تقنطہ عبادی فانی غفور لذنوبہم رحیم بہم (عیون)

میرے بندوں کو مطلع کر دیجئے - کہ میں بخشنے والا مہربان ہوں اور میرا عذاب بھی دردناک ہے اس آیت کا سبب نزول یہ ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک دن صحابہؓ کے پاس تشریف لائے اور وہ ہنس رہے تھے - فرمایا تم ہنس رہے ہو حالانکہ دوزخ موجود ہے اتنے میں حضرت جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے اور کہا پروردگار فرماتا ہے کہ میرے بندوں کو ناامید نہ کرو کیونکہ میں گناہ بخشنے والا مہربان ہوں - (عیون)

قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم لو یعلم المؤمن ما عند اللّٰہ من العقوبۃ ما طمع فی جنۃ احد وفیہ بیان کثیرۃ عقوبۃ کیلا یغتر مؤمن برحمتہ فیامن من عذابہ ولو علم الکافر ما عند اللّٰہ من الرحمۃ ای من غیر التفات الی العقوبۃ ما قنط من جنتہ احد وفیہ بیان کثیرۃ رحمۃ کیلا یخاف کافر من الایمان بعد سنین کثیرۃ فی الکفر فعلی العبد ان یکون خائفاً وراجیاً من اللّٰہ لان الخوف

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر مسلمان عقوبت الٰہی سے واقف ہو جائے تو کبھی کوئی جنت کی طمع نہ کرے اس میں کثرت عذاب کی طرف اشارہ ہے تاکہ آدمی رحمت کے دھوکے میں عذاب الٰہی سے بےخوف نہ ہو جائے - اور اگر کافر کو عذاب سے قطع نظر اس کی رحمت کا حال معلوم ہو جائے تو جنت سے کسی کو ناامیدی نہ ہو - اور اس میں کثرت رحمت کا ذکر ہے تاکہ کافر برسوں کفر کی حالت میں رہ کر ایمان سے نہ ڈرے -

پس بندہ کو فرض ہے کہ وہ خدا تعالیٰ سے ہر وقت خوف کھاتا - اور امید کرتا رہے - کیونکہ

وَالرَّجَاءُ كَالْجَنَاحَيْنِ لِلْمُؤْمِنِ لِأَنَّهُ يَصِلُ بِهِمَا
إِلَى مَا يَرْجُوا مِنَ اللهِ تَعَالَى وَيَأْمَنُ مِمَّا
يَخَافُهُ -

قَالَ لُقْمَانُ لِابْنِهِ يَا بُنَيَّ ارْجُ اللهَ رَجَاءً
لَا تَأْمَنُ فِيهِ مِنْ مَكْرِهِ وَخَفِ اللهَ خَوْفًا لَا
تَيْأَسُ فِيهِ مِنْ رَحْمَتِهِ -

قَالَ الْفَقِيهُ أَبُو اللَّيْثِ عَلَامَةُ الْخَوْفِ
تَتَبَيَّنُ فِي ثَمَانِيَةِ أَشْيَاءَ أَوَّلُهَا أَنْ تَبَيَّنَ
فِي لِسَانِهِ فَيَمْنَعُ لِسَانَهُ مِنَ الْكَذِبِ وَالْغِيبَةِ
وَكَلَامِ الْفُضُولِ وَيَجْعَلُ لِسَانَهُ مَشْغُولًا
بِذِكْرِ اللهِ وَتِلَاوَةِ الْقُرْآنِ وَمُذَاكَرَةِ الْعِلْمِ
وَالثَّانِي أَنْ يَخَافَ فِي أَمْرِ بَطْنِهِ فَلَا يُدْخِلُ
بَطْنَهُ إِلَّا حَلَالًا قَلِيلًا وَيَأْكُلُ مِنْ
حَلَالٍ مِقْدَارَ حَاجَتِهِ وَالثَّالِثُ أَنْ
يَخَافَ فِي أَمْرِ بَصَرِهِ فَلَا يَنْظُرُ إِلَى
الْحَرَامِ وَلَا إِلَى الدُّنْيَا بِعَيْنِ الرَّغْبَةِ إِنَّمَا
يَكُونُ نَظَرُهُ عَلَى وَجْهِ الْعِبْرَةِ وَالرَّابِعُ أَنْ يَخَافَ
فِي أَمْرِ يَدِهِ فَلَا يَمُدُّ يَدَهُ إِلَى الْحَرَامِ وَإِنَّمَا
يَمُدُّهَا إِلَى مَا فِيهِ مِنَ الطَّاعَةِ وَالْخَامِسُ أَنْ
يَخَافَ فِي أَمْرِ قَدَمَيْهِ فَلَا يَمْشِي فِي مَعْصِيَةِ
اللهِ تَعَالَى وَإِنَّمَا يَمْشِي فِي طَاعَةِ اللهِ
وَالسَّادِسُ أَنْ يَخَافَ فِي أَمْرِ قَلْبِهِ
فَيُخْرِجُ مِنَ الْعَدَاوَةِ وَالْبَغْضَاءِ وَحَسَدِ
الْإِخْوَانِ وَيُدْخِلُ فِيهِ النَّصِيحَةَ وَشَفَقَةَ
الْمُسْلِمِينَ وَالسَّابِعُ أَنْ يَكُونَ خَائِفًا

خوف ورجاء مومن کے لئے دو پر ہیں جن کے
وسیلہ سے اپنی امیدوں کو پہنچ جائے گا
اور خوف سے امن میں رہے گا -

لقمان نے اپنے بیٹے کو نصیحت کی کہ خدا تعالیٰ سے
امید رکھنے میں اس کے عذاب سے نڈر اور خوف
کرنے میں اس کی رحمت سے مایوس نہ ہو -

ابو اللیث فقیہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ خوف
الٰہی کی علامت آٹھ چیزوں میں ظاہر ہوا کرتی
ہے (۱) زبان میں اسلئے زبان کو جھوٹ غیبت اور
فضول بکواس سے روک کر ذکر الٰہی تذکرہ علم اور تلاوت
القرآن میں مشغول رہنا چاہیئے -
(۲) کھانے پینے کے متعلق احتیاط رکھنے میں اس
لئے پیٹ کو بقدر حاجت حلال کی روٹی دینی
چاہیئے خواہ تھوڑی ہی کیوں نہ ہو -
(۳) دیکھنے کے متعلق احتیاط میں اس لئے
محرمات اور دنیا کو رغبت کی نگاہ سے ہرگز نہ دیکھے
بلکہ اس پر بنظر عبرت نگاہ ڈالنی چاہیئے
(۴) ہاتھوں کے متعلق احتیاط رکھنے میں اس لئے
ہاتھوں کو حرام کی طرف نہ بڑھائے - بلکہ
طاعت الٰہی کی طرف دراز کرے (۵) پاؤں
کے متعلق احتیاط رکھنے میں اسلئے معصیت کو چھوڑ
کر طاعت کے رستہ میں قدم بڑھانا چاہیئے (۶)
دل کے متعلق احتیاط رکھنے میں اس لئے ضروری ہے کہ دل
سے عداوت بغض اور حسد کو نکال کر اس میں نصیحت اور شفقت
اہل اسلام کو جگہ دے (۷) طاعت کے متعلق احتیاط رکھنے

فِی اَمْرِ طَاعَتِہٖ فَیَجْعَلُ طَاعَتَہٗ خَالِصَۃً لِوَجْہِ
اللّٰہِ تَعَالٰی وَیَخَافُ الرِّیَاءَ وَالنِّفَاقَ وَالثَّامِنُ
اَنْ یَّخَافَ فِیْ اَمْرِ سَمْعِہٖ فَلَا یَسْمَعُ اِلَّا الْحَقَّ (زنانیہ
حُکِیَ اَنَّہٗ رُؤِیَ بَعْضُ الصَّالِحِیْنَ فِی النَّوْمِ
فَسُئِلَ عَنْ حَالِہٖ فَقَالَ نَجَوْتُ بَعْدَ کُلِّ جَھْدٍ قِیْلَ
بِاَیِّ الْاَعْمَالِ وَجَدْتَ نَجَاۃً قَالَ بِالْبُکَاءِ مِنْ
خَشْیَۃِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَطُوْلِ الْاِسْتِغْفَارِ
(کَذَا فِی الْخُلَاصَۃِ)
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ
اَلْجَنَّۃُ اَقْرَبُ اِلٰی اَحَدِکُمْ مِنْ شِرَاکِ نَعْلِہٖ
وَالنَّارُ مِثْلُ ذٰلِکَ اِشَارَۃٌ اِلٰی مَا ذُکِرَ اَیِ
النَّارُ مِثْلُ الْجَنَّۃِ فِیْ کَوْنِھَا اَقْرَبُ مِنَ الشِّرَاکِ
النَّعْلِ اِنَّمَا کَانَتِ الْجَنَّۃُ وَالنَّارُ کَذٰلِکَ لِاَنَّ
سَبَبَ دُخُوْلِھِمَا مَعَ الشَّخْصِ وَھُوَ الْعَمَلُ الصَّالِحُ
وَالْعَمَلُ السَّیِّئُ وَھُوَ اَقْرَبُ اِلَیْہِ مِنْ شِرَاکِ
نَعْلِہٖ (شرح مصابیح)
رُوِیَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ
اَنَّہٗ قَالَ خَرَجَ مِنْ عِنْدِیْ جِبْرَائِیْلُ عَلَیْہِ السَّلَامُ
اٰنِفًا فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ وَالَّذِیْ بَعَثَکَ بِالْحَقِّ نَبِیًّا
اِنَّ عَبْدًا مِنْ عِبَادِ اللّٰہِ تَعَالٰی عَبَدَ خَمْسَمِائَۃِ
عَامٍ عَلٰی رَأْسِ جَبَلٍ یُحِیْطُ بِہٖ بَحْرٌ فَاَخْرَجَ اللّٰہُ
لَہٗ عَیْنًا عَذْبَۃً فِیْ اَسْفَلِ جَبَلٍ وَشَجَرَۃَ
رُمَّانٍ کُلَّ یَوْمٍ تُخْرِجُ رُمَّانَۃً
فَاِذَا اَمْسٰی نَزَلَ وَاَصَابَ مِنَ الْعَیْنِ
الْوُضُوْءَ وَاَخَذَ تِلْکَ الرُّمَّانَۃَ

مین اس لئے فرض ہے کہ طاعت صرف اللہ کے لئے
ہو۔ ریا۔ اور نفاق سے ہمیشہ ڈرتا ہے (۸) سننے کے متعلق
احتیاط رکھنے میں اسلئے ضروری کہ حق کے سوا اور کسی چیز کو نہ سنے

حکایت کسی نے ایک نیک آدمی کو اُنکے مرنے کے بعد خواب
دیکھا اور اسکا حال پوچھا اس نے کہا میں نے بڑی محنت
کے بعد نجات پائی ہے پھر پوچھا کس عمل کے سبب
نجات پائی ہے اُس نے کہا خوف الٰہی سے رونے اور
مدت تک استغفار کرنے کے سبب (کذا فی الخلاصہ)

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ جنت
تم سے جوتی کے تسمہ کی طرح قریب ہے۔ اور
آگ بھی اسیطرح۔ اسکا سبب یہ ہے۔ کہ جنت
اور دوزخ میں داخل ہونے کے اسباب ہر آدمی
کے پاس ہیں۔ یعنی نیک عمل اور بُرے عمل
اور یہ انسان سے جوتی کے تسمے سے بھی زیادہ
قریب ہیں +
(شرح مصابیح)

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مروی ہے۔
آپنے فرمایا جبرائیل علیہ السلام میرے پاس سے ابھی گئے ہیں
فرماتے تھے اے محمد اس خدا کی قسم جسنے آپکو برحق نبی بنا کر بھیجا
ہے کہ ایک خدا کے بندے نے ایسے پہاڑ کی چوٹی پر جسکے
چاروں طرف دریا محیط ہے پانسو برس خدا کی عبادت
کی اللہ تعالےٰ نے اس کے نیچے میٹھے پانی کا چشمہ
جاری کر دیا اور انار کا ایک درخت اُگا یا۔
جسمیں ہر روز تازہ انار لگا کرتے تھے شام کیوقت
یہ عابد نیچے اتر کر وضو کرتا۔ اور انار کھالیتا

فاكلها ثم قام الى الصلوة فسأل ربه ان يقبض
روحه ساجدا ولا يجعل للارض ولا لشئ
على جسده سبيلا حتى يبعثه وهو ساجد
ففعل وقال جبرائيل نمر عليه اذا اهبطنا
واذا اخرجنا وهو على حاله في السجدة ونحن
نجده في العلم انه يبعث يوم القيمة
فيوقف بين يدي الله تعالى فيقول له
الرب تبارك وتعالى ادخلوا عبدي
الجنة برحمتي فيقول بل بعملي فيقول
الله تعالى قيسوا عبادة عبدي بنعمتي
عليه وبعمله فتوجد نعمة البصر قد
احاط بعبادة خمسمائة سنة وتبقى
عليه النعم الباقية بلا عبادة في مقابلتها
فيقول الله تعالى ادخلوا عبدي النار قال
فيجرونه الى النار فينادي العبد فيقول
برحمتك ادخلني الجنة فيقول الله
تعالى ردوه الي فيوقف بين يدي الله
تعالى فيقول يا عبدي من خلقك ولم تك
شيئا فيقول العبد انت يا رب فيقول
كان ذلك بعملك ام برحمتي فيقول بل
برحمتك ويقول الله تعالى من قواك
على عبادة خمسمائة سنة ومن انزلك
في جبل وسط البحر واخرج الماء العذب
من بين الملح واخرج لك الرمانة كل ليلة
وانما تخرج في السنة مرة ومن

اور پھر نماز میں کھڑا ہوتا۔ اس نے یہ سوال کیا۔ الٰہی میری
جان سجدہ میں نکلے اور قیامت تک زمین میرے
بدن کو نہ کھا سکے۔ تاکہ حشر کے دن سجدہ کرتا ہوا اٹھوں
چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اسکی مراد پوری کی حضرت جبرائیل
علیہ السلام کا قول ہے کہ ہم اترتے چڑھتے اسکی طرف
گذر کرتے ہیں اور اسیطرح سجدہ میں پاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے
ہمیں معلوم کردیا ہے کہ جب قیامت کے دن حضور کے سامنے
لایا جائیگا تو حکم ہوگا کہ اسے میری رحمت کے باعث
جنت میں داخل کردو وہ عرض کرے گا نہیں بلکہ میری
عبادت کے سبب ارشاد ہوگا کہ اسکی عبادت کا میری
ان [illegible] سے مقابلہ کرو۔ جو زندگی بھر اسکو ملی ہیں چنانچہ
نعمت بصر کی پانسو سالہ عبادت کو گھیرے گی۔
دیگر نعمتیں پھر باقی رہینگی کہ کوئی عبادت انکے مقابلے
میں نہ ہوگی پس پروردگار فرمائیگا میرے بندے کو دوزخ میں
لے جاؤ پھر فرشتے اسے دوزخ کیطرف کھینچیں گے وہ
پکار کر کہیگا اپنی رحمت سے مجھے جنت میں داخل کر اللہ
تعالیٰ فرمائے گا اسے میری طرف لاؤ پس کہا جائیگا
پھر عزوجل فرمائیگا اے بندے تجھے کس نے پیدا کیا وہ
کہیگا تو نے اے پروردگار پھر فرمائیگا کیا یہ تیرے عمل کے سبب
تھا۔ یا میری رحمت کے سبب عرض کریگا۔ تیری رحمت کے
سبب پھر پروردگار فرمائیگا تجھے پانسو سال کی عبادت
کی طاقت کس نے دی اور کس نے دریا کے درمیان پہاڑی میں
اتارا۔ اور کس نے کھاری پانی سے میٹھا پانی نکالا تھا
اور پھر روز تازہ انار کون دیا کرتا تھا حالانکہ وہ سال
میں ایک دفعہ پھلتا ہے۔ اور کس نے تیرے

تَبْتَسِمُ وَجْهُكَ مُسَاجِدًا فَيَقُولُ اَنْتَ يَارَبِّ فَيَقُولُ فَذٰلِكَ كُلُّهُ بِرَحْمَتِيْ وَبِرَحْمَتِيْ اُدْخُلِ الْجَنَّةَ (مشکوٰۃ المصابیح)

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ تُوْبُوْا اِلَى اللّٰهِ فَاِنِّيْ اَتُوْبُ فِي الْيَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ وَفِيْهِ حَثٌّ لِلْاُمَّةِ عَلَى التَّوْبَةِ لِاَنَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ يَتُوْبُ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ مِائَةَ مَرَّةٍ مَعَ عِظَمِ شَانِهٖ وَكَوْنِهٖ مَعْصُوْمًا فَكَيْفَ لَا يَشْتَغِلُ بِالتَّوْبَةِ لَيْلًا وَّنَهَارًا مَنْ يُدَنِّسُ جَرِيْدَةَ اَعْمَالِهٖ بِالذَّنْبِ مَرَّةً بَعْدَ اُخْرٰى فَعُلِمَ اَنْ لَّا يَكُوْنَ الْمُصِرُّ عَلَى الْمَعَاصِيْ كَامِلًا فِي الْاِيْمَانِ بَلْ يَكُوْنُ نَاقِصًا فِيْهِ وَذٰلِكَ لِاَنَّ تَرْكَ الذُّنُوْبِ لَا يُتَصَوَّرُ اِلَّا بِالصَّبْرِ وَالصَّبْرُ لَا يَتَيَسَّرُ اِلَّا بِالْخَوْفِ وَالْخَوْفُ لَا يَتَحَقَّقُ اِلَّا بِالْعَالِمِ بِعِظَمِ ضَرَرِ الذُّنُوْبِ وَالْعِلْمُ بِعِظَمِ ضَرَرِ الذُّنُوْبِ لَا يَحْصُلُ اِلَّا بِالتَّصْدِيْقِ بِاللّٰهِ تَعَالٰى وَرَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ لَّمْ يَتْرُكِ الذُّنُوْبَ وَاَصَرَّ عَلَيْهَا يَصِيْرُ كَاَنَّهٗ لَمْ يُصَدِّقِ اللّٰهَ تَعَالٰى وَرَسُوْلَهٗ فَيُخَافُ عَلَيْهِ اَمْرٌ عَظِيْمٌ عِنْدَ الْمَوْتِ اِذْ رُبَّمَا يَكُوْنُ مَوْتُهٗ عَلَى الْاِصْرَارِ سَبَبًا لِّزَوَالِ الْاِيْمَانِ فَيُخْتَمُ لَهٗ بِسُوْءِ الْخَاتِمَةِ مَعَاذَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَيَبْقٰى فِيْ جَهَنَّمَ اَبَدَ الْاٰبَادِ وَاِنْ لَّمْ يَمُتْ عَلٰى سُوْءِ الْخَاتِمَةِ بَلْ مَاتَ عَلَى الْاِيْمَانِ يَكُوْنُ فِيْ

جس سے روح قبض کیا۔ وہ کہے گا تو نے اے پروردگار پھر پروردگار فرمائیگا سب کچھ میری رحمت سے ہے اور تو بھی میری رحمت سے جنت میں داخل ہو جا (مشکوٰۃ)

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے اے لوگو توبہ کیا کرو دیکھو کہ میں دن میں سو دفعہ توبہ کرتا ہوں اس میں اُمت کو توبہ کی طرف رغبت دلانی مقصود ہے کیونکہ جب آپ دن رات میں سو دفعہ توبہ کرتے تھے۔ باوجود اس کے کہ آپ بڑے شان والے اور معصوم تھے۔ پس وہ شخص جسکا نامہ اعمال بار بار گناہوں سے ناپاک ہوتا رہتا ہے کیوں دن رات نہ مشغول رہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ معاصی پر اصرار کرنے والا مومن کامل نہیں ہوتا بلکہ ناقص ہوتا ہے۔ کیونکہ گناہوں کا ترک کرنا سوائے صبر کے نہیں ہوسکتا اور صبر بغیر خوف کے نہیں ہوتا۔ اور خوف بغیر علم کے حاصل نہیں ہوتا۔ اور علم ضرر گناہ خدا اور رسول کی تصدیق کے بغیر نہیں ہوسکتا اور جو شخص گناہ ترک نہ کرے بلکہ اس پر اصرار کرے۔ گویا اس نے اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تصدیق نہ کی ایسے آدمی کو موت کے وقت عذاب شدید سے خوف کرنا چاہیے۔ کیونکہ بسا اوقات اصرار کی حالت میں مرنا زوال ایمان کا باعث ہو جاتا ہے۔ اور خاتمہ بہت برا ہوتا ہے (معاذ اللہ) اور ابد الآباد تک دوزخ میں باقی رہتا ہے۔ اور اگر برا خاتمہ نہ ہوا بلکہ آدمی ایمان پر مرا تو اللہ تعالیٰ

مشیئۃ اللّٰہ تعالیٰ اِن شاء یُدخلہ جہنم
ویعذبہ فیہا بقدر ذنوبہ ثم یخرجہ منہا
ویدخلہ الجنۃ ولو بعد حین وان شاء
یغفر عنہ ویدخل الجنۃ بلا عذاب اذ لا
یستحیل من یشملہ عموم العفو بسبب خفی
لا یطلع علیہ احد غیر اللّٰہ تعالیٰ (مجالس رومی)
ومن کان اقرب الی اللّٰہ تعالیٰ فالمصائب
لہ فی الدنیا اکثر والبلاء اشد اما تسمع
قولہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اشد الناس بلاء
الانبیاء ثم العلماء ثم الامثل فالامثل
قال اللّٰہ تعالیٰ ولنبلونکم بشیء من الخوف
والجوع ونقص من الاموال والانفس
والثمرات وبشر الصابرین الذین اذا اصابتہم
مصیبۃ قالوا انا للّٰہ وانا الیہ راجعون اولٰئک
علیہم صلوات من ربہم ورحمۃ واولٰئک
ہم المہتدون ۝

فالفقراء اموات الا من احیاہ اللّٰہ تعالیٰ
بعز القناعۃ فالقناعۃ راحۃ الابدان و
سلامۃ القلوب فمن قنع بالرزق فقد فاز
بالآخرۃ وطاب عیشہ فالتوکل علی اللّٰہ
ہو الاکتفاء باللّٰہ واسقاط الخوف والرجاء
عمن سوی اللّٰہ تعالیٰ فالعبد عبد اذا طمع و
العبد حر اذا قنع -

(من المجموعات)

اگر چاہے اسکو جہنم میں داخل کرے اور بقدر گناہوں
کے عذاب دے پھر اس سے نکال کر جنت میں داخل کرے
اور اگر چاہے اسے معاف کر کے بلا عذاب جنت میں
بھیجدے کیونکہ یہ محال نہیں کہ کسی مخفی امر کے باعث
کہ جسے سوا خدا تعالیٰ کے اور کوئی نہیں جانتا اللہ تعالیٰ
کی عام مغفرت اسکو نجات دے دے (مجالس رومی)
جو شخص جسقدر مقرب بارگاہ الٰہی ہوگا اسکے لئے دنیا
میں زیادہ سختی اور مصائب کثیر ہونگے کیا تم نے حضور
علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان نہیں سنا - سب سے زیادہ بلائیں
انبیاء علیہم السلام کے لئے ہیں پھر علماء کے لئے
پھر رتبہ برتبہ سب پر پروردگار نے فرمایا اور ہم تمہیں
کسیقدر خوف اور بھوک اور جان و مال اور پھلوں کے نقصان
سے آزمایا کرتے ہیں - اور صبر کرنیوالوں کو بشارت دو
جو کہ مصیبت پہنچی ہے - تو انا للہ وانا الیہ راجعون
کہتے ہیں یہ ہی لوگ رحمت الٰہی کے مورد اور ہدایت
یافتہ ہیں ۞

فقراء بمنزلہ میت ہیں مگر جسے خدا تعالیٰ نے کی
عزت سے زندہ رکھے پس جسم کے لئے راحت اور
دلوں کے لئے سلامتی ہے جسنے رزق مقدر پر قناعت
کی گویا اس نے آخرت کی دولت لوٹ لی - اور
دین اور دنیا کا عیش لوٹ لیا توکل صرف اللہ پر
بھروسہ کرنے اور ماسوی اللہ سے خوف و رجا منقطع
کرنے کو کہتے ہیں حر طمع کرے تو غلام ہے اور غلام
قناعت کرے تو حر ہے - (من المجموعات)

آیت اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ کی تفسیر

اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ

قَالَ النَّبِیُّ عَلَیْہِ السَّلَامُ اَھْلُ الْجَنَّۃِ ثَلٰثَۃٌ ذُوْ سُلْطَانٍ مُقْسِطٌ مُتَصَدِّقٌ مُوَفَّقٌ وَرَجُلٌ رَحِیْمٌ رَقِیْقُ الْقَلْبِ لِکُلِّ ذِیْ رَحِمٍ مُسْلِمٍ وَعَفِیْفٌ ذُوْ عِیَالٍ وَاَھْلُ النَّارِ خَمْسَۃٌ اَلضَّعِیْفُ الَّذِیْ لَا صَبْرَ لَہٗ عِنْدَ الشَّھَوَاتِ فَلَا یَرْتَدِعُ عَنْ حَرَامٍ وَالَّذِیْ ھُمْ فِیْکُمْ تَبَعٌ وَلَا تَبْغُوْنَ اَھْلًا وَّمَالًا وَّالْخَآئِنُ الَّذِیْ لَا یَخْفٰی لَہٗ طَمَعٌ وَاِنْ دَقَّ اِلَّا خَانَہٗ وَرَجُلٌ لَا یُصْبِحُ وَیُمْسِیْ اِلَّا وَھُوَ یُخَادِعُ عَلٰی صَاحِبِہٖ فَمَسَاءَہٗ وَذَکَرَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فِی الْخَمْسَۃِ الْبُخْلَ وَالْکِذْبَ وَالشِّعْرَ الْفَحَّاشُ۔

قَالَ الْاِمَامُ الْقُشَیْرِیُّ قُدِّسَ سِرُّہٗ اَمَرَ اللّٰہُ تَعَالٰی الْعَبْدَ بِالْعَدْلِ فِیْمَا بَیْنَہٗ وَبَیْنَ اللّٰہِ تَعَالٰی وَفِیْمَا بَیْنَہٗ وَبَیْنَ نَفْسِہٖ وَفِیْمَا بَیْنَہٗ وَبَیْنَ النَّاسِ فَالْعَدْلُ بَیْنَہٗ وَبَیْنَ رَبِّہٖ اِیْثَارُ حَقِّ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلٰی حَظِّ نَفْسِہٖ وَتَقْدِیْمُ رِضَاہُ عَلٰی ھَوَاھَا وَالتَّجَرُّدُ عَنْ جَمِیْعِ الْمَزَاجِرِ وَالْبُغْیِ بِسُلُوْکِ جَمِیْعِ الْاَمْرِ وَالْعَدْلِ بَیْنَہٗ وَبَیْنَ نَفْسِہٖ

پروردگار عدل اور احسان اور محتاج رشتہ داروں کے ساتھ احسان کرنے کا حکم کرتا ہے اور بےحیائیوں اور برائی باتوں سے منع کرتا ہے۔ تاکہ تم یاد رکھو۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا اہل جنت تین (۳) ہیں (۱) بادشاہ عادل۔ فقیر پر احسان کرنیوالا۔ اور طاعت الٰہی بجالانیوالا۔ اور انصاف سے حکم کرنیوالا (۲) رحمدل رقیق القلب آدمی جو تمام رشتہ داروں اور مسلمانوں کے ساتھ شفقت کرنیوالا (۳) نیک کنبہ دار آدمی اور اہل دوزخ پانچ ہیں (۱) وہ بوڑھا خواہش کے بدلے موقع پر حرام سے نہ بچتا ہو۔ ایسے لوگ تم میں بطفیلہ بمقدار گو جاتے ہیں اہل و مال کی پرواہ نہیں کرتے (۲) وہ خائن جسکی طمع ہر چیز میں مخفی رہتی ہے خواہ کتنی ہی قلیل کیوں نہ ہو (۳) وہ شخص جو ہر وقت مسلمانوں کو فریب دینے کی فکر میں رہتا ہو اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ان پانچوں میں بخیل اور جھوٹ اور فحش گو اور بد خلق آدمی ہے۔

امام قشیری قدس سرہ کہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے بندے کو تین طرح کے عدل کا حکم دیا ہے (۱) وہ عدل جو بندے اور خدا کے درمیان ہو (۲) وہ جو بندے اور اسکے نفس کے مابین ہو (۳) جو بندے اور مخلوق کے درمیان ہو خدا اور بندے کے درمیان عدل کے معنی یہ ہیں کہ حقوق الٰہی کو حظ نفس پر مقدم رکھے اور اپنی رضا کو اپنی خواہشوں پر ترجیح دے اور تمام نواہی سے بچے اور تمام اوامر پر عامل رہے اور بندے اور اسکے نفس کے درمیان

عَمَّا كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ اللّٰهِ وَالْعَدْلُ الَّذِيْ بَيْنَهٗ
وَبَيْنَ خَلْقِهٖ بَذْلُ النَّصِيْحَةِ وَتَرْكُ الْخِيَانَةِ فِيْمَا
قَلَّ اَوْ كَثُرَ وَالْاِنْصَافُ هُمْ بِكُلِّ وَجْهٍ وَاَنْ
لَّا يُسِيْئَ اِلٰى اَحَدٍ لَّا بِالْقَوْلِ لَا بِالْفِعْلِ وَلَا
بِالْعَزْمِ -

اِعْلَمْ اَنَّ الْاَمْرَ بِهٰذِهِ الْاَشْيَاءِ الثَّلٰثَةِ
جَامِعٌ جَمِيْعَ مَا نَهَى اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فِى الْقُرْاٰنِ
وَلِذٰلِكَ يَقْرَءُ كُلُّ خَطِيْبٍ عَلَى الْمِنْبَرِ فِيْ اٰخِرِ
كُلِّ خُطْبَةٍ هٰذِهِ الْاٰيَةَ لِتَكُوْنَ مَوْعِظَةً
جَامِعَةً لِلنَّاسِ كُلِّهِمْ

وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَجْمَعُ
اٰيَةٍ فِيْ قُرْاٰنٍ مَوْعِظَةً هٰذَا

وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَمِيْعُ التَّقْوٰى
فِيْ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ
الْاٰيَة (من العيون والتيسير)

حُكِيَ اَنَّ الشَّيْخَ الْحَسَنَ الْبَصْرِيَّ رَحْمَةُ اللّٰهِ
تَعَالٰى مَرَّ يَوْمًا مَعَ اَصْحَابِهٖ فِى الطَّرِيْقِ
فَاسْتَقْبَلَهٗ ابْنٌ مِّنْ اَبْنَاءِ الْاُمَرَاءِ مَعَ
خَدَمِهٖ وَحَشَمِهٖ رَاكِبًا فَرَسَهٗ فَقَامَ الشَّيْخُ
فِيْ وَسَطِ الطَّرِيْقِ فَقَالَ لَهٗ يَا ابْنَ الْاَمِيْرِ
اَنَا اَبِيْعُ كَلِمَةً اَمَا تَشْتَرِيْ فَقَالَ لِلشَّيْخِ
بِكَمْ دِرْهَمٍ تَبِيْعُهَا قَالَ اَبِيْعُهَا بِالدِّرْهَمِ
وَالدِّرْهَمَيْنِ فَتَسَاعَدَا اِلٰى بِعَدَدِ اِرْهَمَا
قَالَ اَعْطِهٖ اَوَّلًا الْكَلِمَةَ الَّتِيْ تَبِيْعُهَا
بِالدِّرْهَمِ قَالَ يَا ابْنَ الْاَمِيْرِ لَكَ بَيْتٌ قَالَ نَعَمْ

عدل کرنیوالا یہ چاہیئے کہ نفس کو اسکی ہلاکت کی جگہ
سے بچائے - اور بندے اور مخلوق کے درمیان عدل
کے یہ معنی ہیں کہ خلق اللہ کا خیر خواہ ہے خیانت مطلق
نہ کرے - انصاف مدنظر رکھے اور قول و فعل اور ارادہ
سے کسی کے ساتھ برائی نہ کرے

جاننا چاہیئے کہ ان تین چیزوں کا حکم کرنا اللہ تعالیٰ
کے تمام قرآنی احکام کو ان سے روکنا تمام منہیات
کو شامل ہے اس لئے ہر خطیب منبر پر اخیر خطبہ پر یہ
آیت پڑھتا ہے تاکہ کل حاضرین کے لئے ایک جامع
نصیحت ہو جائے -

ابن مسعودؓ نے فرمایا کہ یہ آیت قرآن مجید
میں وعظ کے لئے نہایت جامع ہے -

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے ۔ فرمایا
آیت مذکور میں تقوے کے تمام مراتب بیان ہوئے
ہیں (عیون وتیسیر)

شیخ حسن بصری رحمتہ اللہ علیہ ایک دن اپنے
اصحاب کے ساتھ ایک راستہ میں گذرے کہ آپ کو
ایک امیرزادہ مع خدام وحشم گھوڑے پر سوار ملا آپ
رستہ کے درمیان کھڑے ہو کر فرمایا ہم ایک گراں
قدر بات بیچتے ہیں - کیا تم خریدو گے
اس نے کہا کہتے کو -

فرمایا پہلی ایک درہم تو دوسری دو درہم کو علیٰ
ہذا القیاس *

لڑکے نے کہا پہلی بات ایک درہم والی فرمایئے
فرمایا اے امیرزادے کیا تیرا گھر ہے اس نے کہا ہاں

قال أرأيت أم بنيت قال بنيته قال كم
مدة بنيت قال بنيته مدة كذا
طويلة قال بعضهم بنى في أيام قليلة فقال رحمت
الحمار الذي يحمل عليك الحجارة فلأجل
هذا الحمار في الزمان القليل قال يا ابن
الأمير أنت ترحم حمار الغير ولا ترحم
نفسك بتحميل الذنوب في المعاصي كالجبال
الراسيات فأثر كلام الشيخ فيه ونزل
عن فرسه فقبل يده وقال يا شيخ أعظ
الكلمة التي تبيعها بالدرهمين قال أين
تذهب قال أذهب إلى باب السلطان
بطلب قال ما لك لا مع الإخوان قال لبست
الألبسة الفاخرة والطيب بالروائح الطيبة الطيفة
لئلا تخجل بينهم وانهم بشر مثلك فلا تخجل
غدا بين الأنبياء والصالحين بكثرة الذنوب
وتلوث العصيان فأثر فيه كلامه رضي الله
عنه غاية التأثير فدفع فرسه إلى غلامه
وبايع الشيخ واشتغل بالطاعات إلى أن مات
رحمه الله (سنانية)

عن أبي هريرة رضي الله تعالى
عنه قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم ثلاثة لا يكلمهم الله يوم القيامة و
القيامة ولا يزكيهم
ولا ينظر إليهم ولهم
عذاب ـ

پھر فرمایا کیا جلدی ہے یا تیرا بنایا ہوا اس نے کہا جی
اسے بنایا ہے فرمایا کتنی مدت میں تیار کردیا پھر کہا اتنی
مدت میں کہا تھوڑی مدت میں کیوں تیار کرایا اس نے
کہا میں نے اینٹیں ڈھونے والے گدھے پر رحم کیا اس لئے
تھوڑی مدت میں نہیں بنا سکا فرمایا اے امیرزادے
تو غیر گدھے پر رحم کرتا ہے اور اپنے نفس پر رحم نہیں
کرتا کہ اسپر اونچے اونچے پہاڑوں کے برابر گناہ
لادتا ہے۔ شیخ کی گفتگو اس کے دل لگی اور وہ اپنے
گھوڑے سے اتر پڑا۔ اور اس کے ہاتھوں کو بوسہ
دیا اور کہا دوسری بات دو درہم والی دے دیجئے
فرمایا تو کہاں جاتا ہے اس نے کہا سلطان کے
پاس تاکہ اوروں کی طرح مجھے بھی کہیں کی حکومت
ملجائے فرمایا تونے خوشبودار فاخرہ لباس شاید اسلئے
پہنا ہے کہ تو ہمچشموں کی نظر میں شرمندہ نہ ہوجائے
حالانکہ وہ تیرے جیسے ہی آدمی ہیں کیا کل نبیوں اور
صلحاء کے روبرو کثرت گناہوں اور معصیت کی آلودگی
سے تجھے شرم نہ آئے گی۔ یہ بات بھی اسے بہت موثر
پڑی کہ اس نے کہا کہ گھوڑا غلام کو دیدیا۔ اور شیخ صاحب
کی بیعت کر کے موت تک طاعات میں مشغول رہا (سنانیہ)

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے
کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تین شخصوں
سے اللہ تبارک و تعالیٰ قیامت کے دن کلام نہ کریگا
اور نہ ان کو گناہوں سے پاک کرے گا۔ اور نہ
انکی طرف نظر رحمت کرے گا۔ اور
ان کو دردناک عذاب ـ

اَلِیْمٌ شَیْخٌ زَانٍ وَمَلِکٌ کَذَّابٌ وَّعَائِلٌ مُّسْتَکْبِرٌ (ترغیب)

عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ کَظَمَ غَیْظًا وَّهُوَ یَسْتَطِیْعُ اَنْ یُّنْفِذَهٗ دَعَاهُ اللّٰهُ تَعَالٰی یَوْمَ الْقِیٰمَةِ عَلٰی رُءُوْسِ الْخَلَائِقِ حَتّٰی یُخَیِّرَهٗ مِنْ اَیِّ الْحُوْرِ شَاءَ

(کذا فی اللباب)

رُوِیَ اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی قَالَ لِمُوْسٰی عَلَیْهِ السَّلَامُ مَنْ قَدَرَ وَعَفَا نَظَرْتُ اِلَیْهِ کُلَّ یَوْمٍ سَبْعِیْنَ نَظْرَةً وَّمَنْ نَظَرْتُ اِلَیْهِ مَرَّةً وَّاحِدَةً لَمْ اُعَذِّبْهُ ۔

(روضة المعنی)

فَعَلَی الْعَاقِلِ اَنْ یَعْتَادَ الْعَفْوَ عَنِ النَّاسِ وَالْاِحْسَانَ اِلَیْهِمْ وَیَحْتَرِزَ عَنِ الْغَیْظِ وَالْغَضَبِ لِاَنَّهٗ یُؤَدِّیْ اِلَی النَّارِ حَفِظَنَا اللّٰهُ تَعَالٰی مِنَ النَّارِ وَاَدْخَلَنَا الْجَنَّةَ مَعَ الْاَبْرَارِ

حُکِیَ عَنْ مَیْمُوْنِ بْنِ مِهْرَانَ اَنَّ جَارِیَتَهٗ جَاءَتْ بِمَرَقَةٍ فَعَثَرَتْ فَصَبَّتِ الْمَرَقَةَ عَلَیْهِ فَاَرَادَ مَیْمُوْنُ اَنْ یَّضْرِبَهَا فَقَالَتِ الْجَارِیَةُ یَا مَوْلَایَ اسْتَعْمِلْ قَوْلَ اللّٰهِ تَعَالٰی وَالْکَاظِمِیْنَ الْغَیْظَ قَالَ قَدْ فَعَلْتُ فَقَالَتْ اسْتَعْمِلْ مَا بَعْدَهٗ وَالْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ قَالَ قَدْ

ہوگا (۱) بڈھا زانی (۲) حاکم جھوٹا (۳) متکبر محتاج۔ (ترغیب)

سہل بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے وہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جو شخص انتقام کی طاقت رکھتا ہو پھر صبر کرے اللہ تعالیٰ اسے سر محشر بلا کر اختیار دیگا کہ جسطرح کی حوروں کو چاہے پسند کرے۔

(لباب میں ایسا ہی لکھا ہے)

روایت ہو کہ خدا تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو فرمایا جو باوجود قدرت کے معاف کرے میں اسکی طرف ہر روز ستر دفعہ نظر رحمت کرتا ہوں اور جسے میں ایک دفعہ نظر رحمت سے دیکھ لیتا ہوں پھر اُسے عذاب نہیں دیتا (روضۃ المعنی)

پس عقلمند کو لازم ہے کہ وہ لوگوں کو معاف کرنے اور احسان کی عادت ڈالے اور غصے سے بچے۔ کیونکہ وہ جہنم میں پہنچاتا ہے۔

پروردگار ہمیں جہنم سے محفوظ رکھے اور متقیوں کے ساتھ جنت میں داخل کرے۔

حکایت میمون بن مہران کی لونڈی ایکدن شوربا لیکر آرہی تھی کہ ٹھوکر کھا کر گر پڑی اور میمون پر شوربا گر پڑا۔ اُس نے اسکو مارنیکا ارادہ کیا لونڈی نے کہا پروردگار کے قول والکاظمین الغیظ پر عمل کرو۔

اس نے کہا اچھا ہے غصہ پی لیا پھر کہا اس کے بعد والعافین عن الناس پر بھی عمل کرو اس نے کہا۔

نعفوت عنك فقالت الجارية والله يحب
المحسنين فقال ميمون احسنت اليك
فانت حرة لوجه الله تعالى (روضة المتقين)
قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم
المرء اى الرجل على دين خليله اى صديقه
وصاحبه فلينظر احدكم اى الخليل
الى من يخالل اى يخاله فاطلب رفيقا
اى صالحا يكون شريكك في العلم و
صالحك في امور دينك اى فعل دينك
ودنياك لان الخليل يحصل منه فوائد
دينية كالعلم والعمل والدعاء و
الشفاعة في الآخرة ودنيوية
كالجاه والاستيناس والمجاورة
وغيرهما وفهم من هذا الحديث
انه لا يصحب من ساء خلقه و
هو الذى لا يملك نفسه عند
الغضب والشهوة فيقع في
المعصية

هذا الحديث في بداية الهداية للامام الغزالي

الذين ينفقون في السراء والضراء اى في
اليسر والعسر فاول ما ذكر من اخلاق
المتقين الموجبة للجنة ذكر السخاوة
وقد جاء في الحديث
عن ابي هريرة رضي الله عنه قال
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم السخي

میں نے تجھے معاف کیا - لونڈی نے کہا - واللہ یحب
المحسنین میمون بولے اچھا ہم نے تجھے اللہ کی راہ
میں آزاد کر دیا - (روضۃ المتقین)

حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا ہر شخص اپنے
دوست کے دین پر ہے - اس لئے ہر شخص کو دیکھنا
چاہیے کہ وہ کس کو دوست رکھتا ہے -
پس ایسا رفیق تلاش کرنا چاہیے - جو تعلیم نیک
اور امور دینیہ میں تیرا شریک ہو -
کیونکہ دوست سے بہت سے فواید دینیہ حاصل
ہو سکتے ہیں -
مثلاً علم - عمل - دعا - اور شفاعت
آخرت میں - اور بہت سے دنیویہ مثلاً ترقی
مراتب ہمدردی مکالمت ومجاورت وغیرہ
اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ جس کا خلق
برا ہو اس سے ہرگز دوستی نہ چاہیے کیونکہ ایسا آدمی
غضب اور شہوت وغیرہ کے غلبہ کے وقت اپنی
ذات پر قابو نہیں رکھ سکتا بلکہ گناہوں اور معصیت
میں گرتا ہے -

یہ حدیث شریف بدایۃ الہدایہ امام غزالی سے ہے
الذین ینفقون فی السراء والضراء یعنی فراخی
وتنگی میں سب سے پہلی چیز جو متقیوں کو جنت میں پہنچانے
والی ہے - وہ سخاوت ہے - جیسے کہ
حدیث شریف میں ہے -
ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے
کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا - سخی

قَرِیْبٌ مِنَ اللّٰہِ قَرِیْبٌ مِنَ الْجَنَّۃِ قَرِیْبٌ مِنَ النَّاسِ بَعِیْدٌ مِنَ النَّارِ وَالْبَخِیْلُ بَعِیْدٌ مِنَ اللّٰہِ بَعِیْدٌ مِنَ الْجَنَّۃِ بَعِیْدٌ مِنَ النَّاسِ قَرِیْبٌ مِنَ النَّارِ وَالْجَاھِلُ السَّخِیُّ اَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ مِنَ الْعَالِمِ الْبَخِیْلِ۔

اللہ تعالیٰ۔ اور جنت۔ اور لوگوں سے قریب ہے اور آگ سے دور ہے اور بخیل اللہ تعالیٰ اور جنت اور لوگوں سے دور ہے اور آگ سے قریب ہے۔ اور جاہل سخی اللہ تعالیٰ کے نزدیک عالم بخیل سے زیادہ محبوب ہے۔

وَالْکَاظِمِیْنَ الْغَیْظَ اَیِ الْجَارِعِیْنَ الْغَیْظَ عِنْدَ امْتِلَاءِ نُفُوْسِہِمْ مِنْہُ وَالْکَظْمُ حَبْسُ الشَّیْءِ عِنْدَ امْتِلَائِہٖ وَکَظْمُ الْغَیْظِ اَنْ یَّمْتَلِیَٔ غَیْظًا فَیَرُدَّہٗ فِیْ جَوْفِہٖ وَلَا یُظْھِرَہٗ

وَالْکَاظِمِیْنَ الْغَیْظَ۔ یعنی غصہ کو پینے والے جبکہ ان کے نفس غصہ سے بھر جائیں۔ اور کظم امتلا سے کے وقت اس کا بند رکھنا ہے اور کظم الغیظ یہ کہ غصہ سے بھر جائے۔ مگر اسے پیٹ میں بند رکھے۔ اور ظاہر نہ کرے۔

عَنِ النَّبِیِّ عَلَیْہِ السَّلَامُ مَنْ کَظَمَ غَیْظًا وَّھُوَ یَقْدِرُ عَلٰی اَنْ یُّنْفِذَہٗ دَعَاہُ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ عَلٰی رُءُوْسِ الْخَلَائِقِ حَتّٰی یُخَیِّرَہٗ مِنَ الْحُوْرِ مَا شَاءَ۔ وَالْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ اَیْ عَمَّنْ ظَلَمَہُمْ وَاَسَاءَ ھُمْ وَاللّٰہُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ

(معالم التنزیل)

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مروی ہے جس نے غصہ پی لیا۔ حالانکہ وہ اسکے نکالنے پر قادر تھا اللہ تعالیٰ اسکو تمام مخلوق میں سے آئیگا کہ جونسی حور چاہتا ہے اختیار کرو۔ وَالْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ یعنی ظالموں اور ستانیوالوں کو وَاللّٰہُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ (معالم التنزیل)

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُوْنٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّہٗ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یَدْعُوْنِیْ اِلَی الْاِسْلَامِ فَاَسْلَمْتُ اِسْتِحْیَاءً لِمُخَالَفَتِہٖ وَلَمْ یَتَقَرَّرِ الْاِسْلَامُ فِیْ قَلْبِیْ فَحَضَرْتُ عِنْدَہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ذَاتَ یَوْمٍ بَیْنَہُمَا ھُوَ یُحَدِّثُنِیْ اِذْ رَاَیْتُ بَصَرَہٗ یَشْخَصُ اِلَی السَّمَاءِ ثُمَّ خَفَضَ رَاْسَہٗ عَنْ یَّمِیْنِہٖ ثُمَّ رَفَعَ مَرَّۃً اُخْرٰی ثُمَّ خَفَضَہٗ عَنْ یَّسَارِہٖ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَیَّ

عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مجھے اسلام کی دعوت کی۔ میں آپ کی مخالفت کے حیا سے اسلام لے آیا مگر اسلام میرے دل میں گڑا نہ تھا۔ میں ایک دن حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ مجھے بات سنا رہے تھے کہ میں نے آپ کی آنکھیں آسمان کیطرف لگی ہوئی دیکھیں پھر آپ نے سر کو دائیں طرف نیچے کیا پھر اٹھایا پھر بائیں طرف نیچے کیا پھر میری طرف

محمراً وجهه يرفض عرقاً فسألته عن
تلك الحالة النازلة عليه فقال عليه
السلام بينما انا احدثك اذ رفعت
بصري الى السماء فرايت جبرئيل عليه
السلام ينزل عن يميني فقال
يا محمد ان الله يامر بالعدل و
الاحسان الى اخر الاخرا قال عثمان
فاستقر الايمان في قلبي يومئذ
فكان نزول هذه الاية سبباً
لاستقرار ايمان عثمان بن
مظعون رضي الله تعالى عنه
(كذا ذكره ابن الشيخ)

سرخ چہرہ متوجہ ہوئے کہ آپ پسینہ صاف کر رہے
تھے۔ میں نے پوچھا۔ یا رسول اللہ کیا حالت تھی۔
فرمایا۔ تم سے بات کرتے ہوئے میں نے آسمان
کی طرف سر اٹھایا۔ دیکھا کہ جبرائیل علیہ السلام
میری دائیں طرف نازل ہوئے اور کہا۔
ان اللہ یامر بالعدل والاحسان الی آخر
الآیۃ۔
عثمان بن مظعون رضؓ نے کہا اسوقت میرے
دل میں اسلام گھر کر گیا۔ پس آیت کا نزول
عثمان بن مظعون رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے استقرار
ایمان کا سبب ہوا۔
(کذا ذکرہ ابن الشیخ)

تمت الجزء الاول من مکمل قرۃ الواعظین ویلیہا
الجزء الثانی بتوفیق رب العلمین